الصرف ام العلوم والنحو ابوها

قانونچہ کامروی

قوانین صرف کا ایک بہترین مجموعہ

مرتب

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب (دامت برکاتہم)

تسہیل و تلخیص

مولانا حبیب الرحمن صاحب

ناشر

مجلس علمی جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

قانونچہ کامروی

قوانین صرف کا ایک بہترین مجموعہ

مرتب
حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (زید مجدهم)

تسہیل و تلخیص
مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

ناشر
ادارۃ الحفیظ کاملپور موسیٰ اٹک

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب.........قانونچہ کامروی

مرتب............استاذ العلماء حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب مدظلہ العالی

طبع ہشتم...........۲۱ جمادی الاخری ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۲ اپریل ۲۰۱۴ء

ناشر...............مجلس علمی جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

قیمت............ ۲۴۰

﴿ملنے کے پتے﴾

۱۔مکتبہ حمادیہ جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو۔۰۳۰۰۵۶۷۵۳۰۰

۲۔دارالعلوم معارف القرآن مدنی مسجد حسن ابدال

۳۔مکتبۃ الحبیب ویس اڈہ۔۰۳۰۰۹۷۸۷۹۵۶

۴۔جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک۔

۵۔مکتبہ رشیدیہ مدرسہ روڈ بنگو۔۰۳۳۳۵۰۱۴۶۸۰

۶۔دارالعلوم فاروقیہ دھمیال کیمپ راولپنڈی۔

۷۔مکتبہ عثمانیہ طوطی اڈہ ویس اٹک۔۰۳۰۲۸۱۱۵۵۵۶

۸۔مدرسہ عبداللہ بن مسعود پنیاں ہری پور۔

۹۔اسلامی کتب خانہ مانسہرہ۔۰۳۰۰۵۶۴۳۳۷۲

۱۰۔مدرسہ تعلیم القرآن واہ کینٹ لائق علی چوک۔

۱۱۔مکتبہ حسینیہ نزد لوہاراں مسجد اٹک۔۰۳۴۴۸۹۱۷۱۳۹

۱۲۔مدرسہ اساس العلوم پنڈ سلطانی۔

۱۳۔اسلامی کتب خانہ، تھانہ روڈ حضرو۔۰۳۱۱۴۴۴۰۵۲۰

۱۴۔مکی کتب خانہ شیوہ اڈہ صوابی۔۰۳۴۵۹۵۰۶۲۱۷

۱۵۔محمدی کتب خانہ جنڈ۔۰۳۰۱۵۳۰۷۵۶۶

۱۶۔مکتبہ فاروقیہ اردو بازار گوجرانوالہ۔

۱۷۔مکتبہ قرآن محل کمیٹی چوک راولپنڈی۔۰۳۲۱۵۱۲۳۶۹۸

۱۸۔مکتبہ فاروقیہ جہانگیرہ۔

۱۹۔الخلیل پبلشنگ ہاؤس اقبال روڈ پنڈی۔۰۳۲۱۵۳۵۹۳۰۹

۲۰۔مدنی کتب خانہ صوابی اڈہ۔۰۳۰۲۵۹۸۷۷۶۵

۲۱۔اسلامی کتب خانہ صوابی اڈہ۔۰۳۴۴۹۴۱۴۹۴۴

۲۲۔اشاعت اکیڈمی قصہ خوانی پشاور۔۰۹۱۲۵۸۰۳۲۵

۲۳۔مکتبہ امدادیہ ہری پور۔۰۳۰۱۵۲۷۶۰۸۵

۲۴۔مکتبہ فاروقیہ حسن ابدال۔۰۳۲۱۹۸۲۵۵۳۰

۲۵۔مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی۔

۲۶۔مکتبہ نیازی اکوڑہ خٹک۔۰۳۱۳۹۰۹۰۳۴۳

۲۷۔مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک۔۰۳۱۵۳۰۱۹۹۲۹

رابطہ نمبر: انعام اللہ خان : ۰۳۰۱۔۵۶۱۰۹۱۱ مفتی حبیب الرحمن صاحب :۰۳۰۰۔۹۸۳۹۴۳۷

﴾فہرست﴿

تقریظ

یادگار اسلاف استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب زید مجدہم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حَمِدْہٗ وَّ نُصَلِّیْ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لما بعد! پیش کردہ کتاب یعنی "قانونچہ کامروی" اس کے مؤلف مولانا محمد حسین المعروف کامروی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی املائی غیر مطبوعہ قلمی تحریر ہے جواب اختصار اور تسہیل قوانین کے ساتھ اردو میں لکھا گیا ہے۔ بابا کامروی کے طلبہ کا دار العلوم دیوبند میں علم الصرف اور ترکیب میں داخلہ امتحان نہیں ہوتا تھا جس طرح اَنھی ضلع منڈی بہاء الدین کے طلبہ کا داخلہ امتحان دیوبند میں منطق و فلسفہ میں نہ لیا جاتا تھا۔ کیونکہ بابا کامروی اور اَنھی علمی لیاقت اور استعداد کا دوسرا نام تھا۔

درس گاہ بابا انھی سے پاکستان کے اکابر علماء، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ التوفی ۱۹۸۰ء اور جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین التوفی ۱۴۱۰ھ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیرؒ التوفی ۱۹۹۴ء وغیرہم نے فنون کی کتب پڑھیں۔

بابا کامروی سے سینکڑوں طلباء کرام نے قانونچہ کامروی اور بابا انھی حضرت مولانا غلام رسولؒ اور حضرت مولانا ولی اللہؒ سے منطق و فلسفہ پڑھا اور تدریس کے ستارے بنے اور آفتاب و مہتاب بن کر چمکے۔ فخر المدرسین استاذنا المکرم حضرت مولانا غلام ربانی ہزارویؒ التوفی ۷ جون ۱۹۸۹ء نے بابا کامروی اور بابا انھی سے بہت فیض پایا اور ان سے فنون کی تمام کتابیں راقم الحروف، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صابر رحمۃ اللہ علیہ التوفی ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امتیاز خان صاحب دامت فیوضہم نے پڑھیں۔ استاذنا المکرم کا یہ فیض (قانونچہ کامروی) ان کے تلمیذ فاضل عزیز قابل اور مقبول مدرس مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہ نے مرتب کیا۔

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال میں سینکڑوں طلباء کو قانونچہ صرف پڑھایا۔ پھر اسے مرتب کر کے شائع کیا آج کل حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب جامعہ تعلیم الاسلام کامل پور موسیٰ اٹک میں مدرس ہیں، جس کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت فیوضہم ہیں۔ اس جامعہ کا سنگ بنیاد شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان

صاحب نے رکھا۔ علاقہ چھچھ کے غیور بزرگ عالم مولانا عبدالحلیم صاحب جیسے اکابر عالم ربانی، عابد زاہد جو شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے والد بزرگوار ہیں عرصہ دراز تک اس جامعہ میں تدریس فرماتے رہے ہیں اور جامعہ میں شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق صاحب دامت فیوضہم بھی چھ سال تک تدریس فرماتے رہیں اس جامعہ کی زمین حضرت مہتمم صاحب کے عم محترم حاجی عبدالاحد نے وقف فرمائی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اب قانونچہ کامروی کی دوبارہ جدید طرز پر اشاعت فخر المدرسین حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مد ظلہ اپنی نگرانی میں کرار ہے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اس تالیف میں اور اس کی اشاعت پر بابا کامروی، استاذ نا المکرم مولانا غلام ربانی ہزاروی، مرتب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب اور ان کے معاونین مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور انعام اللہ خان کو ثواب دارین عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے اور اس کا فیض عام فرمائے۔ آمین

(شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا) عبدالسلام (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ)

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

یکم رجب المرجب ۱۴۲۷ھ بمطابق ۷ اگست ۲۰۰۶ء

﴿حالات مصنف﴾

نام ونسب: قانونچہ کامروی کے مصنف کا اسم گرامی مولانا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۲۷ھ) اور وہ کامروی باباجی کے لقب سے معروف ومشہور ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی محمد جلال الدین تھا۔

تحصیل علم اور اساتذہ: آپ نے شہررائے چراغ (نزد شہررائے سعد اللہ) تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں جامع المنقول والمعقول امام الصرف حضرت مولانا قاضی محمد جی سے علم صرف ونحو کی تحصیل کی۔ اور علم میراث حضرو کے قریب ایک گاؤں دریا میں ماہر علوم وفنون حضرت مولانا محمد جی سے پڑھا۔ اس کے بعد دیگر کئی مقامات میں مختلف اکابر سے کسب فیض کیا۔

تدریس: مختلف مقامات سے تکمیل علوم کے بعد باباجی جامع مسجد قدیم کامرہ خورد میں تقریباً ۵۳ یا ۵۴ سال تک علوم دینیہ کی تدریس فرماتے رہے۔ باباجی بالخصوص صرف ونحو میں اپنا عدیل نہیں رکھتے تھے جس کی وجہ سے کئی علماء کرام تکمیل علوم کے بعد پھر علم صرف ونحو میں مہارت حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس تشریف لاتے۔

تلامذہ: کثیر تعداد آپ سے علمی فیض حاصل کرنے کے لیے آیا کرتی تھی حتی کہ فلپائن سے وسط ایشیا تک کے طلبہ کا آنا معلوم ہو سکا ہے۔ آپ کے تلامذہ کی مکمل فہرست ملنا مشکل ہے۔ البتہ چند مشہور شاگردوں کے نام پیش کیے جاتے ہیں:

۱) حضرت مولانا غلام ربانی صاحب منڈی بھلوال سرگودھا۔
۲) حضرت مولانا شیر محمد صاحب پنڈ سلطانی ضلع اٹک۔
۳) حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب جو تبلیغی جماعت کے معروف ومشہور اکابرین میں سے تھے۔
۴) حضرت مولانا مفتی محمد عثمان قاسمی صاحب شمس آباد اٹک۔
۵) حضرت مولانا قاری اکبر شاہ صاحب اسلام آباد۔
۶) شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین صاحب پشاور باڑہ۔
۷) حضرت مولانا ولی اللہ شاہ صاحب واہ کینٹ۔
۸) مشہور مناظر حضرت مولانا محمد زبیر شاہ صاحب فتح جنگ۔
۹) حضرت مولانا قاضی انوار الحق صاحب اٹک۔
۱۰) حضرت مولانا قاضی میر عالم بالاکوٹی صاحب گوجرخان۔

دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَاتُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا فَتَّاحُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

باب اوّل

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلضَّرْبُ (زدن، مارنا)

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ۔

اَلْاَمْرُ مِنْهُ: اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ۔

وَالنَّهْیُ عَنْهُ: لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ۔

وَالظَّرْفُ مِنْهُ: مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ۔

وَالْاٰلَةُ مِنْهُ: مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبَةٌ مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ مُضَیْرِیْبٌ۔

وَاَفْعَلُ التَّفْضِیْلِ الْمُذَکَّرِ مِنْهُ: اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَیْرِبٌ۔

وَالْمُؤَنَّثِ مِنْهُ: ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ ضُرَیْبٰی۔

وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ: مَا اَضْرَبَهٗ وَ اَضْرِبْ بِهٖ وَ قِیْلَ ضَرُبَ۔

صرف کبیر

فعل ماضی معلوم

ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائبین
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	میں	صیغہ واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل ماضی مجہول

ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل مضارع معلوم

یضرب	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
یضربان	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
یضربون	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
تضرب	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
تضربان	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
یضربن	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
تضرب	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
تضربان	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
تضربون	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
تضربین	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
تضربان	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
تضربن	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
اضرب	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
نضرب	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل مضارع مجہول

يُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
يُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
يُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
يُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
تُضْرَبِيْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائی گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا مار جاؤ گی تم دو عورتیں۔		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
تُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
أُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

اسم فاعل

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّابٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَبَاءُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرْبَانٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضِرَابٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل
ضَوَارِبُ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُوَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم فاعل
وَضُوَيْرِبَةٌ	اور تھوڑا مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم فاعل

صرف کبیر

اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول
مَضْرُوْبَةٌ	ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول
مَضَارِبُ	مارے ہوئے سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ جمع مکسر مشترک اسم مفعول
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول
وَمُضَيْرِبَةٌ	اور تھوڑا ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر واسم مفعول

صرف کبیر

فعل جحد معلوم

لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ یَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَمْ یَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَمْ یَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر حاضر
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے		صیغہ تثنیہ مذکر حاضرین
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	زمانہ	صیغہ جمع مذکر حاضرین
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تو ایک عورت نے		صیغہ واحد مؤنث حاضرہ
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضرتین
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے		صیغہ جمع مؤنث حاضرات
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	میں	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل جحد مجہول

لَمْ يُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ يُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَمْ يُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَمْ يُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَمْ تُضْرَبِیْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتوں	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی معلوم

لَا یَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا یَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا یَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَا تَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَا تَضْرِبِیْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَا تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَا تَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَا اَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی مجهول

لَا يُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا يُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا يُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا يُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	استقبال	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا تُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبِيْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائی گی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَا تُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَا أُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی معلوم مؤکد با لن ناصبہ

لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَنْ یَّضْرِبْنَ	ہرگز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد	استقبال	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہیں مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَنْ نَّضْرِبَ	ہرگز نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی مجہول مؤکّد با لن ناصبہ

لَنْ يُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ يُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَنْ يُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَنْ يُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	استقبال	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَنْ تُضْرَبِيْ	ہرگز نہیں ماری جائی گی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَنْ نُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل امر حاضر معلوم

اِضْرِبْ	مار تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبَا	مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
اِضْرِبُوْا	مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
اِضْرِبِیْ	مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
اِضْرِبَا	مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
اِضْرِبْنَ	مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ	ضرور بضرور مار تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبَانِّ	ضرور بضرور مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
اِضْرِبُنَّ	ضرور بضرور مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
اِضْرِبِنَّ	ضرور بضرور مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
اِضْرِبَانِّ	ضرور بضرور مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ	ضرور مار تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبُنْ	ضرور مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
اِضْرِبِنْ	ضرور مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ

صرف کبیر

فعل امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لِتُضْرَبِیْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ

صرف کبیر

فعل امر غائب معلوم

لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيَضْرِبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لِتَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيَضْرِبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لِاَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکد بانون تاکید خفیفہ

لِيَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لِأَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	میں	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل امر غائب مجہول

لِيُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	استقبال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		جمع مؤنث غائبات
لِأُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت۔	میں	صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لَیُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَیُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبَین
لَیُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبِین
لَتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتَین
لَیُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لَأُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَنُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد بانون تاکید خفیفہ

لَیُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَیُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبِین
لَتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَأُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَنُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نہی حاضر معلوم

لَاتَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَاتَضْرِبُوْا	نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَاتَضْرِبِیْ	نہ مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَاتَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَاتَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مار تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَاتَضْرِبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَاتَضْرِبِنَّ	ضرور بضرور نہ مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَاتَضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مار تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُنْ	ضرور نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَاتَضْرِبِنْ	ضرور نہ مار تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ

صرف کبیر

فعل نہی حاضر مجہول

لَا تُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَا تُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَا تُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَا تُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

لَا تُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَا تُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبِنَّ	ضرور بضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ
لَا تُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَا تُضْرَبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات

مؤکد با نون تاکید خفیفہ

لَا تُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَا تُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَا تُضْرَبِنْ	ضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ

صرف کبیر

فعل نہی غائب معلوم

لَا يَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا يَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا يَضْرِبُوْا	نہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَا تَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا يَضْرِبْنَ	نہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا اَضْرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نَضْرِبْ	نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکد با نون تاکید ثقیلہ

لَا يَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا يَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا يَضْرِبُنَّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَا تَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا يَضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا اَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَایَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبُنْ	ضرور نہ ماریں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَااَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نہی غائب مجہول

لَایُضْرَبْ	نہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَا	نہ مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَایُضْرَبُوْا	نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتُضْرَبْ	نہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَایُضْرَبْنَ	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَااُضْرَبْ	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبْ	نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

Maktaba-Tul-Ishaat.com

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَا يُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا يُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا يُضْرَبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَا تُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا يُضْرَبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا أُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَا يُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَا يُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تُضْرَبَنْ	ضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَا أُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَا نُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

وَالظَّرْفُ مِنْهُ

مَضْرِبٌ	مارنے کی ایک جگہ	صیغہ واحد اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	مارنے کی دو جگہیں	صیغہ تثنیہ اسم ظرف
مَضَارِبُ	مارنے کی سب جگہیں	صیغہ جمع اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے کی ایک جگہ	صیغہ واحد مصغر اسم ظرف

وَالآلَةُ مِنْهُ

مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَبَةٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَتَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَابٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَابَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِيْبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِيْبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ

وَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ

اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم تفضیل
اَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم تفضیل
اُضَيْرِبٌ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم تفضیل

وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ

ضُرْبٰی	زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَيَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَيَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم تفضیل
ضُرَبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل
ضُرَيْبٰی	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل

وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ

مَا اَضْرَبَهٗ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَاَضْرِبْ بِهٖ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَقِيْلَ ضَرُبَ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب

﴿مقدّمة الصرف﴾

ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے:

۱) تعریف ۲) موضوع ۳) غرض وغایت

۱) **تعریف علم الصرف:** اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ ۔

۲) **موضوع علم الصرف:** اَلْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ ۔

۳) **غرض وغایت:** صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ ۔

اہل عرب اپنی اصطلاح میں زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں یہ نام انکے خاص ہیں عام نام انکا حرکت ہے۔ جس حرف پر فتحہ ہو اس کو مفتوح اور جس پر ضمہ ہو اس کو مضموم اور جس پر کسرہ ہو اس کو مکسور کہتے ہیں، اصطلاح عام میں انکو متحرّک کہا جاتا ہے۔ جس حرف پر شد ہو اسے مشدّد کہتے ہیں۔ اور حرکت کے نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں۔ جس حرف پر سکون ہو اس کو ساکن کہتے ہیں۔ جس حرف پر دو حرکتیں ہوں تو دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

کلمہ: کلمہ وہ لفظ ہوتا ہے جو معنٰی مفرد کے لیے وضع کیا جائے۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں:

۱) اسم ۲) فعل ۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ ، فَرَسٌ وغیرہ۔

۲) **فعل:** وہ کلمہ ہے جس کے معنٰی بغیر دوسرے کے ملائے معلوم ہو جائیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے نَصَرَ ، يَنْصُرُ وغیرہ۔

۳) **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہو، جیسے مِن ، فِی وغیرہ، جب تک انکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملائیں گے ان کا مطلب سمجھ نہ آئے گا۔

اسم کی پہلی تقسیم:

پھر اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱) ظاہر ۲) ضمیر

اسم ضمیر: وہ اسم ہے کہ جس میں متکلم، مخاطب یا غائب کا حال بیان کیا جائے، جیسے اَنَا ، نَحْنُ ، اَنْتَ ، یہ سب اسم ضمیر ہیں ا

سوائے انکے سب اسم ظاہر ہیں۔

پھر اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں: ۱) مرفوع ۲) منصوب ۳) مجرور

مرفوع علامت فاعل کی ہے، منصوب علامت مفعول کی ہے اور مجرور علامت مضاف الیہ کی ہے۔

پھر مرفوع کی دو قسمیں ہیں۔

۱) مرفوع متصل ۲) مرفوع منفصل

مثال مرفوع متصل کی: ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا۔

مثال مرفوع منفصل کی: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ۔

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: ۱) بارز ۲) مستتر

۱) بارز: بارز کا لغوی معنی ظاہر ہونے والا ہے اور اصطلاح میں بارز وہ ضمیر ہوتی ہے جو فعل کے لام کلمہ سے ملی ہوئی ہو اور اس کے بغیر فعل تام نہ ہو، جیسے ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، اور وہ حروف جو ضَرَبَ کے آخر میں آتے ہیں سوائے تاء تانیث ساکنہ کے سب ضمیر مرفوع متصل بارز ہیں۔

۲) مستتر: لغت میں چھپی ہوئی کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ ضمیر ہوتی ہے جو ظاہر نہ پڑھی جائے بلکہ اپنی طرف سے اعتبار کی جائے۔ مستتر کی دو قسمیں ہیں: ۱) واجب الاستتار ۲) جائز الاستتار

۱) واجب الاستتار: وہ ضمیر ہوتی ہے جو صیغہ واحد مذکر مخاطب اور متکلم کے دونوں صیغوں میں آتی ہے بالاتفاق اور صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ میں آتی ہے بالاختلاف، لیکن سوائے ماضی کے کیونکہ ماضی میں ان صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔ بالاختلاف کا مطلب یہ ہے کہ ماضی کے علاوہ صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ کی ضمیر میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک اس میں یاء ضمیر بارز ہوتی ہے اور بعض صرفیوں کے نزدیک اس میں ضمیر مستتر واجب الاستتار ہوتی ہے۔

۲) جائز الاستتار: وہ ضمیر ہوتی ہے جو فعلوں کے غائب اور غائبہ کے صیغوں میں آتی ہے اور صفات میں مطلقاً۔ مطلقاً کا معنی یہ ہے کہ خواہ صیغہ مفرد ہو یا تثنیہ، جمع مذکر ہو یا جمع مؤنث ہو، اس میں ضمیر خواہ متکلم کی ہو یا مخاطب کی یا غائب کی۔

پھر منصوب کی دو قسمیں ہیں: ۱) منصوب متصل ۲) منصوب منفصل

۱) منصوب متصل: وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور یہ فعلوں، حروف مشبہ بالفعل اور اسمائے افعال کے بعد آتی

ہے، مثال فعلوں کی، جیسے ضَرَبَهٗ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا۔

مثال حروف مشبہ بالفعل کی اِنَّهٗ، اِنَّهُمَا، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهُمَا، اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُمْ، اِنَّكِ، اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنَّنِيْ، اِنَّنَا۔

حروف مشبہ بالفعل کل چھ ہیں: اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ۔

مثال اسمائے افعال کی: رُوَیْدَهٗ، رُوَیْدَهُمَا، رُوَیْدَهُمْ، رُوَیْدَهَا، رُوَیْدَهُمَا، رُوَیْدَهُنَّ، رُوَیْدَكَ، رُوَیْدَكُمَا، رُوَیْدَكُمْ، رُوَیْدَكِ، رُوَیْدَكُمَا، رُوَیْدَكُنَّ، رُوَیْدَنِیْ، رُوَیْدَنَا۔ اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں: ۱) بمعنی فعل ماضی، جیسے هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ ۲) بمعنی امر حاضر معلوم، جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیْهَلْ، هَلُمَّ، دُوْنَكَ، عَلَیْكَ، هَا۔

منصوب منفصل: وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو، جیسے اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

مجرور: کی ایک ہی قسم ہے **مجرور متصل:** یہ وہ ضمیر ہوتی ہے جو حروف جارہ اور اسمائے مضاف کے بعد آئے اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہو، مثال اسمائے مضاف کی: غُلَامُهٗ، غُلَامُهُمَا، غُلَامُهُمْ، غُلَامُهَا، غُلَامُهُمَا، غُلَامُهُنَّ، غُلَامُكَ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُمْ، غُلَامُكِ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُنَّ، غُلَامِیْ، غُلَامُنَا۔

مثال حروف جارہ کی: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لِیْ، لَنَا۔

حروف جارہ کل سترہ ہیں: باء، تاء، کاف، لام، واو، منذ، مذ، خلا، رب، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتی، الی۔

اسم کی دوسری تقسیم:

اسم ظاہر کی دو قسمیں ہیں: ۱) معرب ۲) مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے بدلتا رہے، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

مبنی: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے نہ بدلے، جیسے جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ، رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱) منصرف ۲) غیر منصرف

۱) **منصرف:** وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں تینوں حرکتیں مع تنوین سمیت پڑھی جائیں، جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

غیر منصرف: وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ پڑھی جائیں، جیسے جَاءَنِیْ اَحْمَدُ، رَءَیْتُ اَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

اسم کی تیسری تقسیم:

اسم معرب کی تین قسمیں ہیں: ۱)مصدر ۲)مشتق ۳)جامد

۱)**مصدر:** لغت میں نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مصدر وہ کلمہ ہے جس سے فعل کی بناء کی جائے اور اردو میں ترجمہ کرتے وقت آخر میں "نا" آئے، جیسے اَلضَّرْبُ مارنا، اَلْاَکْلُ کھانا۔

۲)**مشتق:** اشتقاق سے ہے جو لغت میں چیرنے اور پھاڑنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مشتق وہ کلمہ ہوتا ہے جو مصدر سے بنایا جائے۔ یعنی مصدر کے معنی اور مادہ باقی رکھتے ہوئے دوسری شکل اور معنی پیدا کیے جائیں۔

اسمائے مشتقات کی سات قسمیں ہیں: ۱)اسم فاعل ۲)اسم مفعول ۳)صفت مشبہ ۴)اسم تفضیل ۵)صیغہ مبالغہ ۶)اسم آلہ ۷)اسم ظرف (پہلے پانچ کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں)۔

۳)**جامد:** لغت میں بانجھ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں جامد وہ کلمہ ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ مصدر سے مشتق ہو۔

اسم کی چوتھی تقسیم (شش اقسام)

اسم جامد کی تین قسمیں ہیں: ۱)ثلاثی ۲)رباعی ۳)خماسی

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ۱)مجرد ۲)مزید اس طرح کل چھ قسمیں ہوئیں انہیں شش اقسام بھی کہتے ہیں۔

۱)**مجرد:** وہ ہوتا ہے جس میں تمام حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے رَجُلٌ۔

۲)**مزید:** وہ ہوتا ہے جس میں کوئی حرف زائد ہو، جیسے حِمَارٌ۔

حروف اصلی: وہ ہوتے ہیں جو فاء عین لام کلمہ کے مقابلے میں ہوں اور تمام گردانوں میں پائے جائیں۔

حروف زائدہ: وہ ہوتے ہیں جو فاء عین لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں۔ صرفی حضرات نے وزن کرنے کی لیے فاء عین لام کلمہ کو میزان مقرر کیا ہے، جس کلمہ کا وزن کیا جائے اسے موزون کہا جاتا ہے۔

قاعدہ: وزن کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ فاء عین لام کلمہ کی شکل موزون کی شکل کے مثل بنائی جائے اور جو حرف فاء کلمہ کے مقابلے کے مقابلے میں ہو اس کو فاء کلمہ اور جو حرف عین کلمہ کے مقابلے میں ہو اس کو عین کلمہ اور جو حرف لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اس کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ جو حرف پڑھنے میں پہلے آئے اس کو ماقبل اور جو حرف پڑھنے میں بعد میں آئے اس کو مابعد کہتے ہیں۔ نیز **"مصدر اور مشتق من المصدر مجرد اور مزید بولنے میں اپنی فعل ماضی کے پہلے صیغے کے تابع ہونگے"۔**

حروف اصلی، ثلاثی میں تین، فاء عین اور ایک لام، رباعی میں چار، فاء عین اور دو لام اور خماسی میں پانچ ہیں فاء عین اور تین لام۔

ثلاثی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں تینوں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے رَجُلٌ بروزن فَعُلٌ۔

ثلاثی مزید: وہ ہوتا ہے کہ جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے حِمَارٌ بروزن فِعَالٌ۔

رباعی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے دِرْهَمٌ بروزن فِعْلَلٌ۔

رباعی مزید: وہ ہوتا کہ جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے قِرْطَاسٌ بروزن فِعْلَالٌ۔

خماسی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں پانچ حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔

خماسی مزید: وہ ہوتا ہے کہ جس میں پانچ حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ۔

چہار اقسام:

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید اس طرح کل چار قسمیں ہوئیں انھیں چہار اقسام بھی کہتے ہیں ۱) ثلاثی مجرد ۲) ثلاثی مزید ۳) رباعی مجرد ۴) رباعی مزید

ثلاثی مجرد کی مثال جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ، ثلاثی مزید کی مثال اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ، رباعی مجرد کی مثال جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، رباعی مزید کی مثال جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ۔

ہفت اقسام:

تمام افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ مذکورہ سات اقسام سے باہر نہیں ان کو ہفت اقسام بھی کہتے ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

صحیح است ومثال است ومضاعف لفیف وناقص ومہموز واجوف

صحیح: صحیح لغت میں تندرست کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین، لام کلمے کے مقابلے میں نہ کوئی حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ہی دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ۔

حرف علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء، جن کا مجموعہ "وای" ہے۔

مہموز: لغت میں ہمزہ دیے ہوئے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مہموز وہ کلمہ ہے جس کے تین حروف اصلی میں سے ایک حرف ہمزہ ہو اگر ہمزہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مہموز الفاء۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مہموز العین اور اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس کو مہموز اللام کہتے ہیں۔ مثال مہموز الفاء کی، جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ۔ مثال مہموز العین کی، جیسے سَئَلَ بروزن فَعَلَ۔ مثال مہموز اللام کی، جیسے قَرَءَ بروزن فَعَلَ۔

Maktaba-Tul-Ishaat.com

مثال:لغت میں مانند کو کہتے ہیں۔ اصطلاح صرف میں مثال وہ کلمہ ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہو تو مثال واوی کہا جاتا ہے، جیسے وَعَدَ بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو مثال یائی کہا جاتا ہے، جیسے یَسَرَ بروزن فَعَلَ۔

اجوف:لغت میں خالی پیٹ کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہو تو اجوف واوی کہتے ہیں، جیسے قَالَ بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو اجوف یائی کہتے ہیں، جیسے بَاعَ بروزن فَعَلَ (جو اصل میں قَوَلَ اور بَیَعَ تھے)

ناقص:لغت میں دم کٹے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں ناقص وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہو تو اس کو ناقص واوی کہتے ہیں، جیسے دَعَا بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو ناقص یائی کہتے ہیں، جیسے رَمٰی بروزن فَعَلَ (یہ اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے)

لفیف:لغت میں لپیٹے ہوئے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں لفیف کی دو قسمیں ہیں: ۱)لفیف مقرون ۲)لفیف مفروق

۱)**لفیف مقرون**:وہ ہوتا ہے جس کے فاء، عین یا عین، لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَیْلٌ ، طَیٌّ۔

۲)**لفیف مفروق**:وہ ہوتا ہے کہ جس کے فاء اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَقٰی بروزن فَعَلَ (جو اصل میں وَقَیَ تھا)

مضاعف:لغت میں دو چند کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

۱)مضاعف ثلاثی ۲)مضاعف رباعی

۱)**مضاعف ثلاثی**:وہ ہوتا ہے جس کا فاء، عین یا عین، لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے دَدَنَ ، تَتَرَ ، مَدَّ۔

۲)**مضاعف رباعی**:وہ ہوتا ہے جس کا فاء کلمہ و لام اول اور عین کلمہ و لام ثانی ایک جنس کے ہوں، جیسے مَضْمَضَ، خَضْخَضَ۔

﴿اَبْنِیَۃُ الصَّرف﴾

﴿صرف کبیر فعل ماضی معلوم﴾

ضَرَبَ: را از ضَرْباً بنا کردند، حرف اوّل را بر حال خود گزاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ و آخرش را مبنی برفتحہ ساختہ ضَرَبَ شد۔

ضَرَبَا: را از ضَرَبَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبَا شد۔

ضَرَبُوْا: را از ضَرَبَ بنا کردند، واوْ ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ماقبل واوْ را ضمہ دادہ ضَرَبُوْا شد۔

ضَرَبَتْ: را از ضَرَبَ بنا کردند، تائے ساکنہ محضہ از برائے علامت تانیث در آخرش در آوردہ ضَرَبَتْ شد۔

ضَرَبَتَا: را از ضَرَبَتْ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ماقبل الف را فتحہ دادہ ضَرَبَتَا شد۔

ضَرَبْنَ: را از ضَرَبَتْ بنا کردند نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبَتْنَ شد، پس اجتماع دو علامت تانیث شد در یک کلمہ و ایں چنیں ثقیل بود، لہٰذا تائے واحدہ را حذف کردہ ماقبل نون را ساکن کردہ تا توالی اربع حرکات لازم نیاید فِیْ مَا هُوَ كَالْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ، ضَرَبْنَ شد۔

ویا کہ ضَرَبْنَ: را از ضَرَبَتْ بنا کردند، تاء واحدہ را حذف کردہ، بجائش نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ماقبل نون را ساکن کردہ تا توالی اربعہ حرکات لازم نیاید فِیْ مَا هُوَ كَالْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ ضَرَبْنَ شد۔

ضَرَبْتَ: را از ضَرَبَ بنا کردند، تائے مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ماقبل تاء را ساکن کردہ كَمَا فِیْ ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ شد۔

ضَرَبْتُمَا: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ضَرَبْتَا شد پس میم مفتوحہ میان الف وتاء در آوردہ، ماقبل میم را ضمہ دادہ، ضَرَبْتُمَا شد۔

ضَرَبْتُمْ: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، واوْ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ضَرَبْتَو شد پس میم مفتوحہ میان تاء و واوْ در آوردہ ماقبل میم را ضمہ دادہ ضَرَبْتُمُوْ شد پس میم را بمنزل اسم دانستہ لہٰذا واوْ را حذف کردہ بعدہ میم را ساکن کردہ ضَرَبْتُمْ شد۔

ضَرَبْتِ: را از ضَرَبْتَ بنا کردند فتحہ تاء را بکسرہ بدل کردہ لِلْفَرْقِ بَيْنَ الْمُذَكَّرِ وَ الْمُؤَنَّثِ، ضَرَبْتِ شد۔

ضَرَبْتُمَا: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ماقبل الف را فتحہ دادہ، ضَرَبْتَا شد پس میم مفتوحہ

میان الف و تاء در آوردہ، ماقبل میم را ضمہ دادہ، ضَرَبْتُمَا شد۔

ضَرَبْتُنَّ: را از ضَرَبْتِ بنا کردند، نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبْتِنَ شد، پس میم ساکنہ میان تاء و نون در آوردہ ماقبل میم را ضمہ دادہ ضَرَبْتُمْنَ شد، پس دو حرف قریب المخرج در یک جا بہم آمدند لہٰذا میم را نون کردہ و نون را در نون ادغام کردہ ضَرَبْتُنَّ شد۔

و یا کہ ضَرَبْتُنَّ: را از ضَرَبْتِ بنا کردند، نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبْتِنَ شد، پس نون ساکنہ میان تاء و نون در آوردہ ماقبل نون را ضمہ دادہ ضَرَبْتُنْنَ شد، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند اول ساکن ثانی متحرک اول را در ثانی ادغام کردہ ضَرَبْتُنَّ شد۔

ضَرَبْتُ: را از ضَرَبَ بنا کردند، تاء مضمومہ علامت واحد متکلم و ضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ماقبل تاء را ساکن کردہ كَمَا فِيْ ضَرَبْنَ، ضَرَبْتُ شد۔

ضَرَبْنَا: را از ضَرَبْتُ بنا کردند، تاء واحدہ را حذف کردہ بجائش "نا" ضمیر متکلم مع الغیر و ضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبْنَا شد۔

﴿صرف کبیر فعل ماضی مجہول﴾

ضُرِبَ الخ: را از ضَرَبَ الخ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ ماقبل آخر را کسرہ دادہ ضُرِبَ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل مضارع معلوم﴾

يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ: را از ضَرَبَ بنا کردند یک حرف مفتوح از حروف اتین باسکان فاء کلمہ در اولش در آوردہ، ماقبل آخر را کسرہ دادہ، ضمہ اعرابی را در آخرش در آوردہ، يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ شدند۔

يَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ: را از يَضْرِبُ تَضْرِبُ بنا کردند، الف علامت تثنیہ و ضمیر فاعل و نون مکسورہ عوض از ضمہ اعرابی کہ در واحدان بود در آخرش در آوردہ ماقبل الف را فتحہ دادہ يَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ شدند۔

يَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ: را از يَضْرِبُ تَضْرِبُ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل و نون مفتوحہ عوض از ضمہ اعرابی کہ در واحدان بود در آخرش در آوردہ ماقبل واؤ را ضمہ دادہ يَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ شدند۔

يَضْرِبْنَ: را از تَضْرِبُ بنا کردند، تاء واحدہ را حذف کردہ بجائش یاء در آوردہ بعدہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ماقبل نون را ساکن کردہ لِاَنَّهُ الْاَصْلُ، يَضْرِبْنَ شد۔

تَضْرِبِيْنَ : رااز تَضْرِبُ بنا کردند، یائے ساکن علامت واحدہ مؤنث مخاطبہ وضمیر فاعل نزد بعض ونون مفتوحہ عوض از ضمہ اعرابی کہ در تَضْرِبُ بود در آخرش در آوردہ، تَضْرِبِيْنَ شد۔

تَضْرِبَانِ : رااز تَضْرِبِيْنَ بنا کردند، یائے واحدہ راحذف کردہ، بجائش الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آوردہ، بعدہ فتحہ نون را بکسرہ بدل کردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، تَضْرِبَانِ شد۔

تَضْرِبْنَ : رااز تَضْرِبِيْنَ بنا کردند، یاء ونون راحذف کردہ بجائش نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ماقبل نون راساکن کردہ، لِاَنَّهُ الْاَصْلُ، تَضْرِبْنَ شد۔

﴿صرف کبیر فعل مضارع مجہول﴾

يُضْرَبُ تُضْرَبُ اُضْرَبُ نُضْرَبُ الخ : رااز يَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ الخ بنا کردند، حرف اول راضمہ دادہ، ماقبل آخر رافتحہ دادہ، يُضْرَبُ تُضْرَبُ اُضْرَبُ نُضْرَبُ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر اسم فاعل﴾

ضَارِبٌ : رااز يَضْرِبُ بنا کردند، یا حرف مضارعت راحذف کردہ، فا کلمہ رافتحہ دادہ بعدہ الف از برائے علامت اسم فاعل در آوردہ، عین کلمہ رابر حال خود گزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را در آخرش در آوردہ، ضَارِبٌ شد۔

ضَارِبَانِ : رااز ضَارِبٌ بنا کردند الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضَارِبَانِ شد در حالت رفعی وضَارِبَيْنِ شد در حالت نصبی وجری۔

ضَارِبُوْنَ : رااز ضَارِبٌ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ ماقبل واؤ راضمہ دادہ، ضَارِبُوْنَ شد در حالت رفعی وضَارِبِيْنَ شد در حالت نصبی وجری۔

ضَرَبَةٌ : رااز ضَارِبٌ بنا کردند، حرف اول رابر حال خود گزاشتہ، الف واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ رافتحہ دادہ، بعدہ تائے متحرک را از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، ضَرَبَةٌ شد۔

ضُرَّابٌ : رااز ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فا کلمہ راضمہ بدل کردہ، عین کلمہ رامشدد مفتوح ساختہ، بعدہ الف از برائے علامت جمع تکسیر در آوردہ، ضُرَّابٌ شد۔

ضُرَّبٌ : رااز ضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فا کلمہ راضمہ بدل کردہ، الف واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ رامشدد مفتوح ساختہ از برائے

علامت جمع تکسیر، ضُرَّبٌ شد۔

ضُرْبٌ: راازضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، الف وحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ راساکن کردہ از برائے علامت جمع تکسیر، ضُرْبٌ شد۔

ضُرَبَاءُ: راازضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ رافتحہ دادہ، بعدہٗ الف ممدودہ از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، تنوین تمکن رامفقود نمودند از برائے ضدیت منع صرف، ضُرَبَاءُ شد۔

ضُرْبَانٌ: راازضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ راساکن کردہ، بعدہٗ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضُرْبَانٌ شد۔

ضِرَابٌ: راازضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ رابکسرہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، بعدازعین کلمہ الف از برائے علامت جمع تکسیر درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضِرَابٌ شد۔

ضُرُوْبٌ: راازضَارِبٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، بعدازعین کلمہ واؤ ساکن از برائے علامت جمع تکسیر درآوردہ، ماقبل واؤ راضمہ دادہ، ضُرُوْبٌ شد۔

ضَارِبَةٌ: راازضَارِبٌ بنا کردند، تائے متحرک از برائے علامت تانیث درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، ضَارِبَةٌ شد۔

ضَارِبَتَانِ: راازضَارِبَةٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یا ازتنوین یا از ہردو کہ درواحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضَارِبَتَانِ شد درحالت رفعی وضَارِبَتَيْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

ضَارِبَاتٌ: راازضَارِبَةٌ بنا کردند، الف وتاء، علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضَارِبَتَاتٌ شد پس اجتماع دوعلامت تانیث شد دریک کلمہ وایں چنیں ثقل بود لہٰذا تائے اُولیٰ را حذف کردہ ضَارِبَاتٌ شد۔

ضَوَارِبُ: راازضَارِبَةٌ بنا کردند، حرف اوّل رابرحال خودگذاشتہ، ثانی کہ مدہ زائدہ بود آں رابواؤ مفتوحہ بدل کردہ، سوم جاء الف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعدازعلامت جمع اقصیٰ شد آں رابرحال خودگذاشتہ، تائے واحدہ را حذف کردہ تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ از برائے ضدیت منع صرف، ضَوَارِبُ شد۔

ضُرَّبٌ: راازضَارِبَةٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، الف وتاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ رامشدد مفتوح از برائے علامت جمع تکسیر ساختہ، ضُرَّبٌ شد۔

ضُوَيْرِبٌ وَضُوَيْرِبَةٌ: راازضَارِبٌ وَضَارِبَةٌ بنا کردند فتحہ حرف اوّل راضمہ بدل کردہ، ثانی کہ مدہ زائدہ بود آں رابواؤ

مفتوحہ بدل کردہ، سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ باقیاں را بر حال خود گذاشتہ ضُوَیْرِبٌ وَضُوَیْرِبَۃٌ شدند۔

﴿صرف کبیر اسم مفعول﴾

مَضْرُوْبٌ: را از یُضْرَبُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت را حذف کردہ، بجائش میم مفتوحہ از برائے علامت اسم مفعول درآوردہ، فاء کلمہ را بر حال خود گذاشتہ، عین کلمہ را ضمہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را درآخرش درآوردہ، مَضرُبٌ شد بروزن مَفعُلٌ وایں چنیں درکلام عرب نیاید مگر مَکْرُمٌ وَمَعُوْنٌ وایشاں ہم شاذ اند لہٰذا ضمہ عین کلمہ را اشباع نمودہ تاکہ از وواؤ پیدا شود مَضرُوبٌ شد۔

مَضروُبَانِ: را از مَضروُبٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، مَضرُوبَانِ شد درحالت رفعی و مَضرُوْبَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبُوْنَ: را از مَضرُوْبٌ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ ماقبل واؤ را ضمہ دادہ، مَضْرُوْبُوْنَ شد درحالت رفعی و مَضْرُوْبِیْنَ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبَۃٌ: را از مَضْرُوْبٌ بنا کردند، تائے متحرکہ از برائے علامت تانیث درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء را فتحہ دادہ، مَضْرُوْبَۃٌ شد۔

مَضْرُوْبَتَانِ: را از مَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ ماقبل الف را فتحہ دادہ، مَضْرُوْبَتَانِ شد درحالت رفعی و مَضْرُوْبَتَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبَاتٌ: را از مَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ ماقبل الف را فتحہ دادہ مَضْرُوْبَتَاتٌ شد پس اجتماع دو علامت تانیث شد دریک کلمہ وایں چنیں ثقیل بود لہٰذا تاء اُولیٰ را حذف کردہ مَضْرُوْبَاتٌ شد۔

مَضَارِیْبُ: را از مَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند، حرف اول را بر حال خود گذاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، تاء واحدہ را حذف کردہ، تنوین تمکن را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِوْبُ شد پس واؤ ساکن غیر مظہر ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ مَضَارِیْبُ شد۔

مُضَیْرِیْبٌ وَمُضَیْرِیْبَۃٌ: را از مَضْرُوْبٌ وَمَضْرُوْبَۃٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ ثانی را فتحہ دادہ سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، عین کلمہ را کسرہ دادہ مُضَیْرِوْبٌ وَمُضَیْرِوْبَۃٌ شدند پس واؤ ساکن غیر مظہر ماقبلش مکسور، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، مُضَیْرِیْبٌ وَمُضَیْرِیْبَۃٌ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل جحد معلوم﴾

لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ الخ : را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ بنا کردند، چوں لم جازمہ جحد بود درا ولیشاں درآوردہ وآخر شاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ. لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نفی مضارع معلوم ومجہول﴾

لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ الخ : را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ بنا کردند، چوں لا نافیہ غیر عاملہ در اولیشاں درآوردہ وآخر شاں را ہیچ عمل نہ کردہ مگر معنی مثبت را بمنفی گردانیدہ زیرا آنچہ کہ دخل او در معنی است نہ کہ در لفظ. لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نفی مضارع معلوم ومجہول مؤکد بالن ناصبہ﴾

لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُّضْرَبَ الخ : را از یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ بنا کردند چوں لن ناصبہ نافیہ تاکیدیہ در اولیشاں درآوردہ وآخر شاں را نصب دادہ، علامت نصبی ظہور فتحات شد در پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابی شد در ہفت صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُّضْرَبَ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم ومجہول﴾

اِضْرِبْ الخ : را از تَضْرِبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، تاء حرف مضارعت را حذف کردہ، مابعد تاء ساکن ماند چوں ابتداء بسکون محال بود پس نظر کردہ بسوئے عین کلمہ کہ او مضموم نہ بود لہذا ہمزہ وصلیہ مکسورہ در اولیشاں درآوردہ وآخر شاں را وقف کردہ، علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی است وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ، اِضْرِبْ الخ شدند۔

لِتُضْرَبْ الخ : را از تُضْرَبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، چوں لام امریہ جازمہ در اولیشاں درآوردہ وآخر شاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در یک صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا آنچہ مبنی است وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لِتُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿مؤکد با نون تاکید ثقیلہ﴾

اِضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ: کہ دراصل اِضْرِبْ لِتَضْرِبْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد، ماقبلش رامبنی برفتح گشت، اِضْرِبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ شدند۔

اِضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ: کہ دراصل اِضْرِبَا لِتَضْرِبَا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد اِضْرِبَانَّ لِتَضْرِبَانَّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او با نون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ اِضْرِبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ شدند۔

اِضْرِبُنَّ لِتَضْرِبُنَّ: کہ دراصل اِضْرِبُوْا لِتَضْرِبُوْا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد، اِضْرِبُوْنَّ لِتَضْرِبُوْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ و نون مدغم علیٰ غیر حدہٖ اول ایشاں واؤ ساکن مدہ بود آں واؤ راحذف کردہ، ضمہ ماقبل واؤ را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند برحذفیت واؤ اِضْرِبُنَّ لِتَضْرِبُنَّ شدند۔

اِضْرِبِنَّ لِتَضْرِبِنَّ: کہ دراصل اِضْرِبِیْ لِتَضْرِبِیْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد اِضْرِبِیْنَّ لِتَضْرِبِیْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان یاء و نون مدغم علیٰ غیر حدہٖ اول ایشاں یائے ساکنہ مدہ بود آں یاء راحذف کردہ کسرہ ماقبل یاء را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند برحذفیت یاء اِضْرِبِنَّ لِتَضْرِبِنَّ شدند۔

اِضْرِبْنَانِّ لِتَضْرِبْنَانِّ: کہ دراصل اِضْرِبْنَ لِتَضْرِبْنَ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد، پس اجتماع ثلاثہ نونات زائد شد دریک کلمہ و ایں چنیں در کلام عرب مستکرہ مستثقلہ پنداشتند لہٰذا الف مفاصل رامیاں ایشاں درآوردہ اِضْرِبْنَانَّ لِتَضْرِبْنَانَّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او با نون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ اِضْرِبْنَانِّ لِتَضْرِبْنَانِّ شدند۔

﴿مؤکد با نون تاکید خفیفہ﴾

اِضْرِبَنْ لِتَضْرِبَنْ: کہ دراصل اِضْرِبْ لِتَضْرِبْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخرایشاں متصل شد، ماقبلش رامبنی برفتح گشت، اِضْرِبَنْ لِتَضْرِبَنْ شدند۔

اِضْرِبُنْ لِتَضْرِبُنْ: کہ دراصل اِضْرِبُوْا لِتَضْرِبُوْا بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخرایشاں متصل شد اِضْرِبُوْنْ لِتَضْرِبُوْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ و نون مدغم علیٰ غیر حدہٖ اول ایشاں واؤ ساکن مدہ بود آں واؤ راحذف کردہ، ضمہ ماقبل واؤ را

برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند بر حذفیت واوَ اِضْرِبُنْ لِتَضْرِبُنْ شدند۔

اِضْرِبِنْ لِتَضْرِبِنْ: کہ دراصل اِضْرِبِیْ لِتَضْرِبِیْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخر ایشاں متصل شد اِضْرِبِیْنْ لِتَضْرِبِیْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان یاء و نون مدغم علی غیر حدہ اول ایشاں یائے ساکنہ مدہ بود آں یاء را حذف کردہ کسرہ ماقبل یاء را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند بر حذفیت یاء اِضْرِبِنْ لِتَضْرِبِنْ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل امر غائب معلوم ومجہول﴾

لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ الخ: را از يَضْرِبُ يُضْرَبُ الخ سوائے مخاطب بنا کردند، چوں لام امر یہ جازمہ دراولیشھا درآوردہ وآخر شہارا جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در سہ صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِيُّ مَا لَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهُ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَيْهِ ، لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿مؤکد بانون تاکید ثقیلہ﴾

لِيَضْرِبَنَّ لِيُضْرَبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ لَاَضْرِبَنَّ لَاُضْرَبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ: کہ دراصل لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ لِتَضْرِبْ لِتُضْرَبْ لَاَضْرِبْ لَاُضْرَبْ لِنَضْرِبْ لِنُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد ماقبلش را مبنی برفتحہ گشت، لِيَضْرِبَنَّ لِيُضْرَبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ لَاَضْرِبَنَّ لَاُضْرَبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ شدند۔

لِيَضْرِبَانِّ لِيُضْرَبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ : کہ دراصل لِيَضْرِبَا لِيُضْرَبَا لِتَضْرِبَا لِتُضْرَبَا بودند چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد لِيَضْرِبَانَّ لِيُضْرَبَانَّ لِتَضْرِبَانَّ لِتُضْرَبَانَّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او با نون تثنیہ فِيْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ لِيَضْرِبَانِّ لِيُضْرَبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ شدند۔

لِيَضْرِبُنَّ لِيُضْرَبُنَّ: کہ دراصل لِيَضْرِبُوْا لِيُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد لِيَضْرِبُوْنَّ لِيُضْرَبُوْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واو و نون مدغم علی غیر حدہ اول ایشاں واو ساکن مدہ بود آں واو را حذف کردہ، ضمہ ماقبل واو را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند بر حذفیت واوَ لِيَضْرِبُنَّ لِيُضْرَبُنَّ شدند۔

لِيَضْرِبْنَانِّ لِيُضْرَبْنَانِّ: کہ دراصل لِيَضْرِبْنَ لِيُضْرَبْنَ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد لِيَضْرِبْنَنَّ لِيُضْرَبْنَنَّ شدند، پس اجتماع ثلاثہ نونات زوائد شد در یک کلمہ وایں چنیں در کلام عرب مستکرہ مستثقلہ پنداشتند لہذا الف مفاصل را

میاں ایشاں درآوردولِیَضْرِبْنَانِّ لِتُضْرَبْنَانِّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او با نون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِھَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَۃٍ لِیَضْرِبْنَانِّ لِیُضْرَبْنَانِّ شدند۔

﴿با نون تاکید خفیفہ﴾

لِیَضْرِبَنْ لِیُضْرَبَنْ لِتَضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ لَاَضْرِبَنْ لَاُضْرَبَنْ لِنَضْرِبَنْ لِنُضْرَبَنْ: کہ دراصل لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ لِتَضْرِبْ لِتُضْرَبْ لَاَضْرِبْ لَاُضْرَبْ لِنَضْرِبْ لِنُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ با آخرایشاں متصل شد ما قبلش را بنی برفتحہ گشت، لِیَضْرِبَنْ لِیُضْرَبَنْ لِتَضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ لَاَضْرِبَنْ لَاُضْرَبَنْ لِنَضْرِبَنْ لِنُضْرَبَنْ شدند۔

لِیَضْرِبُنْ لِیُضْرَبُنْ : کہ دراصل لِیَضْرِبُوْا لِیُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید خفیفہ با آخرایشاں متصل شد لِیَضْرِبُوْنْ لِیُضْرَبُوْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد درمیان واؤ ونون مدغم علی غیر حدہ اول ایشاں واؤ ساکن مدہ بود آں واؤ را حذف کردہ، ضمہ ماقبل واؤ را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند برحذفیت واؤ، لِیَضْرِبُنْ لِیُضْرَبُنْ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم ومجہول﴾

لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ الخ : را از تَضْرِبُ تُضْرَبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، چوں لائے نہیہ جازمہ دراولیشاں درآوردہ، وآخرشاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد دریک یک صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد دریک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اندوَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَۃِ عَلَیْہِ ، لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ الخ شدند۔

(باقی قیاس کن بر ماقبل امر حاضر معلوم ومجہول، ثقیلہ وخفیفہ۔)

﴿صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم ومجہول﴾

لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الخ : را از یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ سوائے مخاطب بنا کردند، چوں لائے نہیہ جازمہ دراولیشاں درآوردہ وآخرشاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در سہ سہ صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد دریک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اندوَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُہٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَۃِ عَلَیْہِ ، لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الخ شدند۔

(باقی قیاس کن بر ماقبل امر غائب معلوم ومجہول، ثقیلہ وخفیفہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

﴿صرف کبیر اسم ظرف﴾

مَضْرِبٌ : را از یَضْرِبُ بنا کردند، یا حرف مضارعت را حذف کرده بجائش میم مفتوحہ از برائے علامت اسم ظرف در آوردہ، فاء و عین کلمہ را برحال خود گزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را در آخرش در آوردہ، مَضْرِبٌ شد۔

مَضْرِبَانِ : را از مَضْرِبٌ بناء کردند، الف علامت تثنیہ و نون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین، یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، مَضْرِبَانِ در حالت رفعی، و مَضْرِبَیْنِ شد در حالت نصبی و جری۔

مَضَارِبُ : را از مَضْرِبٌ بنا کردند، حرف اول را برحال خود گزاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را برحال خود گزاشتہ، تنوین تمکن را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِبُ شد۔

مُضَیْرِبٌ : را از مَضْرِبٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر در آوردہ باقیاں را برحال خود گزاشتہ، مُضَیْرِبٌ شد۔

﴿صرف کبیر اسم آلہ﴾

مِضْرَبٌ : را از یَضْرِبُ بنا کردند، یا حرف مضارعت را حذف کردہ بجائش میم مکسورہ از برائے علامت اسم آلہ در آوردہ، فاء کلمہ را برحال خود گزاشتہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را در آخرش در آوردہ، مِضْرَبٌ شد۔

مِضْرَبَانِ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ و نون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، مِضْرَبَانِ شد در حالت رفعی و مِضْرَبَیْنِ شد در حالت نصبی و جری۔

مَضَارِبُ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، حرف اول و ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، تنوین تمکن را مقدر نمودن از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِبُ شد۔

مُضَیْرِبٌ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر در آوردہ حرفیکہ مابعد از علامت تصغیر بود آں را کسرہ دادہ باقیاں را برحال خود گزاشتہ، مُضَیْرِبٌ شد۔

مِضْرَبَۃٌ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، تائے متحرکہ از برائے وزن مِفْعَلَۃٌ در آخرش در آوردہ، ماقبل تا، را فتحہ دادہ مِضْرَبَۃٌ شد۔

مِضْرَبَتَانِ : را از مِضْرَبَۃٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ و نون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ مِضْرَبَتَانِ شد در حالت رفعی و مِضْرَبَتَیْنِ شد در حالت نصبی و جری۔

مَضَارِبُ: راازمِضْرَبَۃٌ بنا کردند۔حرف اول وثانی رافتحہ دادہ،سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ حرفیکہ مابعداز برائے علامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ،تائے واحدہ راحذف کردہ،تنوین تمکن علامت اسمیت رامفقد نمودن از برائے ضدیت منع صرف،مَضَارِبُ شد۔

مُضَيْرِبَۃٌ: راازمِضْرَبَۃٌ بنا کردند،حرف اول را ضمہ دادہ،ثانی رافتحہ دادہ،سوم جایائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، حرفیکہ مابعداز علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ،باقیاں رابرحال خودگزاشتہ،مُضَيْرِبَۃٌ شد۔

مِضْرَابٌ: راازمِضْرَبٌ بنا کردند،چہارم جاالف از برائے وزن مِفْعَالٌ درآوردہ، مِضْرَابٌ شد۔

مِضْرَابَانِ: راازمِضْرَابٌ بنا کردندالف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یاازتنوین یاازہردوکہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ مِضْرَابَانِ شددرحالت رفعی ومِضْرَابَيْنِ شددرحالت نصبی وجری۔

مَضَارِيْبُ: راازمِضْرَابٌ بنا کردند،حرف اول وثانی رافتحہ دادہ سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ،حرفیکہ مابعداز علامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ،الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیا گشت،تنوین تمکن رامفقد نمودن از برائے ضدیت منع صرف مَضَارِيْبُ شد۔

مُضَيْرِيْبٌ: راازمِضْرَابٌ بنا کردندحرف اول راضمہ دادہ،ثانی رافتحہ دادہ،سوم جایاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ،حرفیکہ مابعداز علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ،پس الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیا گشت باقیاں رابرحال خودگزاشتہ مُضَيْرِيْبٌ شد۔

﴿افعل التفضيل المذكر منه﴾

اَضْرَبُ: راازیَضْرِبُ بنا کردند،یاءحرف مضارعت راحذف کردہ بجائش ہمزہ مفتوحہ از برائے علامت اسم تفضیل درآوردہ،فاءکلمہ رابرحال خودگزاشتہ،عین کلمہ رافتحہ دادہ،تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ،بعدہ تنوین تمکن رامفقد نمودن از برائے ضدیت منع صرف اَضْرَبُ شد۔

اَضْرَبَانِ: راازاَضْرَبُ بنا کردند،الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یاازتنوین یاازہردوکہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ اَضْرَبَانِ شددرحالت رفعی،و اَضْرَبَيْنِ شددرحالت نصبی وجری۔

اَضْرَبُوْنَ: راازاَضْرَبُ بنا کردند،واؤساکن علامت جمع مذکرسالم ونون مفتوحہ عوض ازضمہ یاازتنوین یاازہردوکہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ،ماقبل واؤراضمہ دادہ اَضْرَبُوْنَ شددرحالت رفعی،و اَضْرَبِيْنَ شددرحالت نصبی وجری۔

اَضَارِبُ: رااز اَضْرَبُ بنا کردند، حرف اول را برحال خودگزاشتہ ثانی رافتحہ دادہ، سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ اَضَارِبُ شد۔

اُضَيْرِبٌ: رااز اَضْرَبُ بنا کردند، حرف اول راضمہ دادہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جایاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ، اُضَيْرِبُ شد باز تنوین مقدر رااظہار نمودند اُضَيْرِبٌ شد۔

﴿والمؤنث منه﴾

ضُرْبیٰ: رااز اَضْرَبُ بنا کردند، ہمزہ راحذف کردہ، فاکلمہ راضمہ دادہ، عین کلمہ راساکن کردہ، بعدۂ الف مقصورہ از برائے علامت تانیث درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ ضُرْبیٰ شد۔

ضُرْبَيَانِ: رااز ضُرْبیٰ بنا کردند، الف مقصورہ رابیاء مفتوحہ بدل کردہ، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از یا یااز تنوین یااز ہردو کہ درواحد بود درآخرش درآوردہ ضُرْبَيَانِ شد درحالت رفعی و ضُرْبَيَيْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

ضُرْبَيَاتٌ: رااز ضُرْبیٰ بنا کردند، الف مقصورہ رابیاء مفتوحہ بدل کردہ، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ ضُرْبَيَاتٌ شد۔

ضُرَبٌ: رااز ضُرْبیٰ بنا کردند، حرف اول رابرحال خودگزاشتہ، ثانی رافتحہ دادہ، بعدۂ ضمہ مع التنوین مقدرہ رادرآخرش اظہار نمودن ضُرَبٌ شد۔

ضُرَيْبیٰ: رااز ضُرْبیٰ بنا کردند، حرف اول رابرحال خودگزاشتہ ثانی رافتحہ دادہ سوم جایاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، ضُرَيْبیٰ شد۔

﴿فعل التعجب منه﴾

مَا اَضْرَبَهٗ: رااز یَضْرِبُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت راحذف کردہ، بجائش ہمزہ مفتوحہ مسبوق بماتعجبیہ درآوردہ، فاکلمہ رابرحال خودگزاشتہ، عین کلمہ رافتحہ دادہ بعدۂ " ہٗ " ضمیر منصوب متصل بفتحہ ماقبل درآخرش درآوردہ مَا اَضْرَبَهٗ شد۔

وَ اَضْرِبْ بِهٖ: رااز یَضْرِبُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت راحذف کردہ، بجائش ہمزہ مفتوحہ از برائے فعل تعجب درآوردہ، فاء وعین کلمہ رابرحال خودگزاشتہ بعدۂ باء حرف جار مع " ہٖ " ضمیر مجرور متصل باسکان ماقبل درآخرش درآوردہ اَضْرِبْ بِهٖ شد، پس دوحرف از یک جنس دریک جا بہم آمدند اول ساکن ثانی متحرک اول رادرثانی ادغام کردہ اَضْرِبِّهٖ شد۔

ضَرُبَ: رااز یَضْرِبُ بنا کردند یاء حرف مضارعت راحذف کردہ، فاکلمہ رافتحہ دادہ، عین کلمہ راضمہ دادہ، وآخرش رابنی برفتحہ ساختہ ضَرُبَ شد۔

قوانین برائے ثلاثی مجرد

قانون نمبرا۔ ﴿دوعلامات تانیث والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

دوعلامات تانیث کا جمع ہونا منع ہے فعل میں مطلقاً اور اسم میں اس شرط پر کہ دونوں ایک ہی جنس کی ہوں۔

مطلب قانون کا یہ ہے کہ دوعلامات تانیث کا فعل میں جمع ہونا مطلقاً منع ہے، مطلقاً سے مراد یہ ہے کہ خواہ دونوں علامات ایک ہی جنس کی ہوں یا الگ الگ جنس کی۔ فعل میں ایک جنس کی مثال کلام عرب میں نہیں ملتی، الگ الگ جنس کی مثال ضَرَبْنَ ہے، جو اصل میں ضَرَبْتَنَ تھا۔ اسم میں دوعلامات کا جمع ہونا تب منع ہے جب دونوں ایک ہی جنس کی ہوں، جیسے ضَارِبَاتٌ جو کہ اصل میں ضَارِبَتَاتٌ تھا اور اگر ایک جنس کی نہ ہوں تو دونوں کا جمع کرنا جائز ہے، جیسے ضُرْبَيَاتٌ، حُبْلَيَاتٌ جو بنائے گئے ہیں ضُرْبٰی اور حُبْلٰی سے۔

قانون نمبر۲۔ ﴿مدہ زائدہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر مدہ زائدہ جو اسم (مفرد) میں دوسری جگہ ہو تو جب اس اسم سے جمع اقصیٰ اور اسم تصغیر بنائیں گے تو مدہ زائدہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، جمع اقصیٰ کی مثال جیسے ضَارِبَةٌ سے ضَوَارِبُ اور تصغیر کی مثال جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿دخول الف لام والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر نون تنوین الف لام کے دخول اور اضافت سے گر جاتا ہے وجوباً، جب کہ نون تثنیہ اور نون جمع الف لام داخل ہونے سے نہیں گرتا بلکہ صرف اضافت سے گرتا ہے وجوباً۔ تنوین میں الف لام کی مثال غُلَامٌ سے الغُلَامُ، اضافت کی مثال غُلَامٌ سے غُلَامُ زیدٍ۔ نون تثنیہ وجمع کی مثال ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ سے ضَارِبَا زَيْدٍ، ضَارِبُوْ زَيْدٍ۔

قانون نمبر۴۔ ﴿تاء مثل رَحْمَةٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی ہے۔

ہر نون تنوین اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، سوائے اس تنوین کے جو تاء مثل رحمةٌ پہ ہو اسے حرف علت سے بدلنا جائز نہیں، کیونکہ تاء مثل رحمةٌ کو حالت وقف میں حاء ساکنہ سے بدلنا واجب ہے۔

نون تنوین کی مثال ضَارِبٌ، رَحِیْمٍ، کَرِیْمًا کو حالت وقف میں ضَارِبُوْ، رَحِیْمِی، کَرِیْمَا پڑھنا جائز ہے، نون خفیفہ کی مثال

اِضْرِبَنْ، اِضْرِبُنْ، اِضْرِبِنْ کو اِضْرِبَا، اُضْرِبُوْ، اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے، تاء مثل رحمۃ کی مثال رَحْمَۃٌ، قُدْرَۃٌ کو رَحْمَہ، قُدْرَہ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ نمبر ا: تاء مثل رَحْمَۃٌ سے مراد وہ تاء ہے جو اسم میں ہو، زائدہ ہو اور جمع مؤنث سالم کی علامت نہ ہو، چنانچہ ضَرَبَتْ، اُخْتٌ اور ضَارِبَاتٌ میں تاء مثل رَحْمَۃٌ نہیں۔

فائدہ نمبر ۲: اگر نون تنوین اور نون خفیفہ فتحہ کے تابع ہو تو ابدال جائز فصیح قریب الوجوب ہوگا اور اگر ضمہ یا کسرہ کے تابع ہو تو عدم ابدال جائز فصیح ہوگا۔

قانون نمبر ۵۔ ﴿نون اعرابی والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر نون اعرابی نواصب اور جوازم کے دخول، نون ثقیلہ اور خفیفہ کے لحوق اور امر حاضر معلوم کی بناء کے وقت گر جاتا ہے وجوباً۔

مطلب قانون کا یہ ہے کہ فعل مضارع سے نون اعرابی پانچ وجہوں سے وجوباً گرتا ہے:

۱) حروف جوازم کے دخول سے، جیسے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا۔ ۲) حروف نواصب کے دخول سے، جیسے لَنْ یَضْرِبَا، لَنْ یَضْرِبُوْا۔ ۳) نون ثقیلہ کے لحوق سے لَیَضْرِبُنَّ۔ ۴) نون خفیفہ کے لحوق سے، جیسے لَیَضْرِبُنْ۔

۵) امر حاضر معلوم بناتے وقت، جیسے اِضْرِبَا۔

دخول اس کو کہتے ہیں کہ کوئی حرف فعل کے شروع میں لگایا جائے اور لحوق اس کو کہتے ہیں کہ کوئی حرف فعل کے آخر میں لگایا جائے۔

عوامل جوازم کل چودہ ہیں، جن میں پانچ حروف اور نو اسماء ہیں۔

حروف یہ ہیں: اِنْ و لَمْ و لَمَّا و لامِ امر و لاء نہی۔

اسماء یہ ہیں: مَنْ و مَا و مَهْمَا و اَیٌّ و حَیْثُمَا و اِذْمَا و مَتٰی و اَیْنَمَا و اَنّٰی۔ حروف نواصب کل چار ہیں: اَنْ و لَنْ و کَیْ و اِذَنْ۔

قانون نمبر ۶۔ ﴿حروف یرملون والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے اور ایک وجوبی ہے۔

۱) نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آ جائے تو نون کو اس حرف کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے، جیسے مَنْ یَّشَاءُ، رَعْدٌ وَّبَرْقٌ، حروف "ینمو" میں ادغام مع الغنہ ہوگا اور "لر" میں بلا غنہ۔

۲) نون متحرک کے بعد حروف یرملون آئیں تو ادغام جائز ہے، جیسے اَذِنَ یَتِیْمٌ میں اَذِنْ یَّتِیْمٌ لیکن اس قانون کی دو شرطیں ہیں:

1 ۔ نون ساکن اور حرف یرملون ایک کلمہ میں نہ ہوں جیسے دُنْیَا، عِنْوَانٌ۔ 2 ۔ سکتہ واجب نہ ہو جیسے مَنْ سکتہ رَاقٍ۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿باء مطلق والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی تین شقیں ہیں:

۱) ہر نون تنوین اور نون ساکن جو باء سے پہلے آجائے تو اسے میم سے بدلنا واجب ہے، جیسے مِن بَعْدُ، لَفِی شِقَاقٍ بَعِیْد اسے اقلاب کہتے ہیں۔

۲) اگر نون تنوین اور نون ساکن حروف حلقی سے پہلے واقع ہوں تو اظہار (نون کو ظاہر کر کے پڑھنا) واجب ہے، جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم، سَوَاءٌ عَلَیْھِم۔

۳) اگر نون تنوین اور نون ساکن حروف اخفاء سے پہلے واقع ہوں تو اخفاء کرنا (نون کو چھپا کر پڑھنا) واجب ہے۔ جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ، عَزِیْزٌ ذُوْ انْتِقَام ۔

فائدہ: حروف کل انتیس ہیں، جن میں سے الف نون ساکن اور نون تنوین کے بعد واقع نہیں ہو سکتا، باقی میں سے چھ حروف یرملون ہیں: یآ، رآ، میم، لام، واؤ، نون، چھ حروف حلقی ہیں: ھمزہ، ھآء، عین، حآء، غین، خآء۔ ایک حرف اقلاب ہے: بآء، ان کے علاوہ باقی پندرہ حروف اخفاء ہیں جو یہ ہیں، تآء، ثآء، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صآد، ضآد، طآء، ظآء، فآء، قاف، کاف۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿امر حاضر معلوم والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر چھ صیغے امر حاضر معلوم کے، فعل مضارع مخاطب کے چھ صیغوں سے بنائے جاتے ہیں، وہ اس طرح کہ بصریوں کے نزدیک فعل مضارع کے شروع سے تاء کو حذف کرتے ہیں اور آخر میں لَمْ کا حکم جاری کرتے ہیں وجوباً اور کوفیوں کے نزدیک لام امر کو اول میں لاتے ہیں اور پھر تاء کو مضارع و امر میں فرق اور لام کو کثرتِ استعمال کی وجہ سے حذف کرتے ہیں۔

بہر صورت تاء کو حذف کرنے کے بعد اگر مابعد متحرک ہو تو یہی امر ہے، جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔ اگر مابعد ساکن ہے تو شروع میں ہمزہ وصلیہ لائیں گے، جو عین کلمہ کے تابع ہوگا، اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلیہ مضمومہ ہوگا، جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلیہ مکسورہ ہوگا، جیسے تَعْلَمُ تَضْرِبُ سے اِعْلَمْ اِضْرِبْ۔ لیکن شروع میں ہمزہ وصلیہ لانے کی لیے شرط ہے کہ وہاں ہمزہ قطعیہ محذوف نہ ہو، اگر ہو تو اسے واپس لانا واجب ہے، جیسے تُکْرِمُ (جو اصل میں تُاَکْرِمُ تھا) سے اَکْرِمْ۔

اَکْرِمْ الخ راز تُکْرِمُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، تاء حرف مضارعت را حذف کردہ، مابعد تاء ساکن ماند، چوں ابتداء

بسکون محال بود لہٰذا ہمزہ قطعیہ محذوف دریں جا باز آمدہ، زیرا آنچہ علت حذفیت او زائل شد و آخر۔ نھار او قف کردہ، علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ، و سقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ، و سقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا نچہ مبنی اند والمبنی ما لا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفة علیه اَکْرِمْ الخ شدند۔

و یا کہ اَکْرِمْ الخ را از تُکْرِمُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش کہ اصل او تُأَکْرِمُ الخ بودند، تاء حرف مضارعت را حذف کردہ، مابعد تاء متحرک ماند لہٰذا امر بہمون شد و آخر نھار او قف کردہ علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ، و سقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ، و سقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ، زیرا نچہ مبنی اند والمبنی مالا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفة علیه اَکْرِمْ الخ شدند۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿ظرف والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔ اس قانون کی چار شقیں ہیں:

۱) صحیح مہموز اور اجوف کا ہر وہ باب جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا اور جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پہ نہ ہو تو اس کی ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا۔ یَفْعِلُ کی مثال یَضْرِبُ، یَزْئِرُ، یَبِیْعُ سے مَضْرِبٌ، مَزْئِرٌ، مَبِیْعٌ۔ غیر یَفْعِلُ کی مثال یَعْلَمُ، یَأْمُرُ، یَقُوْلُ سے مَعْلَمٌ، مَأْمَرٌ، مَقَالٌ۔

۲) مثال کے ہر باب کی اسم ظرف مطلقًا مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا، جیسے یَعِدُ (جو اصل میں یَوْعِدُ تھا) یَوْجَلُ، یَوْسُمُ سے مَوْعِدٌ، مَوْجِلٌ، مَوْسِمٌ۔

۳) لفیف، ناقص اور مضاعف کی ظرف مطلقًا مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا، جیسے یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے مَدْعًا، مَرْمًا اور یَطْوِیْ، یَوْجٰی سے مَطْوًی، مَوْجًی اور یَمُدُّ، یَفِرُّ سے مَمَدٌّ، مَفَرٌّ۔ اس کے خلاف سب شاذ ہیں، جیسے یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ، یَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ۔

۴) ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور مزید کی ظرف اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے، جیسے یُکْرِمُ، یُدَحْرِجُ، یَتَدَحْرَجُ سے مُکْرَمٌ، مُدَحْرَجٌ، مُتَدَحْرَجٌ۔

تعلیل: ضُوْرِبَ الخ: را از ضَارَبَ الخ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ماقبل آخر را کسرہ دادہ، پس الف از جہت ضمہ ماقبل منقلب بواو گشت، ضُوْرِبَ الخ شدند۔

مَضَارِیْبُ: را از مِضْرَابٌ بنا کردند حرف اول وثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصٰی در آوردہ، حرفیکہ مابعد از

علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، پس الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیا گشت، تنوین تمکن را مقدر نمودن از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِیْبُ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿ضُوْرِبَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر الف اگر ضمہ کے بعد واقع ہو تو اسے واؤ اور اگر کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسے یاء سے بدلاتے ہیں وجوباً۔ ضمہ کی مثال ضُوْرِبَ جو بنایا گیا ہے ضَارَبَ سے، اور کسرہ کی مثال مَضَارِیْبُ جو بنایا گیا ہے مِضْرَابٌ سے۔

قانون نمبر ۱۱۔ ﴿الف مقصورہ والا قانون﴾

حکم: چند شقیں جوازی ہیں باقی قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ الف مقصورہ کے قواعد پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ الف ممدودہ کے قواعد پر۔

پہلا حصہ: ہر وہ اسم جس میں الف مقصورہ ہو تو جب اس سے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کی بناء کی جائے تو دو صورتوں میں الف مقصورہ کو واؤ مفتوحہ اور تین صورتوں میں یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے:

واؤ سے بدلنے کی صورتیں:

۱) الف مقصورہ تیسری جگہ ہو، بدل واؤ سے ہو، جیسے عَصَا، جو اصل میں عَصَوٌ تھا، اس سے تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع مؤنث سالم عَصَوَاتٌ ہوگا۔

۲) الف مقصورہ اصلی ہو (بدل نہ ہو) اور اس میں امالہ کرنا جائز نہ ہو، جیسے اِلیٰ کا کلمہ جب کسی کا عَلَم بنا دیا جائے تو اس سے تثنیہ اِلَوَانِ اور جمع اِلَوَاتٌ ہوگا۔

یاء سے بدلنے کی صورتیں:

۱) الف مقصورہ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ ہو، جیسے ضُرْبیٰ مُصْطَفیٰ، مُسْتَشْفیٰ۔ ضُرْبیٰ سے تثنیہ ضُرْبَیَانِ اور جمع مؤنث سالم ضُرْبَیَاتٌ ہیں، اسی طرح مُصْطَفیٰ، مُسْتَشْفیٰ بھی ہیں۔

۲) الف مقصورہ تیسری جگہ بدل یاء سے ہو، جیسے رَحیٰ (جو اصل میں رَحَیٌ تھا) اس سے تثنیہ رَحَیَانِ اور جمع مؤنث سالم رَحَیَاتٌ ہیں۔

۳) الف مقصورہ تیسری جگہ ہو اصلی ہو اور اس میں امالہ کرنا بھی درست ہو، جیسے بلیٰ کا کلمہ جو کسی کا عَلَم بنا دیا جائے تو اس سے بَلَیَانِ، بَلَیَاتٌ۔

دوسرا حصہ: ہر وہ اسم جس میں الف ممدودہ ہو تو تثنیہ وجمع مؤنث سالم کی بناء کے وقت ایک صورت میں ہمزہ ممدودہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، ایک صورت میں برحال چھوڑنا واجب ہے اور چار صورتوں میں جواز الامرین ہے۔ یعنی ہمزہ کو برحال رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔

واؤ سے بدلنے کی صورت: الف ممدودہ تانیث کی علامت ہو جیسے حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ ، حَمْرَاوَاتٌ ۔

برحال رکھنے کی صورت: الف ممدودہ اصلی ہو، بدل بھی نہ ہو، زائدہ بھی نہ ہو جیسے قُرَّآءٌ سے قُرَّائَانِ ، قُرَّائَاتٌ ۔

جواز الامرین: الف ممدودہ بدل واؤ سے ہو، جیسے کِسَآءٌ، بدل یاء سے ہو، جیسے رِدَآءٌ، بدل الف سے ہو، جیسے صَحْرَآءُ (جو اصل میں صَحْرَا تھا، اشباع کے لیے ایک الف زائدہ کیا تو صَحْرَاا ہو گیا، ثانی الف کو ہمزہ سے بدلا تو صَحْرَآء ہو گیا) یا الحاق کے لیے زائدہ ہو جیسے عِلْبَاءٌ (جو قِرْطَاسٌ کے ساتھ ملحق ہے) چنانچہ مذکورہ مثالوں سے کِسَائَانِ ، کِسَائَاتٌ ، رِدَائَانِ ، رِدَائَاتٌ، صَحْرَائَانِ ، صَحْرَائَاتٌ، عِلْبَائَانِ، عِلْبَائَاتٌ بھی جائز ہے اور کِسَاوَانِ، کِسَاوَاتٌ ، رِدَاوَانِ ، رِدَاوَاتٌ، صَحْرَاوَانِ ، صَحْرَاوَاتٌ ، عِلْبَاوَانِ ، عِلْبَاوَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ اولی: الف مقصورہ سے مراد ہر وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد کوئی حرف نہ ہو اور الف ممدودہ وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو لیکن اس کے بعد ہمزہ ہو۔

فائدہ ثانیہ : امالہ لغت میں مائل کرنے کو کہتے ہیں، اور اصطلاح صرف میں الف کو یاء اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا۔ افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ میں تو امالہ جائز ہے لیکن اسماء مبنیات اور حروف میں امالہ جائز نہیں، سوائے تین حروف کے "بلی، یا اور وہ لا جو لفظ اِمَّا لَا میں ہے" اور تین اسماء مبنیات " متی ، انّی ، ذَا " کے کہ ان میں امالہ جائز ہے۔

قانون نمبر۱۲۔ ﴿کلمہ حلقی العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی نو صورتیں ہیں۔

۱) ہر کلمہ حلقی العین جو فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اس میں سوائے اصل کے تین وجہیں پڑھنا درست ہیں، خواہ اسم ہو یا فعل، مثال فعل کی جیسے شَهِدَ میں شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ اور مثال اسم کی جیسے فَخِذٌ میں فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ پڑھنا درست ہیں۔

۲) فَعِلَ غیر حلقی العین میں سوائے اصل کے اسم میں دو اور فعل میں ایک وجہ پڑھنا درست ہے۔ اسم کی مثال جیسے کَتِفٌ میں کَتْفٌ، کِتْفٌ اور فعل کی مثال جیسے عَلِمَ میں عَلْمَ ۔

۳) فُعِلَ حلقی العین میں سوائے اصل کے دو وجہیں پڑھنا درست ہیں، جیسے عُهِدَ میں عُهْدَ، عِهْدَ ۔

۴) فُعِلَ غیر حلقی العین میں سوائے اصل کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے، جیسے ضُرِبَ میں ضُرْبَ۔

۵) صورت فَعِلَ میں فَعْلَ پڑھنا درست ہے خواہ اول میں ہو، درمیان میں ہو یا آخر میں، اول کی مثال وَلْيَضْرِبْ میں وَلْيَضْرِبْ۔ درمیان کی مثال جیسے مُزْدَلِفَةٌ میں مُزْدَلْفَةٌ ۔ آخر کی مثال جیسے يَكْتَسِبُ میں يَكْتَسْبُ (صورت فَعِلَ سے مراد وہ کلمہ ہے جو وزن صوری کے لحاظ سے فَعِلَ کے وزن پر ہو)۔

۶) صورت فَعُلَ میں فَعْلَ پڑھنا درست ہے بشرطیکہ فعل تعجب نہ ہو خواہ فعل میں ہو یا اسم میں ہو یا صورت میں۔ فعل کی مثال، جیسے شَرُفَ میں شَرْفَ۔ اسم کی مثال، جیسے سَبُعٌ میں سَبْعٌ۔ صورت کی مثال، جیسے وَهُوَ میں وَهْوَ ۔

۷) صورت فِعِلٌ میں فِعْلٌ پڑھنا جائز ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں ہو (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں)، اسم کی مثال جیسے اِبِلٌ میں اِبْلٌ ۔ صورت کی مثال، جیسے بِهِيَ میں بِهْيَ ۔

۸) صورت فُعُلٌ میں فُعْلٌ پڑھنا درست ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں) اسم کی مثال، جیسے قُفُلٌ میں قُفْلٌ اور صورت کی مثال، جیسے اُكْرُمُ میں اُكْرُمْ اور اُدْعُ میں اُدْعُ ۔

۹) صورت فُعُلٌ میں فُعْلٌ پڑھنا درست ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں)۔ اسم کی مثال، جیسے عُنُقٌ میں عُنْقٌ اور صورت کی مثال، جیسے يَا زَيْدُ هُدًى میں يَا زَيْدُهْدًى ۔

قانون نمبر ۱۳۔ ﴿ماضی مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر باب جس کی ماضی مکسور العین ہو اور اس کا مضارع معلوم مفتوح العین ہو یا اس کی ماضی کے اول میں ہمزہ وصلیہ ہو یا تاء زائدہ مطردہ ہو تو اہل حجاز کے سوا سب صرفی ان تینوں ابواب کے مضارع معلوم میں حروف اتین کو سوائے یاء کے کسرہ کی حرکت دیتے ہیں جوازاً۔ ماضی مکسور العین کی مثال جیسے تَعْلَمُ، اَعْلَمُ، نَعْلَمُ میں تِعْلَمُ، اِعْلَمُ، نِعْلَمُ پڑھنا درست ہے۔ ماضی کے اول میں ہمزہ وصلیہ ہو، جیسے تَكْتَسِبُ، اَكْتَسِبُ، نَكْتَسِبُ میں تِكْتَسِبُ، اِكْتَسِبُ، نِكْتَسِبُ پڑھنا درست ہے۔ ماضی کے اول میں تاء زائدہ مطردہ ہو، جیسے تَتَصَرَّفُ، اَتَصَرَّفُ، نَتَصَرَّفُ میں تِتَصَرَّفُ، اِتَصَرَّفُ، نِتَصَرَّفُ پڑھنا درست ہے۔ سوائے دو بابوں اَبٰى، يَأْبٰى اور يَئِسَ، يَيْئَسُ کے کیونکہ ان میں یاء کو بھی کسرہ کی حرکت دینا جائز ہے۔ جیسے يَأْبٰى، تَأْبٰى، اٰبٰى، نَأْبٰى میں يِأْبٰى، تِأْبٰى، اِيْبٰى، نِأْبٰى پڑھنا درست ہے اور يَيْئَسُ، تَيْئَسُ، اٰيْئَسُ، نَيْئَسُ میں يِيْئَسُ، تِيْئَسُ، اِيْئَسُ، نِيْئَسُ پڑھنا درست ہے۔

قانون نمبر ۳۱۔ ﴿الف مفاعل والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو زائدہ ہوگا یا اصلی اگر زائدہ ہو تو اسے مطلقاً ہمزہ سے بدلنا واجب ہے یعنی خواہ الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو یا نہ ہو، جیسے شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ اور طَوَاوِلُ سے طَوَائِلُ ۔ اور اگر حرف علت اصلی ہو تو اسے ہمزہ سے بدلانے کے لیے الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت کا ہونا شرط ہے، اگر الف مفاعل سے پہلے حرف علت نہ ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنا منع ہے جیسے قَوَاوِلُ سے قَوَائِلُ پڑھنا واجب ہے اور مَقَاوِلُ سے مَقَائِلُ منع ہے لیکن ضَیَاوِنُ (جو ضَیْوَنٌ کی جمع ہے) اور مَصَائِبُ (جو مُصِیْبَۃٌ کی جمع ہے) دونوں شاذ ہیں، کیونکہ پہلے میں شرط پائے جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے اور دوسرے میں شرط نہ ہونے کے باوجود قانون لگاتے ہیں۔

فائدہ اولیٰ : مفاعل سے مراد وزن صوری ہے، یعنی الف مفاعل سے مراد وہ الف نہیں جو ایسے کلمہ میں ہو جس کا حقیقی وزن مَفَاعِل ہو، بلکہ اس سے مراد ہر وہ الف ہے جو تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت کے طور پر لایا جائے اور اس کے بعد بھی دو حرف ہوں۔

فائدہ ثانیہ : وزن کی تین قسمیں ہیں: ۱) وزن صرفی ۲) وزن صوری ۳) وزن عروضی۔

وزن صرفی : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو حرکات بھی ایک سی ہوں اور اصلی و زائدہ کا لحاظ بھی رکھا جائے، جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ ۔

وزن صوری : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو، حرکات بھی ایک جیسی ہوں لیکن اصلی و زائدہ کا لحاظ نہ رکھا جائے، جیسے ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ ۔

وزن عروضی : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو، لیکن حرکات بھی ایک جیسی نہ ہوں اور اصلی و زائدہ کا لحاظ بھی نہ رکھا جائے، جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلُنْ ۔

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ (مدد کرنا)۔

مصادر: اَلْقُعُوْدُ ، اَلْھَرْبُ ، اَلْمَطْرُ ، اَلْخُلُوْدُ ، اَلسُّقُوْطُ ، اَلنَّسْخُ ، اَلرُّقُوْدُ ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْعِلْمُ (جاننا)۔

مصادر: اَلسَّعَادَۃُ ، اَللُّعُوْقُ ، اَللُّبْسُ ، اَلْعَطْشُ ، اَلضَّحْکُ ، اَلْقُدُوْمُ ، اَلسَّمْعُ ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْمَنْعُ (روکنا)۔

مصادر: اَلذَّهَابُ ، اَلسَّدُّ ، اَلْجُحُوْدُ ، اَلنُّهُوْضُ ، اَلْمَضْغُ ، اَلسَّحْقُ ، اَلصَّرْخَةُ ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعِلُ چوں اَلْحِسْبَانُ وَالْمَحْسِبُ وَالْمَحْسِبَةُ وَالْحِسَابُ (گمان کرنا)۔ (اَلنَّعْمَةُ)۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلشَّرْفُ وَالشَّرَافَةُ (بزرگ ہونا)۔

(اس باب کے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ آئی گی)۔

مصادر: اَلْقُرْبُ ، اَلْبُعْدُ ، اَلْبَصَارَةُ ، اَلْكُثْرَةُ ، اَلصُّعُوْبَةُ ، اَلْعَظْمَةُ ، اَلْكَرَامَةُ ۔

﴿صفت مشبہ﴾

شَرِيْفٌ: راازیَشْرُفُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت راحذف کردہ، فاءکلمہ رافتحہ دادہ، بعدازعین کلمہ یاءساکنہ ازبرائے علامت صفت مشبہ درآوردہ ماقبل یاءرا کسرہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ، شَرِيْفٌ شد۔

شَرِيْفَانِ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یاازتنوین یاازہردوکہ درواحدان بوددرآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ، شَرِيْفَانِ شد درحالت رفعی و شَرِيْفَيْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

شَرِيْفُوْنَ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند، واؤساکنہ علامت جمع مذکرسالم ونون مفتوحہ عوض ازضمہ یاازتنوین یاازہردوکہ درواحدان بوددر آخرش درآوردہ، ماقبل واؤراضمہ دادہ، شَرِيْفُوْنَ شد درحالت رفعی و شَرِيْفِيْنَ شد درحالت نصبی وجری۔

شِرَافٌ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ رابکسرہ بدل کردہ، یاءواحدہ راحذف کردہ بجائش الف علامت جمع تکسیر درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، شِرَافٌ شد۔

شُرُوْفٌ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، یاءواحدہ راحذف کردہ، بعدازعین کلمہ واؤساکنہ ازبرائے علامت جمع تکسیر ساختہ ماقبل واؤراضمہ دادہ، شُرُوْفٌ شد۔

شُرُفٌ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، یاءواحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ مضموم ازبرائے علامت جمع تکسیر ساختہ، شُرُفٌ شد۔

شُرَفَاءُ: راازشَرِيْفٌ بنا کردند فتحہ فاءکلمہ راضمہ بدل کردہ، یاءواحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ رافتحہ دادہ بعدۂ الف ممدودہ ازبرائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، تنوین تمکن رامفقود نمودند ازبرائے ضدیت منع صرف، شُرَفَاءُ شد۔

شُرْفَانٌ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را ساکن کردہ، بعدہٗ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شُرْفَانٌ شد۔

شِرْفَانٌ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بکسرہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را ساکن کردہ، بعدہٗ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شِرْفَانٌ شد۔

اَشْرَافٌ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ در اوّلش در آوردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، بجائش الف از برائے علامت جمع تکسیر در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، اَشْرَافٌ شد۔

اَشْرِفَاءُ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ در اوّلش در آوردہ، عین کلمہ را برحال خود گذاشتہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، الف ممدودہ از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، تنوین تمکن را مفقود نمودند از برائے ضدیت منع صرف، اَشْرِفَاءُ شد۔

اَشْرِفَةٌ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ در اوّلش در آوردہ، عین کلمہ را برحال خود گذاشتہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، بعدہٗ تاء متحرکہ از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل تا را فتحہ دادہ، اَشْرِفَةٌ شد۔

شَرِيْفَةٌ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، تاء متحرکہ از برائے علامت تانیث در آخرش در آوردہ، ماقبل تاء را فتحہ دادہ، شَرِيْفَةٌ شد۔

شَرِيْفَتَانِ: را از شَرِيْفٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شَرِيْفَتَانِ شد در حالت رفعی وشَرِيْفَتَيْنِ شد در حالت نصبی وجری۔

شَرِيْفَاتٌ: را از شَرِيْفَةٌ بنا کردند، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شَرِيْفَتَاتٌ شد، پس اجتماع دو علامت تانیث شد در یک کلمہ وایں چنیں ثقیل بود لہٰذا تاء واحدہ را حذف کردہ، شَرِيْفَاتٌ شد۔

شَرَائِفُ: را از شَرِيْفَةٌ بنا کردند، حرف اول را برحال خود گذاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، تاء واحدہ را حذف کردہ، تنوین تمکن را مفقود نمودند از برائے ضدیت منع صرف شَرَايِفُ شد، پس یاء واقع شد بعد از الف مفاعل آں یاء را بہمزہ بدل کردہ، شَرَائِفُ شد۔

شُرَيِّفٌ وَّ شُرَيِّفَةٌ: را از شَرِيْفٌ وَّ شَرِيْفَةٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ وثانی را فتحہ دادہ، سوم جا یاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت تصغیر شد آں را کسرہ دادہ، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند اول ساکن ثانی متحرک اول را در ثانی ادغام کردہ، شُرَيِّفٌ وَّ شُرَيِّفَةٌ شدند۔

قوانین برائے ثلاثی مزید فیہ

قانون نمبرا۔ ﴿ہمزہ قطعیہ وصلیہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ زائدہ جو اول کلمہ میں واقع ہو دو قسم پر ہے: ا۔ ہمزہ وصلیہ ۲۔ ہمزہ قطعیہ۔

ہمزہ قطعیہ نو مقامات پر واقع ہوتا ہے اس کے علاوہ باقی سب ہمزے وصلیہ ہیں۔ ۱) باب افعال کا ہمزہ، جیسے اَکْرَمَ ۲) ہمزہ واحد متکلم، جیسے اَضْرِبُ ۳) ہمزہ جمع، جیسے اَشْرَافٌ ۴) ہمزہ اسم تفضیل جیسے، اَضْرَبُ ۵) ہمزہ فعل تعجب جیسے، مَا اَضْرَبَہٗ ۶) ہمزہ استفہام جیسے، ءَ اَنْذَرْتَھُمْ ۷) ہمزہ اعلام جیسے، اِبْرَاھِیْمُ ۸) ہمزہ بنا، جیسے اِنَّ ، اَنَّ ، اَنَا ۹) ہمزہ ندا جیسے، اَ عَبْدَاللّٰہِ۔

ہمزہ وصلیہ کا حکم یہ ہے کہ وہ دو سببوں سے گرتا ہے۔ ۱) درج کلام میں، جیسے قُلْنَا اھْبِطُوْا ۔ ۲) مابعد متحرک ہونے سے، جیسے سَلْ جو اصل میں اِسْئَلْ تھا (دوسرے ہمزے کی حرکت نقل کر کے ماقبل "سین" کو دی تو پہلا ہمزہ مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا) سوائے چار جگہوں کے کہ ان میں ہمزہ وصلیہ نہیں گرایا جاتا: ۱) لفظ یا اللّٰہ میں ۲) لفظ البتہ میں ۳) لفظ الحسن میں ۴) ضرورت شعری کے وقت، جیسے "اِذَا جَاوَزَ الْاِثْنَیْنِ سِرٌّ فَاِنَّہٗ بِبَثٍّ وَّ تَکْثِیْرُ الْوَشَاۃِ قَمِیْنٌ " اس مثال میں الاثنین کا ہمزہ وصلیہ ہونے کے باوجود نہیں گرایا گیا۔

ہمزہ قطعیہ کا حکم ہمزہ وصلیہ کے برعکس ہے کہ وہ مذکورہ دونوں سببوں سے نہیں گرتا، جیسے ءَاَنْذَرْتَھُمْ، اُکْرِمُ ، سوائے ضرورت شعری کے کہ اس کی وجہ سے ہمزہ قطعیہ گر جاتا ہے، جیسے "وَاسْتَعِیْنُ اللّٰہَ فِی الْاَلْفِیَّۃِ لَہٗ اَسْمَاءٌ وَّ صِفَاتٌ قَدْ تَعَالَتْ "۔ اس مثال میں اَسْتَعِیْنُ کا ہمزہ باوجود قطعی ہونے کے گرادیا گیا ہے۔ نیز باب اِفْعَال کا ہمزہ فعل مضارع اور اس کے تمام متعلقات میں سوائے امر حاضر معلوم کے گرتا ہے وجوبا خلاف القیاس۔

یُکْرِمُ تُکْرِمُ اُکْرِمُ نُکْرِمُ : ۔ را از اَکْرَمَ بنا کردند، یک یک حرف مضموم از حروف اتین در اولش در آوردہ، ماقبل آخر را کسرہ دادہ وضمہ اعرابی را در آخرش در آوردہ، یُاَکْرِمُ تُاَکْرِمُ اُاَکْرِمُ نُاَکْرِمُ شدند پس اجتماع دو ہمزتین شد در صیغہ واحد متکلم وایں چنیں ثقل بود، لھذا ہمزہ ثانیہ را خلاف القیاس حذف کردہ، و در باقی صیغہ حذف کردہ طرداللباب، یُکْرِمُ تُکْرِمُ اُکْرِمُ نُکْرِمُ شدند۔

قانون نمبر۲۔ ﴿ماضی چار حرفی والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب جس کی ماضی چار حرفی ہو تو اس کے مضارع معلوم میں حروف اتین کو ضمہ کی حرکت دیتے ہیں وجوبا، اگر ماضی چار حرفوں سے کم یا زیادہ ہو تو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں وجوبا۔ ماضی چار حرفی کی مثال، اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ، تُکْرِمُ، اُکْرِمُ، نُکْرِمُ، چار حرفی سے کم کی مثال: ضَرَبَ سے یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ، چار حرفی سے زائد کی مثال: اِکْتَسَبَ سے یَکْتَسِبُ، تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿تاء زائدہ مطّردہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب جسکی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو، یعنی قیاسی ہو تو اسکے مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو برحال چھوڑیں گے وجوبا، اگر تاء زائدہ مطردہ نہ ہو تو ماقبل آخر کو کسرہ دیں گے وجوبا، سوائے ثلاثی مجرد کے ابواب کے کیونکہ ان میں کسرہ دینا یا نہ دینا باب کے وزن پر موقوف ہے۔ تاء زائدہ مطردہ کی مثال: تَصَرَّفَ سے یَتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ سے یَتَضَارَبُ۔ تاء نہ ہونے کی مثال: اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ۔

قانون نمبر۴۔ ﴿تاء مضارعت والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر تاء مضارعت جو تاء تَفَعُّل، تَفَاعُل یا تَفَعْلُل پر داخل ہو جائے تو اس کے مضارع معلوم میں ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ باب تفعّل کی مثال، جیسے تَتَصَرَّفُ کہ اس میں تَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے، باب تفاعل کی مثال، جیسے تَتَضَارَبُ کہ اس میں تَضَارَبُ پڑھنا جائز ہے، باب تفعلل کی مثال، جیسے تَتَدَحْرَجُ کہ اس میں تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر۵۔ ﴿شمسی قمری والا قانون﴾

(ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ت، ر، ن)

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی۔

۱) اگر ان حروف میں سے کوئی حرف الف لام تعریف کے بعد واقع ہو تو لام تعریف ان حروف کی جنس کرنا واجب ہے پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اَلثَّابِتُ، اَلدَّابِرُ، اَلذَّاکِرُ، اَلزَّاجِرُ، اَلسَّامِعُ، اَلشَّابِعُ، اَلصَّابِرُ، اَلضَّارِبُ، اَلطَّالِبُ،

الظَّالِمُ، التَّارِكُ، الرَّاكِبُ، النَّاصِرُ۔

۲) اگر ان میں سے کوئی حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد واقع ہو تو لام ساکن کو ان کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہے، جیسے بَلْ سَوَّلَتْ، بَلْ تُكَذِّبُوْنَ میں بَسَّوَّلَتْ، بَتُّكَذِّبُوْنَ پڑھنا جائز ہے، سوائے راء کے، کیونکہ اس میں ادغام واجب ہے، جیسے قُل رَّبِّ اغْفِرْ جو اصل میں قُلْ رَبِّ اغْفِرْ تھا۔

﴿ابواب ثلاثی مزید فیہ﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعَال چوں اَلْإِكْرَامُ (عزت کرنا)۔

مصادر: اَلْإِنْبَاتُ، اَلْإِنْصَاتُ، اَلْإِحْضَارُ، اَلْإِنْذَارُ، اَلْإِغْلَاقُ، اَلْإِسْلَامُ، اَلْإِعْرَاضُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفْعِيل چوں اَلتَّكْرِيْمُ وَ التَّكْرِمَةُ وَالتَّكْرَامُ وَالْكِرَّامُ وَالْكِيْرَامُ وَالْكُرَّامُ وَالْكُرَّامَةُ (بہت عزت کرنا)۔

مصادر: اَلتَّعْذِيْبُ، اَلتَّرْجِيْحُ، اَلتَّحْقِيْرُ، اَلتَّفْتِيْشُ، اَلتَّعْجِيْلُ، اَلتَّنْبِيْهُ، اَلتَّجْرِبَةُ، اَلتَّنْشِيْفُ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُضَارَبَةُ وَ الضِّرَابُ وَالضِّيْرَابُ (ایک دوسرے کو مارنا)۔

مصادر: اَلْمُعَاقَبَةُ، اَلْمُبَاعَدَةُ، اَلْمُعَاتَبَةُ، اَلْمُتَابَعَةُ، اَلْمُخَادَعَةُ، اَلْمُمَانَعَةُ، اَلْمُشَابَهَةُ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّصَرُّفُ (ہاتھ کے ساتھ کام کرنا)۔

مصادر: اَلتَّجَنُّبُ، اَلتَّرَشُّحُ، اَلتَّحَضُّرُ، اَلتَّطَهُّرُ، اَلتَّقَلُّصُ، اَلتَّجَرُّعُ، اَلتَّخَلُّقُ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّضَارُبُ (ایک دوسرے کو بہت مارنا)۔

مصادر: اَلتَّقَابُلُ، اَلتَّعَاقُبُ، اَلتَّعَاتُبُ، اَلتَّبَاعُدُ، اَلتَّحَاسُدُ، اَلتَّبَاغُضُ، اَلتَّمَارُضُ۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِنْفِعَال چوں الاِنْصِرَافُ (پھیرنا)۔

مصادر: اَلْإِنْشِعَابُ، اَلْإِنْقِلَابُ، اَلْإِنْشِرَاحُ، اَلْإِنْعِكَاسُ، اَلْإِنْخِدَاعُ، اَلْإِنْخِرَاقُ، اَلْإِنْعِطَافُ۔

باب ہفتم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْتِعَال چوں الاِكْتِسَابُ (کوشش کرنا)۔

مصادر: اَلْإِلْتِهَابُ، اَلْإِعْتِمَادُ، اَلْإِسْتِتَارُ، اَلْإِخْتِلَاطُ، اَلْإِخْتِطَافُ، اَلْإِعْتِدَالُ، اَلْإِخْتِتَامُ۔

باب ہشتم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِسْتِفْعَال چوں الاِسْتِخْرَاجُ (خروج طلب کرنا)۔

مصادر: اَلْإِسْتِبْشَارُ، اَلْإِسْتِنْصَارُ، اَلْإِسْتِحْقَارُ، اَلْإِسْتِفْسَارُ، اَلْإِسْتِبْدَالُ، اَلْإِسْتِبْعَادُ، اَلْإِسْتِمْتَاعُ۔

باب نہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَالٌ چوں الاحْمِرَارُ (لال ہونا)۔

مصادر: اَلْاِصْفِرَارُ ، اَلْاِخْضِرَارُ ، اَلْاِسْوِدَادُ ، اَلْاِبْیِضَاضُ ، اَلْاِعْوِجَاجُ ، اَلْاِغْبِرَارُ ۔

باب دہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْلَالٌ چوں الادْھِیْمَامُ (بہت کالا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِحْمِیْرَارُ ، اَلْاِشْھِیْبَابُ ، اَلْاِکْمِیْتَاتُ ، اَلْاِسْمِیْرَارُ ، اَلْاِصْحِیْرَارُ ۔

باب یازدہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْعَالٌ چوں الاحْدِیْدَابُ (کبڑا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِخْشِیْشَانُ ، اَلْاِحْلِیْلَاقُ، اَلْاِمْلِیْلَاحُ ، اَلْاِخْرِیْرَاقُ۔

باب دوازدہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افعوّالٌ چوں الاجْلِوَّاذُ (دوڑنا)۔ مصادر: اَلْاِخْرِوَّاطُ، اَلْاِعْلِوَّاطُ۔

«اَبْنِیَۃُ باب اِفْعِلَال»

فعل ماضی معلوم

اِحْمَرَّ : راازاِحْمِرَارًا بنا کردند، حرف اول وثانی را برحال خودگزاشتہ کسرہ ثالث را بفتحہ بدل کردہ الف وتنوین تمکن علامت اسمیت راحذف کردہ وآخرش رامبنی برفتحہ ساختہ اِحْمَرَرَ شد، پس دوحرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہردو متحرک حرکت اولی را انداختہ، اول رادرثانی ادغام کردہ، اِحْمَرَّ شد۔

اِحْمَرَّ تا اِحْمَرَّتَا : کہ دراصل اِحْمَرَرَ تا اِحْمَرَرَتَا بودند، پس دوحرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہردو متحرک حرکت اولی را انداختہ، اول رادرثانی ادغام کردہ، اِحْمَرَّ تا اِحْمَرَّتَا شدند۔

اِحْمَرَرْنَ الخ : براصل خودماند لِعَدَمِ شَرْطِ صِحَّۃِ الْاِدْغَامِ وَ ھُوَ تَحَرُّکُ الثَّانِیْ ۔

فعل ماضی مجہول

اُحْمُرَّ الخ: راازاِحْمَرَّ الخ بنا کردند، ردکردہ بسوئے اصلش کہ اصل او اِحْمَرَرَ الخ بودند، حرف اول وثالث راضمہ دادہ ماقبل آخررا کسرہ دادہ اُحْمُرِرَ الخ شدند، پس دوحرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہردو متحرک حرکت اولی راانداختہ، اول رادرثانی ادغام کردہ اُحْمُرَّ الخ شدند۔

اُحْمُرَّ تا اُحْمُرَّتَا : قیاس کن برماقبل۔

اُحْمُرِرْنَ الخ : قیاس کن برماقبل۔

فعل مضارع معلوم

يَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ: را از اِحْمَرَّ بنا کردند، رد کرده بسوئے اصلش که اصل او اِحْمَرَرَ بود، یک یک حرف مخرج از حروف اتین در اولش درآورده ما قبل آخر را کسرہ دادہ وضمہ اعرابی را در آخرش درآوردہ، يَاحْمَرِرُ، تَاحْمَرِرُ، اَاحْمَرِرُ، نَاحْمَرِرُ شدند، پس ہمزہ وصلیہ در درج کلام ساقط شد لِاَنَّهَا تَثْبُتُ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَتَسْقُطُ فِي الدَّرْجِ، يَحْمَرِرُ، تَحْمَرِرُ، اَحْمَرِرُ، نَحْمَرِرُ شدند، پس دو حرف از یک جنس در یک جا ہم آمدند، ہر دو متحرک، حرکت اولی را حذف کردہ، اول را در ثانی ادغام کردہ، يَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ شدند۔

يَحْمَرِرْنَ، تَحْمَرِرْنَ: بر اصل خود اند لِعَدَمِ شَرْطِ صِحَّةِ الْاِدْغَامِ وَ هُوَ تَحَرُّكُ الثَّانِيْ ۔

فعل مضارع مجہول

يُحْمَرُّ، تُحْمَرُّ، اُحْمَرُّ، نُحْمَرُّ الخ: را از يَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ الخ بنا کردند، رد کردند بسوئے اصلش که اصل او يَحْمَرِرُ، تَحْمَرِرُ، اَحْمَرِرُ، نَحْمَرِرُ بودند حرف اول را ضمہ دادہ ما قبل آخر را فتحہ دادہ يُحْمَرَرُ، تُحْمَرَرُ، اُحْمَرَرُ، نُحْمَرَرُ الخ شدند پس دو حرف از یک جنس در یک جا ہم آمدند ہر دو متحرک حرکت اولی را انداختہ اول را در ثانی ادغام کردہ يُحْمَرُّ، تُحْمَرُّ، اُحْمَرُّ، نُحْمَرُّ الخ شدند۔

اسم فاعل ومفعول

مُحْمَرٌّ: را از يَحْمَرُّ بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش که اصل او يَحْمَرِرُ بودند، یا حرف مضارعت را حذف کردہ بجائش میم مضمومہ از برائے علامت اسم فاعل درآوردہ، ما قبل آخر را بر حال خود گزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را در آخرش درآوردہ، مُحْمَرِرٌ شد پس دو حرف از یک جنس در یک جا ہم آمدند، ہر دو متحرک، حرکت اولی را انداختہ اول را در ثانی ادغام کردہ مُحْمَرٌّ شد۔

(اسم مفعول کو يُحْمَرُّ سے اسی طریقہ سے بناء کریں گے)۔

فعل جحد معلوم ومجہول

لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يَحْمَرِرْ، لَمْ يُحْمَرَّ، لَمْ يُحْمَرِرْ الخ: را از يَحْمَرُّ، يُحْمَرُّ الخ بنا کردند چوں لَمْ جازمہ جحد یہ در اولشان درآوردہ وآخر شان را جزم دادہ علامت جزمی سقوط حرکات شد در پنج پنج صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت ہفت صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در دو دو صیغہ زیرا نچہ مبنی اند وَالْمَبْنِيُّ مَا لَا يَتَغَيَّرُ الخ پس التقائے ساکنین شد میان ہر دو را، بعض صرفیاں را، ثانی را حرکت فتحہ می دہند لِاَنَّ الْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَكَاتِ لَمْ يَحْمَرَّ، لَمْ يُحْمَرَّ می خوانند، وبعض صرفیاں را ثانی را حرکت کسرہ می دہند لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ لَمْ يَحْمَرِّ، لَمْ يُحْمَرِّ می خوانند، وبعض صرفیاں فک ادغام می کنند لَمْ يَحْمَرِرْ، لَمْ يُحْمَرَرْ الخ می خوانند۔

قوانین برائے مادات

قانون نمبرا۔ ﴿سین، شین، جیم والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر سین، شین، جیم میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمے میں واقع ہو جائے تو تائے افتعال کو ان حروف کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے سَمِعَ ، شَبِعَ ، جَمَلَ کو باب افتعال پہ لے جائیں تو اِسْتَمَعَ، اِشْتَبَعَ، اِجْتَمَعَ ہو جائیگا، اب ان کو اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے، اسے اظہار کہتے ہیں اور مذکورہ قانون سے ادغام کرنا بھی جائز ہے یعنی تینوں میں تائے افتعال کو فا کلموں سے بدلنا بھی جائز ہے پس اِسْسَمَعَ، اِشْشَبَعَ، اِجْجَمَلَ ہو جائے گا، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، تو اِسَّمَعَ، اِشَّبَعَ، اِجَّمَلَ ہو جائے گا۔

قانون نمبر۲۔ ﴿صاد، ضاد، طآء، ظآء والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں، باقی جوازی ہیں۔

اگر صاد، ضاد، طآء، ظآء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو تآء افتعال کو طآء سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِصْتَبَرَ، اِضْتَرَبَ، اِطْتَلَبَ، اِظْتَلَمَ میں اِصْطَبَرَ، اِضْطَرَبَ، اِطْطَلَبَ، اِظْطَلَمَ پڑھنا واجب ہے۔ اس کے بعد تین صورتیں ہیں:

۱) اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہے، جیسے اِطَّلَبَ۔

۲) اگر فاء کلمہ ظاء ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں، ادغام اس طرح کہ طآء کو ظآء کرنا اور ظاء کو طاء کرنا دونوں جائز ہیں، جیسے اِظْطَلَمَ اس میں طاء کو ظاء کر کے اِظَّلَمَ پڑھنا بھی جائز ہے اور ظاء کو طاء کر کے اِطَّلَمَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳) اگر فاء کلمہ میں صاد یا ضاد ہو تو اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں۔ ادغام اس طرح کہ طاء کو تو صاد، ضاد سے بدلنا جائز ہے لیکن صاد، ضاد کو طاء سے بدلنا جائز نہیں، جیسے اِصْطَبَرَ ، اِضْطَرَبَ میں اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ پڑھنا تو جائز ہے لیکن اِطَّبَرَ ، اِطَّرَبَ پڑھنا منع ہے۔

قانون نمبر۳۔ ﴿دال، ذال، زآء والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں، باقی جوازی ہیں۔

اگر دال، ذال، زآء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو تآء افتعال کو دال سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِدْتَبَرَ، اِذْتَكَرَ، اِزْتَجَرَ سے اِدْدَبَرَ ، اِذْدَكَرَ، اِزْدَجَرَ۔ اس کے بعد تین صورتیں ہیں:

۱) اگر فاء کلمہ میں دال ہو تو دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اِدَّبَرَ۔

۲) اگر فا کلمہ میں ذال ہو تو اظہار بھی جائز ہے اور دو طرفہ ادغام بھی، وہ اس طور پر کہ دال کو ذال کر کے ذال کو ذال میں ادغام کرنا جائز ہے، اور اس کا عکس بھی، یعنی ذال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا بھی جائز ہے، جیسے اِذْدَکَرَ میں اَذَّکَرَ اور اِدَّکَرَ دونوں جائز ہیں۔

۳) اگر فا کلمہ میں زآء ہو تو اظہار بھی جائز ہے اور یک طرفہ ادغام بھی، یعنی دال کو زآء کر کے زاء کا زاء میں ادغام کرنا تو جائز ہے لیکن اس کا عکس یعنی زاء کو دال کر کے ادغام کرنا منع ہے، جیسے اِزْدَجَرَ میں اِزَّجَرَ تو جائز ہے لیکن اِدَّجَرَ پڑھنا منع ہے۔

قانون نمبر۴۔ ﴿ثاء والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر ثآء واقع ہو مقابلہ فا کلمہ باب افتعال کے تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں، ادغام اس طور پر کہ تآء کو ثآء کر کے ثآء کو ثآء میں ادغام کرنا درست ہے اور بالعکس بھی درست ہے یعنی ثآء کو تآء کر کے تآء کو تآء میں ادغام کرنا بھی درست ہے لیکن پہلا قول بہتر ہے۔ مثال ثآء کی جو واقع ہو مقابلے فا کلمہ باب افتعال کے، جیسے ثَبَتَ، اس کو باب افتعال پر لے گئے تو اِثْتَبَتَ ہو گیا، اب اِثْتَبَتَ پڑھیں، تب بھی درست ہے، اس کا نام اظہار ہے اور اگر ادغام کر کے اِثَّبَتَ پڑھیں تب بھی درست ہے اور بالعکس بھی درست ہے یعنی ثآء کو تآء کر کے پھر تآء کو تآء میں ادغام کر کے اِتَّبَتَ پڑھیں تب بھی درست ہے لیکن پہلا قول بہتر ہے۔

قانون نمبر۵۔ ﴿گیارہ حرفی والا قانون﴾

(ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ)

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں:

۱) اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمہ میں واقع ہو تو تاء افتعال کو ان حروف کی جنس کرتے ہیں جوازاً، پھر جنس کا جنس میں ادغام کرتے ہیں وجوباً، سوائے تاء کے کہ اگر فا کلمہ میں تاء واقع ہو تو اگرچہ دو حرف ایک جنس کے ہونگے لیکن پھر بھی ادغام واجب نہیں، بلکہ جائز ہے۔ تاء کے علاوہ کی مثال، جیسے اِکْتَسَرَ، اس میں تاء افتعال کو ثاء سے بدلا تو اِکْثَسَرَ ہو گیا، پھر دو حرف ایک جنس کے ایک ہی کلمہ میں جمع ہو گئے اور دونوں متحرک ہیں تو پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کاف کو دی تو ہمزہ وصلیہ ما بعد کے متحرک ہونے سے گر گیا، پہلے کو دوسرے میں ادغام کیا تو کَثَّرَ ہو گیا (کَثَّرَ یَکَثِّرُ کِثَّارًا الخ) اسی طرح اِخْتَجَرَ، اِعْتَدَلَ، اِکْتَذَبَ، اِعْتَزَلَ، اِکْتَسَبَ، اِکْتَشَفَ، اِعْتَصَمَ، اِغْتَضَبَ، اِعْتَطَرَ، اِنْتَظَمَ میں خَجَّرَ، عَدَّلَ، کَذَّبَ، عَزَّلَ، کَسَّبَ، کَشَّفَ، عَصَّمَ، غَضَّبَ، عَطَّرَ اور نَظَّمَ پڑھنا جائز ہیں۔ تاء کی مثال، جیسے اِقْتَتَلَ، یَقْتَتِلُ، اِقْتِتَالاً میں ادغام

کر کے قَتَّلَ ، یَقَتَّلُ ، قِتَّالًا پڑھنا جائز ہے۔

(۴) اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے فا کلمہ میں واقع ہو تو تا متفعّل اور تفاعُل کو ان حروف کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، سوائے تاء کے کہ اگر فا کلمہ تاء ہو تو ادغام جائز ہے، غیر تاء کی مثال جیسے تَثَبَّتَ اور تَثَابَتَ میں تاء تَفَعُّل وتَفَاعُل کو فا کلمہ ثاء کی جنس کیا تو ثَثَبَّتَ اور ثَثَابَتَ ہوگیا، دو حرف متجانسین ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، دونوں متحرک ہیں، ان کے ماقبل کوئی حرف ساکن نہیں پہلے کی حرکت کو گرا کر دوسرے میں ادغام کیا تو ابتداء سکون کے ساتھ لازم آئی جو کہ محال ہے تو ہمزہ وصلیہ مکسورہ شروع میں لائے تو اِثَّبَتَ اور اِثَّابَتَ ہو گئے (اِثَّبَتَ یَثَّبَّتُ اِثَّبُتًا الخ ، اِثَّابَتَ یَثَّابَتُ اِثَّابُتًا الخ) اسی طرح تَجَمَّلَ ، تَجَامَلَ ، تَدَبَّرَ ، تَدَابَرَ ، تَذَكَّرَ ، تَذَاكَرَ ، تَزَجَّرَ ، تَزَاجَرَ ، تَسَمَّعَ ، تَسَامَعَ ، تَشَبَّعَ ، تَشَابَعَ ، تَصَبَّرَ ، تَصَابَرَ ، تَضَرَّبَ ، تَضَارَبَ ، تَطَلَّبَ ، تَطَالَبَ ، تَظَلَّمَ اور تَظَالَمَ میں اِجَّمَّلَ ، اِجَّامَلَ ، اِدَّبَّرَ ، اِدَّابَرَ الخ پڑھنا جائز ہے، تاء کی مثال جیسے تَتَرَّكَ ، تَتَارَكَ میں اگر چہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہیں لیکن پھر بھی ادغام کرنا جائز ہے چنانچہ ان میں اِتَّرَّكَ ، اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہیں۔

فائدہ: پہلی صورت میں یہ قانون لگانے کے بعد باب افتعال کے فعل ماضی، اسم فاعل، اسم مفعول اور امر حاضر کا باب تفعیل سے التباس آتا ہے جس سے بچنے کے لیے صرفیوں نے ایک اور قاعدہ جائز کیا ہے کہ اِكْتَثَرَ وغیرہ میں تاء کو مذکورہ قانون سے ثاء سے تبدیل کیا تو اِكْثَثَرَ ہوگیا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہو گئے تو پہلے کی حرکت کو ماقبل نقل کرنے کی بجائے گرا دیا اور اول کو ثانی میں ادغام کیا تو کاف وثاء میں التقائے ساکنین آگیا جسے دور کرنے کے لئے کاف کو اپنی طرف کسرہ کی حرکت دی اور ہمزہ وصلیہ مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا تو كِثَّرَ ہوگیا (كِثَّرَ يَكِثِّرُ كِثَّارًا الخ)۔

﴿ابواب رباعی﴾

باب اول: صرف صغیر رباعی مجرد صحیح از باب فَعْلَلَةٌ چوں اَلدَّحْرَجَةُ وَ الدِّحْرَاجُ (پتھر لڑھکانا)۔

مصادر: اَلزَّعْفَرَةُ ، اَلْبَعْثَرَةُ ، اَلْعَسْكَرَةُ ، اَلْبَرْقَعَةُ ، اَلْفَرْقَعَةُ ، اَلزَّخْرَفَةُ ، اَلْحَمْلَقَةُ۔

باب دوم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعْلُلٌ چوں اَلتَّدَحْرُجُ (پتھر لڑھکانا)۔

مصادر: اَلتَّزَنْدُقُ ، اَلتَّبَخْتُرُ ۔

باب سوم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِنْلَالٌ چوں الاِحْرِنْجَامُ (اکٹھا ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَّالٌ چوں الاِقْشِعْرَارُ (بالوں کا کھڑا ہونا)

مصدر: اَلْاِطْمِئْنَان

قوانین برائے مثال

تعلیل: عِدَۃٌ کہ دراصل وِعْدٌ بود، کسرہ بر واؤ ثقیل بود لہٰذا مابعد دادہ، آں واؤ را حذف کردہ، عوض او تاء در آخرش در آوردہ ماقبل تاء را فتحہ دادہ، عِدَۃٌ شد۔

قانون نمبر۱۔ ﴿عِدَۃٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ایسے مصدر کے فاء کلمہ میں واقع ہو جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع معلوم میں یہ واؤ حذف ہوئی ہو تو اِقَامَۃٌ کے قاعدے سے اس واؤ کے کسرہ کو مابعد دے کر اسے حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہے، جیسے عِدَۃٌ، سِعَۃٌ جو اصل میں وِعْدٌ، وِسْعٌ تھے، ان کا مضارع یَعِدُ، یَسَعُ ہے۔

اِقَامَۃٌ کا قاعدہ یہ ہے کہ جو حرف مصدر میں گر جائے تو اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہے، جیسے اِقَامَۃٌ جو اِقْوَامٌ تھا، پھر اِقَامٌ ہوا پھر الف کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لائی تو اِقَامَۃٌ ہو گیا، بشرطیکہ وہ حرف ایسا ساکن نہ ہو جو تنوین کے ساتھ التقاء کی وجہ سے گرا ہو، جیسے ھُدًی، مَغْنًی اصل میں ھُدَیٌ، مَغْنَیٌ تھے، پھر ھُدَانْ، مَغْنَانْ ہوئے، پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہو گیا تو ھُدًی، مَغْنًی ہو گئے، ایسے ہی لُغَۃٌ، مِئَۃٌ کو بھی لُغًی، مِئًی پڑھنا چاہیے۔ (جو دراصل لُغْوٌ، مِئْیٌ تھے) لیکن ان میں الف محذوف کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں، یہ دونوں شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ فاء کلمہ میں نہ ہو جیسے صِنْوٌ۔ ۲) مصدر میں نہ ہو، جیسے وِتْرٌ۔ ۳) مصدر فِعْلٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے وَعْدٌ۔ ۴) مضارع میں واؤ حذف نہ ہوئی ہو، جیسے وِجْلٌ۔

تعلیل: مِیْعَادٌ کہ دراصل مِوْعَادٌ بود، پس واؤ ساکن مظہر ماقبلش مکسور آں واؤ را بیا بدل کردہ مِیْعَادٌ شد۔

قانون نمبر۲۔ ﴿مِیْعَادٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ساکن ہو، مظہر ہو (مدغم نہ ہو) اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ لیکن دو شرطوں کے ساتھ: ۱) وہ واؤ باب افتعال کے فاء کلمہ میں نہ ہو (کیونکہ اس وقت اسے تاء سے بدلنا واجب ہے) جیسے اِوْتَعَدَ سے اِتَّعَدَ۔

۲) اس واؤ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو جیسے مِوَدٌّ جو اصل میں مِوْدَدٌ تھا۔

احترازی مثالیں: واؤ ساکن نہ ہو، جیسے عِوَضٌ۔ ۲) مظہر نہ ہو مدغم ہو، جیسے اِجْلِوَّاذٌ۔ ۳) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے قَوْلٌ۔

تعلیل: وَعَدتَّ کہ دراصل وَعَدْتَ بود پس دال وتاء قریب المخرج در یک جا بہم آمدند لہذا دال را تاء کردہ وتاء را در تاء ادغام کردہ وَعَدتَّ شد۔

قانون نمبر۳۔ ﴿وَعَدتُّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں: ۱) ہر دال یا طاء ساکن جس کے بعد تاء متحرک ہو تو اس دال وطاء کو تاء سے بدل کر، تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے وَعَدتَّ ، بَسَطتَّ، بشرطیکہ تاء، تاءِ افتعال نہ ہو، کیونکہ اس صورت میں تاء افتعال کو دال وطاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِدَّبَرَ ، اِطَّلَبَ جو اصل میں اِدْتَبَرَ ، اِطْتَلَبَ تھے۔ ۲) اگر تاء ساکن ہو اور اس کے بعد دال یا طاء متحرک ہوں تو تاء کو دال وطاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے، اَثْقَلَت دَّعَوُ ، قَالَت طَّائِفَةٌ۔

تعلیل: اُعِدَ کہ دراصل وُعِدَ بود پس واؤ مضموم واقع شد در اول کلمہ وما بعد دیگر واؤ متحرک نہ بود، آں واؤ را بہمزہ بدل کردہ اُعِدَ شد۔

قانون نمبر۴۔ ﴿اُعِدَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر واؤ مضموم یا مکسور کو دو صورتوں میں ہمزہ سے بدلنا جائز ہے:

۱) واؤ کلمہ کے شروع میں ہو اور اس کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو، جیسے وُعِدَ ، وِشَاحٌ میں اُعِدَ، اِشَاحٌ۔

۲) واؤ مضموم مخفف (غیر مشدد) عین کلمہ میں ہو، ضمہ لازمی ہو اور اس میں وجوبی قانون بھی نہ لگتا ہو، جیسے اَدْوُرٌ میں اَدْءُرٌ۔

اور واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا منع ہے۔

تُخْلِي، تُرَاثٌ (جو اصل میں وُخْلِي، وُرَاثٌ تھے) میں واؤ مضمومہ کو بجائے ہمزہ سے بدلنے کے تاء سے بدلتے ہیں اور اَحَدٌ، اَنَاةٌ ، اَسْمَاءٌ (جو وَحَدٌ ، وَنَاةٌ ، وَسْمَاءٌ تھے) میں واؤ کو مفتوحہ ہونے کے باوجود ہمزہ سے بدلتے ہیں، یہ شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں : ۱) واؤ مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے وَعَدَ۔ ۲) اس کے بعد دوسری واؤ متحرک بھی ہو، جیسے وُوَيْعِدٌ۔ ۳) واؤ مخفف نہ ہو مشدد ہو، جیسے تَعَوُّضٌ۔ ۴) ضمہ لازمی نہ ہو، عارضی ہو، جیسے رَاوُوْنَ جو اصل میں رَاوِيُوْنَ تھا۔ ۵) عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے دَلْوٌ۔ ۶) وجوبی قانون لگتا ہو، جیسے يَطُوْلُ جو اصل میں يَطْوُلُ تھا۔

تعلیل: يَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ کہ دراصل يَوْعِدُ تَوْعِدُ اَوْعِدُ نَوْعِدُ بودند، پس واؤ واقع شد میان فتحہ علامت مضارعت وکسرہ حقیقی واین چنیں ثقیل بود لہذا آں واؤ را حذف کردہ يَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ شدند۔

قانون نمبر۵۔ ﴿یَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب مثال واوی کا جو مَنَعَ یَمْنَعُ سے ہو یا اس کی ماضی کلام عرب میں مستعمل نہ ہو یا اس کا مضارع یَفْعِلُ ہو تو اس کے مضارع معلوم میں واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔ مَنَعَ یَمْنَعُ کی مثال یَضَعُ جو اصل میں یَوْضَعُ تھا، جس باب کی ماضی کلام عرب میں مستعمل نہ ہو، جیسے یَذَرُ، یَدَعُ جو کہ اصل یَوْذَرُ، یَوْدَعُ تھے۔ مضارع یَفْعِلُ ہو، جیسے یَعِدُ جو اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ جو باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے ہو تو اس کے مضارع معلوم میں واؤ کو حذف کرنا منع ہے، سوائے دو بابوں وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ کے، کہ ان میں واؤ کو وجوباً حذف کرتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) مثال واوی کا باب نہ ہو، جیسے یَنَعَ یَیْنَعُ۔ ۲) مَنَعَ یَمْنَعُ سے نہ ہو، جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ۔ ۳) مضارع یَفْعِلُ نہ ہو، جیسے یَوْجَلُ۔ ۴) ماضی کلام عرب میں مستعمل ہو، جیسے وَجِلَ یَوْجَلُ۔

قانون نمبر۶۔ ﴿وَجِلَ یَوْجَلُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر باب مثال واوی کا جو فَعِلَ یَفْعَلُ سے ہو اور اس کا فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو اس کے مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہیں پڑھنا درست ہیں، جیسے وَجِلَ یَوْجَلُ اس میں یَوْجَلُ کے علاوہ یَاجَلُ، یِیْجَلُ اور یِیجَلُ پڑھنا جائز ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) مثال واوی نہ ہو، جیسے یَقِظَ یَیْقَظُ۔ ۲) عَلِمَ یَعْلَمُ سے نہ ہو، جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ۔ ۳) فاء کلمہ حذف ہوا ہو، جیسے وَسِعَ یَسَعُ۔

تعلیل: اَوَاعِدُ کہ دراصل وَوَاعِدُ بود پس دو واؤ متحرک در اول کلمہ بہم آمدند لہٰذا واؤ اولی را بہمزہ بدل کردہ، اَوَاعِدُ شد۔

قانون نمبر۷۔ ﴿اَوَاعِدُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر دو واؤ جو کلمہ کے شروع میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ان میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے وَوَاعِد سے اَوَاعِدُ، لیکن اُوْلٰی شاذ ہے، کیونکہ یہ اصل میں وُوْلٰی تھا اور اس میں دوسری واؤ کے ساکن ہونے کے باوجود پہلی کو ہمزہ سے بدلا گیا۔

احترازی مثالیں: ۱) دو واؤ نہ ہوں، جیسے وَعَدَ۔ ۲) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے وَوَجَدَكَ۔ ۳) کلمہ کے شروع میں نہ ہوں، جیسے قَوِیَ جو اصل میں قَوِوَ تھا۔ ۴) اکٹھی نہ ہوں، جیسے وَسْوَسَ۔ ۵) دونوں متحرک نہ ہوں، جیسے وُوْرِیَ۔

تعلیل: یُوْسَرُ کہ دراصل یُیْسَرُ بود چوں یاء ساکنہ مظہر ماقبلش مضموم آں یاء را بواو بدل کردہ، یُوْسَرُ شد۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿یُوْسَرُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء ساکن جو مظہر ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ لیکن تین شرطوں کے ساتھ: ۱) وہ یاء، باب افتعال کے فاءِ کلمہ میں نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں اسے تاء سے بدلنا واجب ہے)، جیسے اُیْتُسِرَ سے اُتُّسِرَ۔ ۲) وہ کلمہ فُعْلٰی صفتی کے وزن پر نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے) جیسے حِیْکٰی، ضِیْزٰی جو اصل میں حُیْکٰی، ضُیْزٰی تھے۔ ۳) وہ کلمہ اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں بھی ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے) جیسے بِیْضٌ جو اصل میں بُیْضٌ تھا، یہ جمع ہے اَبْیَضُ بَیْضَاءُ کی۔

احترازی مثالیں: ۱) یاء ساکن نہ ہو، جیسے بُیِعَ۔ ۲) مظہر نہ ہو مدغم ہو، جیسے زُیِّنَ۔ ۳) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے بَیْعٌ۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿واؤ، یاء والا قانون﴾

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی ہے۔

۱) ہر واؤ اور یاء جو ہمزہ سے بدل نہ ہو، اگر باب افتعال کے فاءِ کلمہ میں واقع ہوں تو اکثر اہل حجاز کے نزدیک انھیں تاء سے بدلنا اور تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اِوْتَعَدَ، اِیْتَسَرَ میں اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ پڑھنا واجب ہے۔

۲) اگر واؤ، یاء، باب تفعّل یا تفاعل کے فاءِ کلمہ میں واقع ہوں تو بعض اہل حجاز واؤ، یاء کو وجوباً تاء سے بدلاتے ہیں جب کہ اکثر برحال رکھتے ہیں، چنانچہ واؤ اور یاء کو برحال رکھنا اور تاء سے بدل کر ادغام کرنا دونوں جائز ہیں، جیسے تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ، تَوَاعَدَ، تَیَاسَرَ میں واؤ، یاء کو برحال رکھنا بھی جائز ہے اور واؤ، یاء کو تاء سے بدل کر، تاء کا تاء میں ادغام کر کے اِتَّعَّدَ، اِتَّسَّرَ، اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ شاذ ہے، کیونکہ اِتَّخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا۔ دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہو گیا، اب قانون کی رو سے اس یاء کو تاء سے بدلنا منع ہے، کیونکہ یہ ہمزہ سے بدل ہے، لیکن خلاف القانون اسے تاء سے بدل کر اِتَّخَذَ پڑھتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) بدل ہمزہ سے ہو، جیسے اِیْتَمَرَ جو اِئْتَمَرَ تھا۔ ۲) فاءِ کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اِقْتَالَ، اِرْتَضٰی جو اِقْتَوَلَ، اِرْتَضَوَ تھے۔ ۳) باب افتعال میں نہ ہوں، جیسے اَوْعَدَ، اَیْسَرَ۔

﴿ابواب مثال واوی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وَالْمِيْعَادُ (وعدہ کرنا)۔

مصادر: اَلْوَزْنُ، اَلْوِجْدَانُ، اَلْوِلَادَةُ، اَلْوَعْظُ، اَلْوَصْلُ، اَلْوُثُوْقُ، اَلْوَثْبُ، اَلْوُلُوْجُ، اَلْوُرُوْدُ، اَلْوِزْرُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْوَجْلُ وَالْمَوْجَلُ وَالْمَوْجِلَةُ (ڈرنا)۔ (اَلْوَجَعُ)

صفت مشبہ: وَجِلٌ وَجِلَانِ وَجِلُوْنَ اَوْجَالٌ وَجِلَةٌ وَجِلَتَانِ وَجِلَاتٌ وُجَيْلٌ وَّ وُجَيْلَةٌ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلْوَضْعُ (رکھنا)۔

مصادر: اَلْهِبَةُ، اَلْوُقُوْعُ، اَلْوَدَاعُ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعِلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَرْمُ وَالْوِرَامَةُ (سوجنا)۔

مصادر: اَلْوَرْعُ، اَلْوِرَاثَةُ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْوَسْمُ وَالْوَسَامَةُ (داغدار ہونا)۔

﴿ابواب مثال یائی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْيُسْرُ (آسان ہونا) وَالْمَيْسِرُ وَالْمَيْسِرَةُ (جوا کھیلنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْيَقْظُ (جاگنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلْيَنْعُ (پھل کا پکنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْيُمْنُ (خوش قسمت ہونا)۔

قوانین برائے اجوف

تعلیل: قَالَ کہ دراصل قَوَلَ بود پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آں واؤ را بالف بدل کردہ ، قَالَ شد۔

قانون نمبر ۲ ۔ ﴿قَالَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو حرکت لازمی کے ساتھ ، ماقبل ان کا مفتوح ہو اور کلمہ بھی ایک ہو تو اس واؤ اور یاء کو الف کے ساتھ بدلنا واجب ہے ، جیسے قَالَ ، بَاعَ جو اصل میں قَوَلَ ، بَيَعَ تھے اور دَعَا ، رَمَا جو اصل میں دَعَوَ ، رَمَيَ تھے ، بشرطیکہ:

۱) واؤ ، یاء فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں ، جیسے قَوْعَدَ ۔

۲) واؤ ، یاء ملحق کے عین کلمہ میں نہ ہو ، جیسے قَوَلْوَلٌ ، بَيَعْوَعٌ ، جو قَرَبُوسٌ کے ساتھ ملحق ہے ، اگر لام کلمہ میں ہوں تو قانون لگے گا ، جیسے دَعْوًا ، قَلْسٰی (جو دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے) جو اصل میں دَعْوَوَ ، قَلْسَيَ تھے۔

۳) فعل غیر متصرف کے عین کلمہ میں نہ ہوں ، جیسے قَوَلَ ، بَيَعَ ، لَيَسَ (فعل غیر متصرف سے مراد ایک تو فعل تعجب ہے اور دوسرا وہ باب جس کی صرف ماضی کلام عرب میں مستعمل ہو) اگر فعل غیر متصرف کے لام کلمہ میں ہوں تو قانون لگے گا ، جیسے مَا اَدْعَاهُ ، مَا اَرْمَاهُ جو مَا اَدْعَوَهُ ، مَا اَرْمَيَهُ تھے۔

۴) ناقص کے عین کلمہ میں نہ ہوں (ناقص سے مراد لفیف مقرون ہے) جیسے قَوِيَ ، اگر لام کلمہ میں ہوئے تو قانون لگے گا ، جیسے يَقْوٰی ، جو اصل يَقْوَيُ تھا۔

۵) عین کلمہ کے مقابلے میں بدل حرف صحیح سے نہ ہو ، جیسے شَيَرَ جو شَجَرَ تھا ، اگر لام کلمہ میں ہوں اور حرف صحیح سے بدل ہوں تو قانون لگے گا ، جیسے دَسَّهَا ، تَلَظّٰهَا جو اصل میں دَسَّسَهَا ، تَلَظَّظَهَا تھے۔ اس میں ثانی سین اور ظا کو یاء سے بدلا گیا۔

۶) حکم عین کلمہ ناقص میں نہ ہو ، جیسے اِدْعَوَّا ، اِرْمَيَّا جو اصل میں اِدْعَوَوَ ، اِرْمَيَيَ تھے (حکم عین کلمہ ناقص سے مراد یہ ہے کہ واؤ ، یاء لام کلمہ میں ہو اور لام کلمہ مکرر ہو تو پہلا لام عین کلمہ کے حکم میں ہوگا اور اس کے مقابل جو واؤ ، یاء ہوں اس میں قانون نہیں لگے گا ، البتہ لام ثانی میں قانون لگے گا جیسے کہ مذکورہ مثال میں ہے)۔

۷) واؤ ، یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق و سکون لازم ہو ، جیسے سَوَارٌ ، طَوِيْلٌ ، غَيُوْرٌ (الف کا تحقق اور سکون تو ہمیشہ لازم ہوتا ہے ، جبکہ واؤ ، یاء ، مدہ زائدہ ہوں اور عین کلمہ کے بعد ہوں تو تحقق و سکون لازم ہوگا ، اگر لام کلمہ کے بعد ہوں تو تحقق و سکون لازم نہیں ہوگا)۔

۸) ان کے بعد ساکن لازم غیر مدہ نہ ہو جیسے خَوَرْنَقٌ ۔

۹)ان کے بعد حرف تثنیہ کا نہ ہو جیسے عَصَوَانِ۔

۱۰)ان کے بعد نون تاکید کا نہ ہو، جیسے لَیُدْعَوَنَّ۔

۱۱)ان کے بعد یا مشدد نہ ہو، جیسے عَصَوِیٌّ۔

۱۲)ان کے بعد الف علامت جمع مؤنث سالم نہ ہو، جیسے صَلَوَاتٌ۔

۱۳)وہ کلمہ فَعَلیٰ اور فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے صَوَرَیٰ، سَیَلَانٌ۔

۱۴)وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے صَوِدَ، عَوِرَ جو اِسْوَدَّ، اِعْوَرَّ کے معنی میں ہے اور اِجْتَوَرَ جو تَجَاوَرَ کے معنی میں ہے (یہ بات دو موقعوں کے ساتھ خاص ہے، ایک یہ کہ اجوف کا باب عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس میں لون اور عیب کا معنی پایا جائے تو اس میں تعلیل نہ کریں گے، کیونکہ یہ باب اِفْعِلَالٌ و اِفْعِیْلَالٌ کے معنی میں ہے اور یہ دونوں اسی معنی کے لئے موضوع ہیں، دوسرا اجوف کا باب اگر اِفْتِعَال سے ہو اور اس میں شراکت کا معنی پایا جائے تو اس میں بھی تعلیل نہیں ہوگی، کیونکہ یہ تفاعل کے معنی میں ہوگا (جو شراکت کے لئے موضوع ہے) جس میں تعلیل نہیں ہوتی) لیکن قَوَدٌ، خَوَنَةٌ میں تمام شرائط پائی جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے، یہ شاذ ہیں۔

فائدہ اولی: الحاق لغت میں ملانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں ثلاثی میں کچھ زیادتی کرنا تاکہ وہ رباعی، اور رباعی میں زیادتی کرنا تاکہ وہ خماسی کے مشابہ ہو جائے۔

فائدہ ثانیہ: حرکت لازمی وہ ہوتی ہے جو واضع کی وضع سے آئی ہو اور حرکت عارضی وہ ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو، کسی عارض سے آئی ہو، پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ منقول ہو جیسے جَیَلٌ اصل میں جَیْئَلٌ تھا، ہمزہ کی حرکت یا کو دیکر ہمزہ کو حذف کر دیا۔

2۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے ہو جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا جو دراصل لَوْ اسْتَطَعْنَا تھا۔

3۔ فا کلمہ کی تابعداری میں ہو، بَیَضَاتٌ جو اصل میں بَیْضَاتٌ تھا، کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو اسم فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم و تثنیہ میں عین کلمہ کو فا کلمہ کی تبعیت میں فتحہ کی حرکت دیتے ہیں)۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤ، یا متحرک نہ ہو، جیسے قَوْلٌ، بَیْعٌ۔ ۲)لازمی نہ ہو عارضی ہو، جیسے جَیَلٌ، لَوِ اسْتَطَعْنَا، بَیَضَاتٌ۔ ۳)ماقبل مفتوح نہ ہو، جیسے قُوِلَ، بُیِعَ۔

تعلیل: قُلْنَ کہ دراصل قَوَلْنَ بود، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح، آں واؤ را بالف بدل کردہ، قَالْنَ شد پس التقائے ساکنین شد میان الف ولام، الف را حذف کردہ، قَلْنَ شد، پس فتحہ فا کلمہ را بضمہ بدل کردہ تا کہ دلالت کنند بر حذف واؤ قُلْنَ شد۔

تعلیل: اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ کہ دراصل اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ بودند، واؤ متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن فتحہ آں را نقل دادہ بما قبل دادہ، آں واؤ را بالف بدل کردہ اِقَاامٌ اِسْتِقَاامٌ شدند بعض صرفیاں ثانی الف را حذف کردہ لِاَنَّھَا زَائِدَۃٌ وَالزَّائِدَۃُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ عوض او تاء در آخرش در آوردہ، اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ بروزن اِفْعَلَۃٌ اِسْتِفْعَلَۃٌ شدند۔

قانون نمبر۲۔ ﴿قُلْنَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں : ۱) التقائے ساکنین علی حدہ ۲) التقائے ساکنین علی غیر حدہ

التقائے ساکنین علی حدہ: التقائے ساکنین علی حدہ وہ ہوتا ہے جس میں تین شرائط پائی جائیں :

۱) پہلا ساکن مدہ یا یائے تصغیر ہو ۲) دوسرا ساکن مدغم ہو ۳) دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں، جیسے مَادٌّ ، مُوَیْدٌّ۔

علی حدہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے دونوں ساکنوں کو برحال رکھ کے پڑھنا واجب ہے، خواہ حالت وقف میں ہو یا حالت وصل میں۔

التقائے ساکنین علی غیر حدہ: التقائے ساکنین علی غیر حدہ وہ ہوتا ہے جس میں علی حدہ کی مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں، اس کی سات صورتیں ہیں:

۱) مذکورہ شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے جیسے قُلِ الْحَقُّ جو قُلْ اَلْحَقُّ تھا ۔

۲) صرف پہلی شرط پائی جائے، جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ ۔

۳) صرف دوسری شرط پائی جائے، جیسے لَتُدْعَوُنَّ جو لَتُدْعَوْنَّ تھا۔

۴) صرف تیسری شرط پائی جائے، جیسے لَمْ یَحْمَرَّ جو لَمْ یَحْمَرْرْ تھا۔

۵) پہلی اور دوسری شرط پائی جائے، جیسے اِضْرِبُنَّ جو اِضْرِبُوْنَّ تھا۔

۶) پہلی اور تیسری شرط پائی جائے، جیسے قُلْنَ جو قُالْنَ تھا۔

۷) دوسری اور تیسری شرط پائی جائے، جیسے یَخِصِّمُوْنَ جو یَخْصِصِمُوْنَ تھا۔

علی غیر حدہ کا حکم یہ ہے کہ اگر حالت وقف ہو تو اس کے دونوں ساکنوں کو برحال رکھنا واجب ہے، جیسے غَفُوْرٌ، رَحِیْمٌ، وَالْفَجْرْ۔

حالت غیر وقف میں علی غیر حدہ کی دو صورتیں ہیں:

۱) اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اس کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے اِضْرِبُنَّ جو اِضْرِبُوْنَّ تھا اور لَا تُھِیْنَ الْفَقِیْرَ جو اصل میں لَا تُھِیْنَنْ الْفَقِیْرَ تھا سوائے تین جگہوں کے : ۱۔مصدر باب اِفْعَالٌ ۲۔مصدر باب اِسْتِفْعَالٌ میں

۳۔صیغہ اسم مفعول (بشرطیکہ تینوں اجوف سے ہوں) ان تینوں میں پہلے ساکن کو حذف کرنا واجب نہیں کیونکہ ان میں صرفیوں کا اختلاف ہے: بعض صرفی پہلے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور بعض دوسرے کو۔

۲) اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں:

1۔دونوں ساکن دو کلموں میں ہوں تو پہلے کو حرکت دینا واجب ہے، جیسے قُلِ الْحَقّ۔

2۔اگر دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں تو پھر اگر دوسرا ساکن کلمہ کے آخر میں ہو تو اسے حرکت دینا واجب ہے، جیسے لَمْ يَخْمَرِّ جو لَمْ يَخْمَرْ رْ تھا، اور اگر دوسرا ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے کو حرکت دینا واجب ہے، جیسے يَخِصِّمُوْنَ جو يَخْتَصِمُوْنَ تھا۔

فائدہ: التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لیے کسرہ کی حرکت دینا اصل ہے لِاَنَّ السَّاكِنَ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ فتحہ یا ضمہ کی حرکت کسی عارض کی وجہ سے دی جاتی ہے، مثلاً: ۱) لَمْ يَخْمَرَّ میں بعض صرفی فتحہ کی حرکت دیتے ہیں، کیونکہ فتحہ خفیف ہے۔

۲) اسی طرح مِنْ کے بعد اسم معرف باللام آئے تو مِن کے نون کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں، جیسے مِنَ الْمُلْكِ ۔

۳) پہلا ساکن واؤ غیر مدہ علامت جمع یا میم علامت جمع کی ہو تو ضمہ کی حرکت دیتے ہیں جیسے دَعَوُا اللهَ، عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ۔

تعلیل: قُلْنَ طُلْنَ کہ در اصل قَوَلْنَ طَوُلْنَ بودند، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آں واؤ را بالف بدل کردہ، قَالْنَ طَالْنَ شدند پس التقائے ساکنین شد میان الف ولام الف را حذف کردہ قَلْنَ طَلْنَ شدند پس فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ تا کہ دلالت کنند بر حذفیت واؤ قُلْنَ، طُلْنَ شدند۔

قانون نمبر ۳۔ ﴿واؤ غیر مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ثلاثی مجرد کے عین کلمہ میں واقع ہو، جب فعل ماضی معلوم میں الف سے بدلنے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ وہ باب مکسور العین نہ ہو، جیسے قُلْنَ ، طُلْنَ جو اصل میں قَوَلْنَ ، طَوُلْنَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ نہ ہو، یاء ہو، جیسے بِعْنَ جو بَيَعْنَ تھا۔ ۲) ثلاثی مجرد نہ ہو، جیسے اَقَلْنَ جو اَقْوَلْنَ تھا۔ ۳) عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے دَعَوْا جو دَعَوُوْا تھا۔ ۴) ماضی نہ ہو، جیسے يَقُلْنَ جو يَقْوُلْنَ تھا۔ ۵) ماضی معلوم نہ ہو، جیسے دُعْتُ جو دُوِعْتُ تھا۔

تعلیل: خِفْنَ تِخْنَ کہ دراصل خَوِفْنَ تَوِخْنَ بودند پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح، آں واؤ را بالف بدل کردہ، خَافْنَ ، تَاخْنَ شدند پس التقائے ساکنین شد میان الف وفاء در اول کلمہ ومیان الف وخاء در ثانی کلمہ، الف را حذف کردہ، خَفْنَ ، تَخْنَ شدند پس فتحہ فاءِ کلمہ را بکسرہ بدل کردہ تا کہ دلالت کنند بر بنیت باب، خِفْنَ ، تِخْنَ شدند۔

تعلیل: بِعْنَ ، تِبْنَ ، هِئْنَ کہ دراصل بَیَعْنَ ، تَیَبْنَ ، هَیَئْنَ بودند، پس یاء متحرک ماقبلش مفتوح آں یاء را بالف بدل کردہ بَاعْنَ ، تَابْنَ ، هَابْنَ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان الف وعین در اول کلمہ ومیان الف وباء در ثانی کلمہ ومیان الف وہمزہ در ثالث کلمہ الف را حذف کردہ بَعْنَ ، تَبْنَ ، هَئْنَ شدند پس فتحہ فاءِ کلمہ را بکسرہ بدل کردہ تا کہ دلالت کنند بر حذف یاء بِعْنَ ، تِبْنَ ، هِئْنَ شدند۔

قانون نمبر ۴۔ ﴿واؤ مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ثلاثی مجرد کے ایسے باب کے عین کلمہ میں واقع ہو جو مکسور العین ہو، اور یاء مطلقاً (یعنی خواہ مکسور العین کے عین کلمہ میں ہو یا غیر مکسور العین کے عین کلمہ میں) جب فعل ماضی معلوم میں الف سے بدلنے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو فاء کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے خِفْنَ ، بِعْنَ جو اصل میں خَوِفْنَ ، بَیَعْنَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) ثلاثی مزید ہو، جیسے اَقَلْنَ ، اَبَعْنَ جو اصل میں اَقْوَلْنَ ، اَبْیَعْنَ تھے۔ ۲) یاء عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے رَمَوْا جو اصل میں رَمَیُوْا تھا۔ ۳) واؤ مکسور العین باب میں نہ ہو، جیسے قُلْنَ جو اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ ۴) ماضی نہ ہو، جیسے یَخَفْنَ ، یَبِعْنَ جو اصل میں یَخْوَفْنَ ، یَبْیِعْنَ تھے۔ ۵) الف سے بدل کے نہ گرے، جیسے لَسْنَ جو اصل میں لَیِسْنَ تھا، یاء کے کسرہ کو ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا تو لَیْسْنَ ہو گیا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو خلاف القیاس حذف کیا تو لَسْنَ ہو گیا۔

تعلیل: قِیْلَ بِیْعَ کہ دراصل قُوِلَ ، بُیِعَ بودند، کسرہ بر واؤ و یاء ثقیل بود نقل کردہ بما قبل دادہ، قِوْلَ ، بِیْعَ شدند، پس واؤ ساکن مظہر ماقبلش مکسور، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، قِیْلَ ، بِیْعَ شدند ویا کہ

قُوْلَ ، بُوْعَ کہ دراصل قُوِلَ ، بُیِعَ بودند، پس کسرہ بر واؤ و یاء ثقیل بود آں را انداختند ، قُوْلَ ، بُیْعَ شدند، پس یاء ساکن مظہر ماقبلش مضموم، آں یاء را بواؤ بدل کردہ، قُوْلَ ، بُوْعَ شدند۔

قانون نمبر ۵۔ ﴿قِیْلَ بِیْعَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر واؤ اور یاء مکسور، جن کا ماقبل مضموم ہو، ماضی مجہول میں واقع ہوں اور ماضی معلوم میں ان کی تعلیل ہوئی ہو تو اس میں تین وجہیں

پڑھنا جائز ہے:

۱)ان کے کسرہ کو گرانا، جیسے قِوْلَ، بِیْعَ سے قُوْلَ، بُوْعَ اور اُنْقِوْدَ، اُخْتِیْرَ سے اُنْقُوْدَ، اُخْتُوْرَ۔

۲)ان کے کسرہ کو ماقبل نقل کرنا، پھر اگر شروع میں ہمزہ ہو تو اسے بھی تبعاً کسرہ دیا جائے گا جیسے مذکورہ مثالوں میں قِیْلَ، بِیْعَ، اِنْقِیْدَ، اِخْتِیْرَ۔

۳)اشمام کرنا۔

فائدہ: اشمام لغت میں بو دینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یاء کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

احترازی مثالیں: ۱)ضمہ کے بعد نہ ہوں، جیسے اُقْوِلَ، اُبِیْعَ۔ ۲)ماضی معلوم میں تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے عُوِرَ، عُیِنَ ان کی ماضی معلوم عَوِرَ، عَیِنَ ہے۔

تعلیل: یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ، یَبِیْعُ، تَبِیْعُ، اَبِیْعُ، نَبِیْعُ کہ دراصل یَقْوُلُ، تَقْوُلُ، اَقْوُلُ، نَقْوُلُ، یَبْیِعُ، تَبْیِعُ، اَبْیِعُ، نَبْیِعُ بودند ضمہ و کسرہ بر واؤ و یاء ثقیل، آں را نقل کردہ بماقبل دادہ یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ، یَبِیْعُ، تَبِیْعُ، اَبِیْعُ، نَبِیْعُ شدند۔ و

یُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ، یُبَاعُ، تُبَاعُ، اُبَاعُ، نُبَاعُ کہ دراصل یُقْوَلُ، تُقْوَلُ، اُقْوَلُ، نُقْوَلُ، یُبْیَعُ، تُبْیَعُ، اُبْیَعُ، نُبْیَعُ بودند، پس واؤ و یاء متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن فتحہ آں را نقل کردہ بماقبل دادہ آں واؤ و یاء را بالف بدل کردہ یُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ، یُبَاعُ، تُبَاعُ، اُبَاعُ، نُبَاعُ شدند۔

مَبِیْعٌ کہ دراصل مَبْیُوْعٌ بود، ضمہ بر یاء ثقیل بود نقل کردہ بماقبل دادہ پس ضمہ منقولی یاء را بکسرہ بدل کردہ از برائے محافظت یاء مَبِیْوْعٌ شد پس التقائے ساکنین شد میان یاء و واؤ بعض صرفیاں یاء را حذف کردند لِاَنَّ الْوَاوَ عَلَامَةٌ وَ الْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ مَبُوْعٌ شد پس واؤ ساکن مظہر ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ مَبِیْعٌ شد بروزن مَفِیْلٌ می خوانند بعض صرفیاں واؤ را حذف کردند لِاَنَّ الْوَاوَ زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ مَبِیْعٌ بروزن مَفِعْلٌ می خوانند۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿یَقُوْلُ تَقُوْلُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء متحرک جو فعل یا شبہ فعل کے عین کلمہ میں واقع ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے، اگر حرکت فتحہ کی ہو تو اسے نقل کرنے کے بعد واؤ، یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے، جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یَخَافُ جو اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ، یَخْوَفُ تھے۔

اجوف یائی کے صیغہ اسم مفعول میں یاء کے ضمہ کو نقل کرنے کے بعد کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَبِیْعٌ جو اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔

بشرطیکہ:

۱) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اِجْوَنْدَدَ، اِبْیَنْعَعَ جو اِحْرَنْجَمَ کے ساتھ ملحق ہے۔

۲) ناقص نہ ہوں (مراد لفیف مقرون ہے)، جیسے یَقْوٰی، بعض کے نزدیک اس صورت میں قانون لگے گا، جیسے اِسْتَحْیٰا جو اصل میں اِسْتَحْیَیَا تھا لیکن یہ قلیل ہے۔

۳) لون اور عیب کے معنیٰ میں نہ ہو، جیسے اِسْوَدَّ، اِعْوَرَّ۔ اسم تفضیل نہ ہو جیسے اَقْوَمُ

۴) اسم آلہ کا صیغہ نہ ہو جیسے مِقْوَلٌ، مِبْیَعٌ۔

۵) فعل تعجب کا صیغہ نہ ہو، جیسے مَا اَقْوَلَهٗ وَ اَقْوِلْ بِهٖ۔

۶) تعلیل کرنے کے بعد اس کلمہ کا کسی فعل مشہور کے ساتھ التباس نہ آتا ہو، (خواہ التباس حالت وقف میں ہی ہو) جیسے تَصْوِیْرٌ، تَمْیِیْزٌ، تَقْوَالٌ ان میں اگر تعلیل کر کے تَصِیْرٌ، تَمِیْزٌ، تَقَالٌ پڑھیں تو ان کا تَبِیْعُ اور تَخَافُ کے ساتھ التباس آتا ہے، اگر فعل غیر مشہور کے ساتھ التباس آئے تو تعلیل ہوگی، جیسے تِبَاعٌ جو اصل میں تِبْیَعٌ تھا اس کا التباس تَخَافُ کی جوازی صورت تِخَافُ کے ساتھ آتا ہے۔

۷) واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں، جیسے اَلتَّقْوِلَةُ وَ التَّقْوَالُ جو مصادر ہیں قَوَّلَ کے۔

مَغْیَدَةٌ، مَشْوَرَةٌ، مَرْیَمٌ، مَدْیَنٌ میں شرائط پائی جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے یہ شاذ ہیں۔

اجوف یائی میں تصحیح (تعلیل کے بغیر پڑھنا) زیادہ مستعمل ہے اور اجوف واوی میں کم، جیسے مَغْیُوْبٌ، مَدْیُوْنٌ کثیر الاستعمال ہیں برخلاف مَقْوُوْلٌ کے، کہ یہ قلیل الاستعمال ہے۔

فائدہ: شبہ فعل سے یہاں دو چیزیں مراد ہیں ۱) جاری مجری الفعل، جیسے مصدر۔ ۲) تین حرفوں سے زائد ہر وہ اسم جو من وجہ فعل کے موافق اور من وجہ مخالف ہو یعنی وزن صوری (حرکات و سکنات) میں فعل مضارع کے موافق ہو اور اپنی بناوٹ یا مخصوص زیادتی کی وجہ سے فعل کے مخالف ہو، جیسے مَقَالٌ جو اصل میں مَقْوَلٌ تھا میم کی زیادتی اور تِبِیْعٌ جو اصل میں تِبْیِعٌ تھا، اپنی بناوٹ یعنی تاء کے کسرہ کی وجہ سے فعل کے مخالف ہے اگر وزن و زیادۃ یا بناوٹ دونوں میں موافقت ہو تو بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے اَبْیَضُ، اور دونوں میں مخالفت ہو تو بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے مِقْوَلٌ۔

تعلیل: قَائِلٌ، بَائِعٌ کہ در اصل قَاوِلٌ، بَایِعٌ بودند، پس واؤ و یاء واقع شدند بعد از الف فاعل و در اصل سلامت نہ ماندہ بود، آں واؤ و یاء را بہمزہ بدل کردہ، قَائِلٌ، بَائِعٌ شدند۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿قائلٌ بائعٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو الف فاعل کے بعد واقع ہوں یا یائے تصغیر فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس فاعل کی اصل (فعل ماضی کے پہلے صیغے) میں یہ واؤ، یاء سلامت نہ رہی ہوں، یا اس فاعل کی اصل ہی نہ ہو تو اس واؤ، یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، پہلی صورت کی مثال قَائِلٌ، بَائِعٌ، قُوَيْئِلٌ، بُوَيْئِعٌ جو اصل میں قَاوِلٌ، بَايِعٌ، قُوَيْوِلٌ، بُوَيْيِعٌ تھے ان کی اصل قَالَ، بَاعَ ہے۔ دوسری صورت کی مثال: سَائِفٌ، غَائِطٌ، سُوَيْئِفٌ، غُوَيْئِطٌ جو اصل میں سَايِفٌ، غَاوِطٌ، سُوَيْيِفٌ، غُوَيْوِطٌ تھے۔ (ان کی اصل مستعمل نہیں)، لیکن شَائِكٌ، شَاكٌ شاذ ہیں، کیونکہ یہ اصل میں شَاوِكٌ تھا، اس میں مذکور قانون سے واؤ کو ہمزہ سے بدلنے کی بجائے بعض نے قلب مکانی کی تو شَايِكٌ پھر شَائِكٌ ہوگیا اور بعض نے واؤ کو حذف کر کے شَاكٌ پڑھ دیا۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ، یاء بعد میں نہ ہوں پہلے ہوں، جیسے وَاعِدٌ، يَاسِرٌ۔ ۲) الف فاعل کی بجائے الف مفاعل کے بعد ہوں، جیسے مَقَاوِلُ، مَبَايِعُ۔ ۳) یاء تصغیر کے بعد نہ ہو جیسے اُلَيْوِم۔ ۴) یاء تصغیر فاعل کے بعد نہ ہوں، جیسے اُقَيْوِلٌ، اُبَيِّعُ جو اَقْوَلُ، اَبْيَعُ کی تصغیریں ہیں۔ ۵) اس فاعل کی اصل سلامت ہو، جیسے عَاوِرٌ، عَايِنٌ جن کی اصل عَوِرَ، عَيِنَ ہیں۔

تعلیل: قِيَالٌ کہ در اصل قِوَالٌ بود، پس واؤ واقع شد بجائش عین کلمہ در جمع و در واحد سلامت نہ ماندہ بود ما قبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ قِيَالٌ شد۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿قِيَالٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون تین صورتوں پر مشتمل ہے:

۱) ہر واؤ جو مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو تو اس کو یاء کے ساتھ بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ اس مصدر کی فعل ماضی میں بھی اس واؤ کی تعلیل ہوئی ہو، جیسے قِيَامٌ جو مصدر ہے قَامَ کا، قَامَ اصل میں قَوَمَ تھا۔

۲) واؤ جمع کے عین کلمہ میں واقع ہو، ما قبل اس کا مکسور ہو اور مفرد میں واؤ کی تعلیل ہوئی ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ واؤ کے بعد الف ہو یا نہ ہو، جیسے دَارٌ سے دِيَارٌ، دِيمَةٌ سے دِيَمٌ۔

۳) واؤ جمع کے عین کلمہ میں واقع ہو، ما قبل اس کا مکسور ہو اور مفرد میں واؤ ساکن غیر معلل ہو تو واؤ کو یاء سے بدلنے کی شرط یہ ہے اس کے بعد الف ہو، جیسے رَوْضَةٌ سے رِيَاضٌ: بشرطیکہ لام کلمہ معلل نہ ہو۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ نہ مصدر کے عین کلمہ میں ہو نہ جمع کے، جیسے عِوَضٌ، حِوَنٌ۔ ۲) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے طَوَالَۃٌ، قُوْوْلٌ۔ ۳) فعل میں واؤ کی تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے جِوَازٌ جو مصدر ہے جَاوَزَ کا۔ ۴) جمع کے مفرد میں واؤ کی تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے عِوَاذٌ جو جمع ہے عَاوِذٌ کی۔ ۵) مفرد میں واؤ ساکن نہ ہو جیسے طِوِیْلٌ۔ ۶) جمع میں واؤ کے بعد الف نہ ہو، جیسے کِوَزٌ جو جمع ہے کُوْزٌ کی۔ ۷) لام کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے رِوَاءٌ جو رَیَّانٌ کی جمع ہے، اصل میں رِوَایٌ تھا۔

تعلیل: قُوَیْلٌ وَ قُوَیْلَۃٌ کہ دراصل قُوَیْوِلٌ وَ قُوَیْوِلَۃٌ بودند، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود آں واؤ را بیاء بدل کردہ و یاء را در یاء ادغام کردہ، قُوَیِّلٌ وَ قُوَیِّلَۃٌ شدند۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿قُوَیِّلٌ وَ قُوَیِّلَۃٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی چار صورتیں ہیں:

۱) واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوں یا حکماً ایک کلمہ میں جمع ہوں (حکماً ایک کلمہ سے مراد سے یہ ہے کہ صیغہ جمع مذکر سالم مضاف ہو یا ضمیر متکلم کی طرف) اور پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے قُوَیِّلٌ، ضَارِبِیَّ جو اصل میں قُوَیْوِلٌ، ضَارِبُوْیَ تھے، لیکن تین شرطوں کے ساتھ:

1۔ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، جیسے ضَیْوَنٌ جو جَعْفَرٌ کے ساتھ ملحق ہے۔

2۔ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو، جیسے اَیْوَمُ۔

3۔ ان میں سے پہلا ساکن ہو، سکون لازمی کے ساتھ اور بدل نہ ہو۔ سکون عارضی کی مثال جیسے قُوْیَ جو اصل میں قَوِیَ تھا اور بدل کی مثال جیسے بُوْیِعَ جو بَایَعَ سے بنایا گیا ہے۔

۲) ان میں سے دوسرا اگر لام کلمہ میں ہو تو پھر مطلقاً واؤ کو یاء کرنا اور یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے، خواہ پہلا بدل ہو یا غیر بدل، بدل کی مثال جیسے مَدَاعِیٌّ جو کہ اصل میں مَدَاعِیْوُ تھا اور یہ اصل میں مَدَاعِوْوُ تھا۔ غیر بدل کی مثال مَرْمِیٌّ جو مَرْمُوْیٌ تھا۔

۳) واؤ، یاء تصغیر کے بعد واقع ہو اور زائد ہو جیسے عُجَیِّزٌ جو تصغیر ہے عَجُوْزَۃٌ کی، یا لام کلمہ کے مقابلے میں ہو جیسے دُلَیٌّ جو تصغیر ہے دَلْوٌ کی، یا مقابلے عین کلمہ حقیقی یا حکمی کے ہو اور مفرد مکبر میں وہ واؤ متحرک نہ ہو (یعنی اس کی تعلیل ہوئی ہو) جیسے مُقَیِّلٌ جو تصغیر ہے مُقَالٌ کی تو ان تینوں صورتوں میں واؤ کو یاء سے بدلنا اور یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے چنانچہ مذکورہ مثالوں میں عُجَیِّزٌ، دُلَیٌّ، مُقَیِّلٌ پڑھنا واجب ہے۔

۴) واؤ عین کلمہ حقیقی یا حکمی میں ہو اور یا تصغیر کے بعد واقع ہو اور مفرد مکبر میں واؤ متحرک ہو (یعنی اس کی تعلیل نہ ہوئی ہو) اس واؤ کو یاء سے بدلنا اور برحال رکھنا دونوں جائز ہیں عین کلمہ حقیقی کی مثال: مُقَيْوِلٌ جو تصغیر ہے مِقْوَلٌ کی اس میں مُقَيْوِلٌ ویا کہ مُقَيِّلٌ دونوں پڑھنا جائز ہیں۔ عین کلمہ حکمی کی مثال: جُدَيْوِلٌ جو تصغیر ہے جَدْوَلٌ کی اس جُدَيْوِلٌ ویا کہ جُدَيِّلٌ دونوں پڑھنا جائز ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ اور یا جمع ہی نہ ہوں، جیسے لَنْ تُوْفِيَ ۔ ۲) ایک کلمہ میں جمع نہ ہوں جیسے اَبُوْ يَعْقُوْب ۔

۳) حکماً ایک کلمہ میں نہ ہوں يَدَيْ وَاصِل ۔ ۴) پہلا ساکن نہ ہو، دوسرا ہو، جیسے طَوِيْلٌ ، يَوْمٌ ۔

تعلیل: قُوْلَنَّ کہ دراصل قُلْ بود، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخریشاں متصل شد ما قبلش مبنی بر فتحہ گشت، پس واؤ محذوف در ینجا باز آمد زیرا آنچہ علت حذفیت او زائل شد، قُوْلَنَّ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿قُوْلَنَّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو کسی سبب کی وجہ سے گر جائے یا کسی حرف سے بدل جائے تو اس سبب کے چلے جانے کے بعد وہ حرف علت واپس اپنے حال پر لوٹ آئے گا، گرنے کی مثال: قُوْلَنَّ جو قُلْ سے بنایا گیا ہے قُلْ اصل میں قُوْلْ تھا۔ بدلنے کی مثال مُيَسِّرٌ جو بنایا گیا ہے يُوْسَرُ سے، يُوْسَرُ اصل میں يُيْسَرُ تھا۔

﴿ابواب اجوف﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْقَوْلُ وَ الْقِيْلُ وَالْمَقَالُ وَالْمَقَالَةُ (کہنا)۔

مصادر: اَلْعَوْدُ ، اَلطَّوَافُ ، اَلدَّوَامُ ، اَلصَّوْمُ ، اَلْفَوْزُ ، اَلْعَوْذُ ، اَلذَّوْقُ ، اَلذَّوْبُ ، اَلسَّوْقُ ، اَلتَّوْبَةُ ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْخَوْفُ وَالْمَخَافُ وَالْمَخَافَةُ (ڈرنا) : (اَلنَّوْمُ)

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلطُّوْلُ وَالطَّوَالَةُ (لمبا ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْبَيْعُ وَالْبَيْعَةُ (بیچنا)۔

مصادر: اَلزِّيَادَةُ ، اَلْغَيْبُ ، اَلطَّيَرَانُ ، اَلْعَيْشُ ، اَلْخِيَاطَةُ ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْهَيْبَةُ (ڈرنا)۔

قوانین برائے ناقص

تعلیل: دُعَاءٌ کہ دراصل دُعَاوٌ بود، پس واؤ واقع شد بعد از الف زائدہ بر طرف، آں واؤ را بہمزہ بدل کردہ، دُعَاءٌ شد۔

قانون نمبر ا۔ ﴿دُعَاءٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو الف زائدہ کے بعد واقع ہوا سے دو صورتوں میں ہمزہ سے بدلنا واجب ہے:

۱) حرف علت بر طرف ہو یعنی کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد دیگر کوئی حرف نہ ہو، جیسے دُعَاءٌ، رِمَاءٌ، صَحْرَاءٌ جو اصل میں دُعَاوٌ، رِمَایٌ، صَحْرَا تھے۔

۲) بر طرف کے حکم میں ہو یعنی کلمہ کے آخر میں اسکے بعد ایسا حرف ہو جو لازم نہ ہو، یہ دو لفظ ہو سکتے ہیں:

1۔ تاء مفارقہ، خواہ جنس اور وحدت میں فرق کرنے کے لیے ہو، جیسے اِصْطِفَاءٌ، اِصْطِفَاءَةٌ، جو اصل میں اِصْطِفَاوٌ، اِصْطِفَاوَةٌ تھے، یا مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے ہو، جیسے سَقَّاءٌ، سَقَّاءَةٌ جو اصل میں سَقَّایٌ، سَقَّایَةٌ تھے۔

2۔ الف ونون مزیدتین، جیسے مِدْعَاءَانِ، مِرْمَاءَانِ جو اصل میں مِدْعَاوَانِ، مِرْمَایَانِ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) حرف علت بعد میں نہ ہو، جیسے وَاعِدٌ، یَاسِرٌ۔ ۲) الف زائدہ کے بعد نہ ہو، جیسے وَاوٌ، رَایٌ جو اصل میں وَوَوٌ، رَوَیٌ تھے ۳) بر طرف نہ ہو، جیسے مَقَاوِلٌ۔ ۴) بر طرف کے حکم میں نہ ہو، جیسے هِدَایَةٌ۔

تعلیل: دُعِیَ کہ دراصل دُعِوَ بود، پس واؤ واقع شد بجائش لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، دُعِیَ شد۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿دُعِیَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ متحرک جو لام کلمہ میں واقع ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ اسم میں ہو یا فعل میں، اسم کی مثال دَاعِیَةٌ، رَاضِیَةٌ جو اصل میں دَاعِوَةٌ، رَاضِوَةٌ تھے اور فعل کی مثال دُعِیَ، رُضِیَ جو اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے عِوَضٌ، حِوَلٌ۔ ۲) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے دَعْوٰی، دَلْوٌ۔

تعلیل: دُعَا کہ دراصل دُعِیَ بود، پس یاء واقع شد در آخر فعل ثلاثی مجرد ماقبلش مکسور، کسرہ آں را بفتحہ بدل کردہ جوازاً، دُعَیَ شد، پس یاء متحرک ماقبلش مفتوح، آں یاء را بالف بدل کردہ، دُعَا شد۔

قانون نمبر۳۔ ﴿دُعَا والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر یاء جو مفتوح ہو اور ما قبل اس کا مکسور ہو تو دو صورتوں میں اس کے ما قبل کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے، پھر یاء ما قبل مفتوح کو الف سے بدلنا واجب ہے:

۱) یاء مفتوحہ فعل ثلاثی مجرد کے آخر میں ہو اور اس کا فتحہ غیر اعرابی ہو، یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ آیا ہو، جیسے دُعِیَ ، رُضِیَ ان میں دُعَا ، رُضَا پڑھنا جائز ہے۔

۲) یاء مفتوحہ ایسے اسم کے لام کلمہ میں واقع ہو جو فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو جیسے دَاعِيَةٌ ، رَاضِيَةٌ ان میں دَاعَاةٌ ، رَاضَاةٌ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) آخر میں نہ ہو، جیسے قِيَمٌ۔ ۲) ثلاثی مجرد نہ ہو، جیسے اُرْمِیَ۔ ۳) فعل نہ ہو، جیسے دَاعِیٌ۔ ۴) فتحہ اعرابی ہو، جیسے لَنْ یَرْمِیَ۔ ۵) ما قبل مکسور نہ ہو، جیسے ظَبْیٌ۔ ۶) فَاعِلَةٌ کا وزن نہ ہو، جیسے دَوَاعِیُ۔

تعلیل: یَدْعُوْ ، تَدْعُوْ ، اَدْعُوْ ، نَدْعُوْ ، یَرْمِیْ ، تَرْمِیْ ، اَرْمِیْ ، نَرْمِیْ کہ در اصل یَدْعُوُ ، تَدْعُوُ ، اَدْعُوُ ، نَدْعُوُ ، یَرْمِیُ ، تَرْمِیُ ، اَرْمِیُ ، نَرْمِیُ بودند، پس ضمہ بر واو و یاء ثقیل بود، آں را انداختہ، یَدْعُوْ ، تَدْعُوْ ، اَدْعُوْ ، نَدْعُوْ ، یَرْمِیْ ، تَرْمِیْ ، اَرْمِیْ ، نَرْمِیْ شدند۔

قانون نمبر۴۔ ﴿یَدْعُوْ تَدْعُوْ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور ہو، لام کلمہ میں واقع ہو اور اس کا ما قبل بھی مضموم یا مکسور ہو تو اس واؤ، یاء کی حرکت کو دور کرنا واجب ہے، پھر دور کرنا دو قسم پر ہے: ۱) نقل کے ساتھ ۲) حذف کے ساتھ۔

نقل: دو صورتوں میں واؤ، یاء کی حرکت کو نقل کرنا واجب ہے:

۱) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کا ما قبل مکسور ہو اور ان کے ما بعد واؤ ساکنہ ہو، جیسے دُعُوْا ، رَمُوْا جو اصل میں دُعِوُوْا ، رُمِیُوْا تھے۔

۲) واؤ، یاء مکسور ہوں، ان کا ما قبل مضموم ہو اور ان کے بعد یاء ساکنہ ہو، جیسے تَدْعِیْنَ ، تَنْہِیْنَ جو اصل میں تَدْعُوِیْنَ ، تَنْہُیِیْنَ تھے۔

حذف: مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں واؤ، یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے، یہ کل چھ صورتیں ہیں:

۱) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کا ما قبل مکسور ہو، لیکن بعد میں واؤ ساکن نہ ہو، جیسے یَرْمِیْ جو اصل میں یَرْمِیُ تھا۔

۲) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کے بعد واؤ ساکن ہو، لیکن ما قبل مکسور نہ ہو، جیسے یَدْعُوْنَ جو اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا۔

۳) واؤ، یاء مضموم ہوں، نہ ما قبل مکسور ہو، نہ بعد میں واؤ ساکن ہو، جیسے یَدْعُوْ جو یَدْعُوُ تھا۔

۴) واؤ، یا مکسور ہوں، ماقبل مضموم ہو لیکن بعد میں یا ساکن نہ ہو، جیسے یَتَلَقّیٖ جو اصل میں یَتَلَقُّوٗ تھا۔

۵) واؤ، یا مکسور ہو، بعد میں یا ساکن ہو، لیکن ماقبل مضموم نہ ہو، جیسے تَرْمِیِیْنَ جو اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔

۶) واؤ، یا مکسور ہو لیکن نہ ماقبل مضموم ہو اور نہ ان کے بعد یا ساکن ہو، جیسے بِدَاعٍ جو اصل میں بِدَاعِوٍ تھا۔

لیکن قانون کی مذکورہ تمام صورتوں میں حرکت کو حذف یا نقل کرنے کے لیے چار شرائط ہیں:

۱) واؤ، یا جوازی قانون کی وجہ سے ہمزہ سے بدل نہ ہوں، جیسے مُسْتَھْزِءُوْنَ جو اصل میں مُسْتَھْزِءُوْنَ تھا، اگر وجوبی قانون کی وجہ سے ہمزہ سے بدل ہو تو قانون لگے گا، جیسے جَاءٍ، جَآئُوْن جو اصل میں جَاءِءٌ، جَآئِیُوْنَ تھے، پھر جَائِیٌ، جَائِیُوْنَ ہو گئے۔

۲) واؤ اور یا کا ضمہ یا کسرہ ہمزہ سے نقل ہو کر نہ آیا ہو، جیسے یَدْعُوْ لٰئِکَ، یَرْمِیِ بِلْ جو اصل میں یَدْعُوْ اُوْلٰئِکَ، یَرْمِیْ اِبِلْ تھے۔

۳) یا کو الف سے بدلنے کا سبب موجود نہ ہو، جیسے قَوَایَا جو اصل میں قَوَائِیُ تھا۔

۴) یا کے حذف ہونے کا کوئی سبب بھی نہ ہو، جیسے رُخَیٌّ جو اصل میں رُخَیِّیٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ، یا نہ مضموم ہوں نہ مکسور بلکہ مفتوح ہوں، جیسے دَعَا، رَمَا جو دراصل دَعَوَ، رَمَیَ تھے۔ ۲) لام کلمہ میں نہ ہوں، جیسے قُوِلَ، بُیِعَ۔ ۳) ماقبل مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

تعلیل: یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ کہ دراصل یُدْعَوَانِ، تُدْعَوَانِ بودند، پس واؤ بود در موضع ثالث اکنوں صاعد گشت حرکت ماقبل او مخالف شد، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ شدند۔

قانون نمبر ۵۔ ﴿یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو اصل میں تیسری جگہ واقع ہو، پھر صاعد ہو جائے، یعنی اس سے پہلے کچھ حروف کی زیادتی ہو جائے، جس کی وجہ سے وہ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ چلی جائے اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو (مراد صرف فتحہ کی حرکت ہے) تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے یُدْعَیَانِ، تُدْعَیَانِ جو اصل میں یُدْعَوَانِ، تُدْعَوَانِ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ اصل میں تیسری جگہ نہ ہو، جیسے اِقْتَالَ جو اصل میں اِقْتَوَلَ تھا، اس کی اصل قَوَلَ ہے۔

۲) صاعد نہ ہو، جیسے دَعَوَا۔ ۳) ماقبل حرکت موافق ہو، جیسے یَدْعُوَانِ۔

تعلیل: دُعَاۃٌ کہ دراصل دَعَوَۃٌ بود، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح، آں واؤ را بالف بدل کردہ، دَعَاۃٌ شد، پس فتحہ فاء کلمہ را ضمہ بدل کردہ تا کہ ملتبس نہ شود بصَلٰوۃٌ و زَکٰوۃٌ و قَنَاۃٌ کہ ایشاں مفرد اند، دُعَاۃٌ شد۔

قانون نمبر ۶۔ ﴿دُعَاۃٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر جمع ناقصوں کی جو فُعَلَۃٌ کے وزن پر ہو تو اس کے فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ کے ساتھ بدلنا واجب ہے، خواہ ناقص واوی ہو یا ناقص یائی، جیسے دُعَاۃٌ ، رُمَاۃٌ جو اصل میں دَعَوَۃٌ ، رَمَیَۃٌ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) جمع ہی نہ ہو، جیسے زَکوٰۃٌ ، صَلوٰۃٌ ۔ ۲) ناقص کی جمع نہ ہو، جیسے قَادَۃٌ جو جمع ہے قَائِلٌ کی۔

تعلیل: دِعِیٌّ کہ دراصل دُعُوْوٌ بود، پس واؤ واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش واؤ مدہ زائدہ بود، آں واؤ را یا بدل کردہ دُعُوْیٌ شد، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود، آں واؤ را یا بدل کردہ و یا را در یاء ادغام کردہ دُعُیٌّ شد، پس یاء مشدد واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم، ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کردہ دُعِیٌّ شد، پس ضمہ اولیٰ را بکسرہ نیز بدل کردہ از برائے مطابقت ثانی دِعِیٌّ شد۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿دِعِیٌّ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون چار صورتوں پہ مشتمل ہے:

۱) ہر واؤ جو لازم ہو، اسم متمکن کے لام کلمہ میں واقع ہو، اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ مفرد میں ہو یا جمع میں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے بدل نہ ہو، مفرد کی مثال تَدَعٍّ جو اصل میں تَدَعُّوْ تھا اور جمع کی مثال دُخٍ جو اصل میں دُخُوْ تھا۔

۲) واؤ جمع کے لام کلمہ میں ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دُعِیٌّ جو اصل میں دُعُوْوٌ تھا، سوائے اسم مفعول کے جمع مذکر سالم کے، کیونکہ اس میں قانون لگانا واجب نہیں، اس لیے کہ یہ جمع، مفرد کے حکم میں ہے، چنانچہ مَدْعُوُّوْنَ میں تعلیل واجب نہیں۔

۳) واؤ مفرد کے لام کلمہ میں واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں:

1) اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے بھی واؤ متحرک ہو تو آخر والی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَقْوِیٌّ جو اصل میں مَقْوُوْوٌ تھا۔

2) اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے دیگر واؤ متحرک نہ ہو تو پھر آخر والی واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے، جیسے مَدْعُوْوٌ اس میں مَدْعِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ لازم نہ ہو، جیسے ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔ ۲) ہمزہ سے بدل ہو، جیسے کُفُوًا جو اصل میں کُفُؤًا تھا۔
۳) آخر میں نہ ہو، جیسے قُوُوْلٌ۔ ۴) اسم میں نہ ہو فعل میں ہو، جیسے دَعُوَ۔ ۵) متمکن میں نہ ہو، جیسے ھُوَ۔
۶) ماقبل مضموم نہ ہو، جیسے دَلْوٌ۔ ۷) مدہ نہ ہو، جیسے غَزْوٌ۔ ۸) زائدہ نہ ہو، جیسے قُوٌّ۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿یاء مشددومخفف والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں اور دو جوازی ہیں۔

۱) ہر یاء مشدد یا مخفف، جو اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے ایک حرف مضموم ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1۔ اگر وہ حرف مضموم کلمہ کے شروع میں نہ ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَرْمِیٌّ جو اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔

2۔ وہ حرف مضموم کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے طُیٌّ میں طِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

۲) اگر یاء سے پہلے دو حرف مضموم ہوں تو یاء کے ساتھ والے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، خواہ یاء مشدد ہو یا مخفف، جیسے دُعِیٌّ، دُحِیٌ جو اصل میں دُعُوٌّ، دُحُوٌ تھے، لیکن پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا تب جائز ہے، جب یاء مشدد ہو، مخفف نہ ہو، چنانچہ دُعِیٌّ کو دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے لیکن دُحِیٌ میں دِحِیٌ پڑھنا منع ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) یاء آخر میں نہ ہو، جیسے بُیَّعٌ، بُیُوْعٌ۔ ۲) اسم متمکن میں نہ ہو، جیسے رُمِیَ۔
۳) یاء سے پہلے کوئی حرف مضموم نہ ہو، جیسے ظَبْیٌ۔

تعلیل: دَوَاعٍ کہ دراصل دَوَاعِوُ بود، پس واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ دَوَاعِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و در قولے یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ و بر قولے ثانی عوض از یاء یا عوض از ہر دو تنوین در آخرش در آوردہ دَوَاعٍ شد۔ ویا کہ دَوَاعٍ کہ دراصل دَوَاعِوٌ بود واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ دَوَاعِیٌ شد، پس ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ دَوَاعِیْنٌ شد، پس التقائے ساکنین شد میان یاء و تنوین یاء را حذف کردہ دَوَاعٍ شد۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿دَوَاعٍ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء جو مَفَاعِل حالی یا مَفَاعِل مآلی کے آخر میں واقع ہو تو حالت رفع اور جر میں اس یاء کو حذف کرکے اس کے عوض میں تنوین لانا واجب ہے۔ مَفَاعِل حالی کی مثال دَوَاعٍ اور رَوَامٍ جو اصل میں دَوَاعِوُ، رَوَامِیُ تھے۔ مفاعل آلی کی مثال مَدَاعٍ، مَرَامٍ جو اصل میں مَدَاعِیُ، مَرَامِیُ تھے، پھر مَدَاعِوُ، مَرَامِیُ ہوئے، پھر مذکورہ قانون سے مَدَاعٍ، مَرَامٍ ہوگئے۔

مفاعل حالی سے مراد وہ اسم ہے جو وضع کی وضع سے ہی مفاعل کے وزن صوری پر ہو۔ اور مفاعل مالی سے مراد وہ اسم ہے جو پہلے مفاعیل کے وزن پر ہو اور بعد میں مفاعل کے وزن پر ہو جائے۔

احترازی مثالیں: ۱) یاء آخر میں نہ ہو، جیسے مَبَایِعُ۔ ۲) مَفَاعِل کے آخر میں نہ ہو، جیسے مَرَاضِیُّ۔ ۳) نہ مفاعل حالی ہو نہ مفاعل مالی، جیسے دَاعِی لِلّٰہ۔ ۴) حالت نصبی ہو، جیسے رَئَیْتُ دَوَاعِیَ لِلّٰہِ۔

تعلیل: مَدَاعٍ کہ دراصل مَدَاعِیُّ بود، پس یاء مشدد واقع شد در آخر مفاعیل و ایں چنیں ثقیل بود لہٰذا یاء مدغم را در قولے یاء مدغم فیہ را جوازاً از برائے خفت حذف کردہ و اعراب بر یاء مدغم جاری کردہ مَدَاعِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و بر قولے ثانی یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ یا از یاء محذوفہ یا از ہر دو تنوین در آوردہ مَدَاعٍ شد۔

مَرَامٍ کہ دراصل مَرَامِیُّ بود، پس یاء مشدد واقع شد در آخر مفاعیل و ایں چنیں ثقیل بود لہٰذا یاء مدغم را در قولے یاء مدغم فیہ را جوازاً از برائے خفت حذف کردہ و اعراب بر یاء مدغم جاری کردہ مَرَامِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و بر قولے ثانی یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ یا از یاء محذوفہ یا از ہر دو تنوین در آوردہ مَرَامٍ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿مَدَاعٍ، مَرَامٍ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر یاء مشدد جو مَفَاعِیل کے آخر میں واقع ہو، اس کی دو یاؤں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے، خواہ مدغم کو حذف کریں یا مدغم فیہ کو، لیکن جب ایک کو حذف کریں تو دوسری میں یاء مفاعل کا حکم جاری کرنا واجب ہے (یاء مفاعل کا حکم گزر چکا ہے) جیسے مَدَاعٍ، مَرَامٍ جو اصل میں مَدَاعِیُّ، مَرَامِیُّ تھے۔

احترازی مثال: یاء مفاعیل کے آخر میں نہ ہو، جیسے مَرْمِیٌّ۔

تعلیل: لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ الخ را از يَدْعُوْ، يُدْعٰى الخ بنا کردند، چوں لَمْ جازمہ بجد بید درا و لیتما در آوردہ و آخر شمارا جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرف علت شد در پنج صیغہ و سقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت صیغہ و سقوط چیزے نہ شد در دو صیغہ زیرا آنچہ مبنی اند وَ الْمَبْنِیُّ مَا لَا يَتَغَيَّرُ الخ، لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ الخ شدند۔

قانون نمبر ۱۱۔ ﴿لَمْ يَدْعُ، لَمْ يُدْعَ والا قانون﴾

حکم: ایک صورت جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو دو صورتوں میں اسے حذف کرنا واجب ہے اور ایک صورت میں حذف کرنا جائز ہے:

وجوبی صورتیں:

۱) اس فعل مضارع پہ کوئی عامل جازم داخل ہو، جیسے یَدْعُوْ، یَرْمِیْ، یَخْشٰی، سے لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ۔

۲) فعل مضارع سے امر حاضر معلوم حقیقی کی بناء کی جائے، جیسے تَدْعُوْ، تَرْمِیْ، تَخْشٰی سے اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ۔

جوازی صورت:

فعل مضارع پہ وقف کیا جائے تو اس حرف علت کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ جو اصل میں یَسْرِیْ تھا، یاء کو جوازاً حذف کر کے ماقبل کو ساکن کر دیا گیا۔

فائدہ: امر حاضر معلوم کے چھ صیغوں کو امر حقیقی کہتے ہیں اور فعل تعجب کے دوسرے صیغہ کو امر حکمی کہتے ہیں۔ یہ قانون امر حقیقی کے لیے ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) حرف علت آخر میں نہ ہو، جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔ ۲) فعل مضارع میں نہ ہو، جیسے اِنْدَعَا۔

۳) حروف نواصب داخل ہوں، جیسے لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یَّرْمِیَ۔ ۴) امر حکمی ہو، جیسے اَدْعِیْ بِہٖ۔

تعلیل لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیِنَّ کہ در اصل لَتُدْعَوْ، لَتُدْعَیْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد لَتُدْعَوْنَّ، لَتُدْعَیْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ و نون در اول کلمہ و میان یاء و نون در ثانی مدغم علی غیر حدہ چوں اول ایشاں واؤ جمع و یاء ساکنہ علی غیر حدہ بودند آں واؤ را حرکت ضمہ و یاء را حرکت کسرہ دادند لَتُدْعَوُنَّ، لَتُدْعَیِنَّ شدند۔

قانون نمبر ۱۲۔ ﴿لَتُدْعَوُنَّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پہ مشتمل ہے۔

۱) التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو اور پہلا ساکن جمع کی واؤ ہو، جو غیر مدہ ہو، (صیغہ مذکر کا ہو) تو اس واؤ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے غالباً، خواہ فعل میں ہو یا اسم میں۔ فعل کی مثال: دَعَوُا جو اصل میں دَعَوْا اللّٰہَ تھا۔ اسم کی مثال مُصْطَفَوُ اللّٰہِ جو اصل میں مُصْطَفَوْا اللّٰہِ تھا۔

غالباً کا مطلب یہ ہے کہ اکثر تو ضمہ کی حرکت دیں گے اور کبھی کبھی فتحہ یا کسرہ کی حرکت بھی دیں گے، جیسے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ میں ایک قراءت میں اشْتَرَوَا الضَّلٰلَۃَ اور اشْتَرَوِا الضَّلٰلَۃَ ہے۔

۲) التقائے ساکنین علی غیر حدہ ہو اور پہلا ساکن یاء وحدت ہو جو غیر مدہ ہو اور صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ ہو تو یاء کو کسرہ دینا واجب ہے، جیسے لَتُدْعَیِنَّ جو اصل میں لَتُدْعَیْنَّ تھا۔

احترازی مثالیں:۱) واؤ جمع کی نہ ہو، جیسے لَو اسْتَطَعْنَا۔ ۲) مدہ ہو، جیسے اِضْرِبُوْنَّ سے اِضْرِبُنَّ۔ ۳) دوسری صورت میں پہلا مدہ ہو، جیسے اِضْرِبِنَّ جو اصل میں اِضْرِبِیْنَّ تھا۔ ۴) یاء وحدت کی نہ ہو تثنیہ کی ہو، جیسے ضَارِبَی الْغُلَامِ۔

تعلیل: دُعْیَا کہ دراصل دُعْوٰی بود، پس واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ در فُعْلٰی اسمی، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، دُعْیَا شد۔

قانون نمبر۱۳۔ ﴿دُعْیَا والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پہ مشتمل ہے۔

۱) ہر واؤ جو فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واقع ہو، اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دُعْیَا جو اصل میں دُعْوٰی تھا۔

۲) ہر یاء جو فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واقع ہو، اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے تَقْوٰی جو اصل میں تَقْیٰی تھا۔

احترازی مثالیں:۱) فُعْلٰی نہ ہو، جیسے دَعْوٰی۔ ۲) فُعْلٰی اسمی نہ ہو، صفتی ہو، جیسے غُزْوٰی۔ ۳) واؤ لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے قُوْلٰی۔ ۴) دوسری صورت میں فَعْلٰی اسمی نہ ہو، صفتی ہو، جیسے صَدْیٰی۔ ۵) فَعْلٰی کے وزن پہ ہی نہ ہو، جیسے رُمْیٰ۔

تعلیل: رَمُوَ کہ دراصل رَمُیَ بود، پس یاء واقع شد در آخر فعل بعد از ضمہ آں یاء را بواؤ بدل کردہ رَمُوَ شد۔

قانون نمبر۱۴۔ ﴿رَمُوَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے رَمُوَ، نَهُوَ جو اصل میں رَمُیَ، نَهُیَ تھے۔

احترازی مثالیں:۱) یاء فعل کے آخر میں نہ ہو، جیسے تَرَمِّیْ۔ ۲) آخر میں نہ ہو، جیسے بِیْعَ جو اصل میں بُیِعَ تھا۔ ۳) ضمہ کے بعد نہ ہو، جیسے خَشِیَ۔

تعلیل: دَعَایَا را از دَعِیَّۃٌ بنا کردند، رد کردند بسوئے اصلش کہ اصل او دَعِیْوَۃٌ بود، حرف اول را برحال خود گذاشتہ، ثانی را فتح دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصٰی در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصٰی شد آں را کسرہ دادہ، تاء واحدہ را حذف کردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف دَعَایِوُ شد، پس یاء واقع شد بعد از الف مفاعل آں یاء را

ہمزہ بدل کردہ، رَخَایِوُ شد، پس واو واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واو را بیاء بدل کردہ، رَخَائِیُ شد، پس ہمزہ واقع شد بعد از الف مفاعل قبل از یاء، و در مفرد قبل از یاء نہ بود، آں ہمزہ را بیاء مفتوحہ بدل کردہ، پس واو مبدل لہ باز آمد زیرا آنچہ علت ابدالیت او زائل شد، رَخَایَوُ شد، پس واو بود در موضع ثالث اکنوں صاعد گشت آں واو را بیاء بدل کردہ، رَخَایَیُ شد، پس یاء متحرک ماقبلش مفتوح، آں یاء را بالف بدل کردہ، رَخَایَا شد۔

قانون نمبر ۱۵۔ ﴿رَخَایَا والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں۔

۱) ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو اور یاء سے پہلے ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے ہمزہ نہ ہو، عام ہے کہ مفرد میں ہمزہ ہی نہ ہو یا ہو لیکن یاء سے پہلے نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، پہلے کی مثال رَخَایَا جو رَخِیَّۃٌ کی جمع ہے، اصل میں رَخَائِیُ تھا، دوسرے کی مثال: خَطَایَا جو خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے، اصل میں خَطَائِیُ تھا۔

۲) ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد میں چوتھی جگہ الف کے بعد واو ہو تو اس ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَدَاوٰی جو اَدَاوَۃٌ کی جمع ہے، اصل میں اَدَائِیُ تھا۔ لیکن اَشَاوٰی، اور ھَدَاوٰی شاذ ہیں، کیونکہ ان کے مفرد (اَشْیَاءٌ، ھَدِیَّۃٌ) میں الف کے بعد واو نہ ہونے کے باوجود ان میں ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلاتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ الف مفاعل سے پہلے ہو، جیسے مَثَانِیُ۔ ۲) الف مفاعل کے بعد ہو، جیسے مَیَائِسُ۔ ۳) یاء سے پہلے نہ ہو، جیسے شَرَائِفُ۔ ۴) مفرد میں یاء سے پہلے ہو، جیسے شَوَآءٍ جو شَائِیَۃٌ کی جمع ہے۔

تعلیل رُخَیٌّ وَ رُخَیَّۃٌ را از رَخِیٌّ وَ رَخِیَّۃٌ بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش کہ اصل او رَخِیْوٌ وَ رَخِیْوَۃٌ بودند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا یاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر در آوردہ، حرفیکہ مابعد از یاء ساکنہ علامت تصغیر بود، آں را کسرہ دادہ، باقیاں را بر حال خود گذاشتہ رُخَیْیِوٌ وَ رُخَیْیِوَۃٌ شدند، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند، اول ساکن ثانی متحرک اول را در ثانی ادغام کردند، رُخَیِّوٌ وَ رُخَیِّوَۃٌ شدند، پس واو واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واو را بیاء بدل کردند، رُخَیِّیٌ وَ رُخَیِّیَۃٌ شدند، پس اجتماع ثلاثہ یاءات شد در یک کلمہ، اول مدغم در ثانی و ثالث بجائے لام کلمہ آں یاء ثالث را حذف کردند نسیاً منسیاً، رُخَیٌّ وَ رُخَیَّۃٌ شدند۔

قانون نمبر۱۶۔ ﴿دُخَیٌّ وَ دُخَیَّۃٌ والاقانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اگر تین یاء ایک کلمہ میں اس ترتیب سے جمع ہوں کہ پہلی دوسری میں مدغم ہو اور تیسری لام کلمہ کے مقابل ہو تو تیسری یاء کو نسیاً منسیاً حذف کرنا واجب ہے، جیسے دُخَیٌّ وَ دُخَیَّۃٌ جو اصل میں دُخَیْیِیٌ وَ دُخَیْیِیَۃٌ تھا، بشرطیکہ: ۱) وہ کلمہ فعل نہ ہو، جیسے حَیَّ جو حَیِیَ تھا۔ ۲) جاری مجریٰ فعل نہ ہو، جیسے مُحَیٌّ جو دراصل مُحَیِّیٌ تھا، پھر مُحَیِّیْنٌ ، پھر مُحَیٍّ ہوا۔

فائدہ: ۱) نسیاً منسیاً کو منوی کے مقابل ذکر کیا گیا ہے، مراد یہ ہے کہ کسی حرف کو حذف کرنے کے بعد یہ فرض کرنا کہ یہاں کوئی حرف نہیں تھا، چنانچہ اس کے ماقبل کو آخری حرف سمجھ کے اس کی حرکت اسے دے دی جائے گی، جیسے دُخَیْیِیٌ میں آخری یاء کو حذف کر کے اس کا ضمہ ماقبل یاء کو دیا تو دُخَیٌّ ہو گیا، لیکن محذوف منوی سے مراد وہ حرف ہے جسے حذف کرنے کے بعد بھی اس کا اعتبار کیا جائے، چنانچہ اس کی حرکت ماقبل کو نہیں دی جاتی، جیسے دَوَاعِیٌ میں یاء کو ضمہ سمیت حذف کیا اور اس کے عوض میں تنوین لائے تو دَوَاعٍ ہو گیا۔

۲) جاری مجریٰ فعل سے مراد شبہ فعل ہے اور شبہ فعل سے یہاں صفت کے پہلے چھ صیغے مراد ہیں۔ یعنی تصغیر مراد نہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) تین یاء نہ ہو، جیسے اُحَیٌّ ۔ ۲) ایک کلمہ میں نہ ہو، جیسے اُحَیُّ یَعْقُوْبُ ۔ ۳) پہلی کی بجائے دوسری مدغم ہو، جیسے مَحَایِیُّ ۔ ۴) تیسری لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے مُقَیِّیْلٌ۔

تعلیل: مَرْضِیٌّ کہ دراصل مَرْضُوْوٌ بود، واؤ واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش واؤ مدہ زائدہ بود، آں واؤ را بیاء بدل کردند، مَرْضُوْیٌ شد، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود، آں واؤ را یاء کردہ و یاء را در یاء ادغام کردند، مَرْضُیٌّ شد، پس یاء مشدد واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم آں را بکسرہ بدل کردہ، مَرْضِیٌّ شد۔

قانون نمبر۱۷۔ ﴿مَرْضِیٌّ والاقانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ناقص واوی کے جن مقامات میں لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے، اگر عَلِمَ یَعْلَمُ کا باب ہو تو ان مقامات میں لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَرْضِیٌّ جو اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) ناقص یائی ہو، جیسے مَخْشِیٌّ جو مَخْشُوْیٌ تھا۔ ۲) عَلِمَ یَعْلَمُ سے نہ ہو، جیسے مَدْعِیٌّ جو دراصل مَدْعُوْوٌ تھا۔

﴿ابواب ناقص واوی ویائی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلدُّعَاءُ (دعا کرنا)، وَ الدَّعْوَةُ (کھانے پر بلانا)، وَالدِّعْوَةُ (چھوٹے قد کا ہونا)، وَالدُّعْوَةُ (جہاد کرنا)، وَالدَّعْوٰی (دعوی کرنا)۔

مصادر: اَلرَّجَاءُ، اَلنَّجَاةُ، اَلْبُدُوُّ، اَلْعَدْوُ، اَلْعَفْوُ، اَلتِّلَاوَةُ، اَلْخُلُوُّ، اَلدُّنُوُّ، اَلْعُلُوُّ، اَلْعُتُوُّ، اَلسَّهْوُ، اَلْمَحْوُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلرِّضَاءُ وَ الرِّضْوَانُ وَالرُّضِيُّ (خوش ہونا)، وَالْمَرْضَاةُ (پسند کرنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلرَّخَاءُ وَالرِّخْوَةُ (ست اور نرم ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلرَّمْيُ وَالرِّمَايَةُ (تیر چلانا)۔

مصادر: اَلْجَرْيُ، اَلسِّقَايَةُ، اَلْقَضَاءُ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْخَشْيُ وَالْخَشْيَةُ (ڈرنا)۔

مصادر: اَلنِّسْيَانُ، اَلْبَقَاءُ۔

﴿ابواب لفیف مفروق ومقرون﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَقْيُ وَالْوِقَايَةُ (محفوظ کرنا)۔

مصدر: اَلْوَقَاءُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْوَجْيُ (ننگے پاؤں ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعِلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَلْيُ وَالْوِلَايَةُ (نزدیک ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلطَّيُّ (لپیٹنا)۔

مصادر: اَلْغَيُّ، اَلرِّوَايَةُ

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْقُوَّةُ (طاقت ور ہونا)۔

قوانین مہموز

قانون نمبر ا۔ ﴿رَأْسٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ ساکنہ جو مظہر ہو اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ میں رَاسٌ، بُوْسٌ اور ذِیْبٌ پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ:

۱) ماقبل متحرک حرف اگر ہمزہ ہو تو وہ اسی کلمہ میں نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں ثانی ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا واجب ہوگا، جیسے اٰمَنَ)۔

۲) حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو، ہمزہ کو حرکت دینے کے دو سبب ہیں:

1۔ ہمزہ ساکنہ کے بعد دو حرف متجانسین متحرکین کا آنا، جیسے یَئْمُمُ سے یَئِمُّ۔

2۔ ہمزہ ساکنہ کے بعد واؤ، یاء متحرک کا آنا، جیسے یَئْوُسُ، یَئْیِدُ سے یَئُوْسُ، یَئِیْدُ۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ ساکنہ نہ ہو، جیسے سَئَلَ۔ ۲) مظہر نہ ہو، مدغم ہو، جیسے سَئَّلَ۔ ۳) ماقبل متحرک نہ ہو، جیسے لُؤْلُؤٌ۔ ۴) ماقبل بھی ہمزہ ہو اور اسی کلمہ میں ہو، جیسے آمَنَ۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿اٰمَنَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ ساکنہ جو مظہر ہو اور اس کے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرکہ اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ ساکنہ کو ہمزہ متحرکہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ، إِئْمَانًا میں اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔ بشرطیکہ ہمزہ ساکنہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب نہ ہو، جیسے أَئَمُّ، أَئُوْمُ جو اصل میں أَئْمُمُ، أَئْوُمُ تھے۔ لیکن کُلْ، خُذْ، مُرْ شاذ ہیں، کیونکہ یہ اصل میں اُؤْکُلْ، اُؤْخُذْ، اُؤْمُرْ تھے، ہمزہ ساکنہ کو حرف علت سے بدلنے کی بجائے پہلے دو میں وجوبا اور آخری میں جوازا خلاف القیاس حذف کر دیا گیا، پھر پہلے ہمزہ کو مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔

اگر پہلا ہمزہ کسی سبب سے گر جائے تو دوسرا ہمزہ (جو حرف علت سے بدل چکا ہو) اپنے حال پہ لوٹ آئے گا، جیسے فَأْتُوْا جو اصل میں اِیْتُوْا تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ ساکنہ نہ ہو، جیسے أَآدِمُ۔ ۲) مظہر نہ ہو، جیسے أَئِمَّۃ۔ ۳) اس سے پہلے ہمزہ نہ ہو، جیسے رَأْسٌ۔ ۴) ماقبل ہمزہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے اَلْقَارِئُ اؤْتُمِنَ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿جُوْنٌ مِئَرٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ مفتوحہ کو دو صورتوں میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے:

۱) ہمزہ مفتوحہ ہو اور اس سے پہلے غیر ہمزہ مضموم یا مکسور ہو تو مطلقاً (یعنی خواہ اس کلمہ میں ہو یا نہ ہو) جیسے جُؤْنٌ مِئَرٌ، ھٰذَا غُلَامُ اَحَدٍ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ اَحَدٍ میں جُوْنٌ، مِيَرٌ، ھٰذَا غُلَامُ وَحَدٍ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ يَحَدٍ پڑھنا جائز ہے۔

۲) ہمزہ مفتوحہ ہو اور اس سے پہلے ہمزہ مضمومہ یا مکسورہ ہو، بشرطیکہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے ھٰذَا الْمَرْءُ اَمِيْنٌ، غُلَامُ الْمَرْءِ اَمِيْنٌ میں ھٰذَا الْمَرْءُ وَمِيْنٌ، غُلَامُ الْمَرْءِ يَمِيْنٌ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ مفتوحہ نہ ہو، جیسے سُئِلَ۔ ۲) ماقبل مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے سَئَلَ۔ ۳) ماقبل ہمزہ ہو اور اسی کلمہ میں ہو، جیسے اُأَيْدِمُ (جس میں اُوَيْدِمُ پڑھنا واجب ہے)۔

قانون نمبر۴۔ ﴿اَئِمَّةٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے باقی قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پر مشتمل ہے۔

۱) ہر دو ہمزے جو متحرک ہوں ایک ہی کلمہ میں ہوں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے جَاءٍ جو اصل میں جَاءِءٌ تھا، سوائے اَئِمَّةٌ کے کلمہ کے، کیونکہ اس میں ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔

۲) دو ہمزے متحرک ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو ہمزہ ثانیہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَوَادِمُ، اُوَيْدِمُ جو اصل میں اَءَادِمُ، اُءَيْدِمُ تھے، بشرطیکہ:

1۔ دونوں ہمزے لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں کیونکہ اس صورت میں ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے قُرْئِيْ جو اصل میں قُرْءُءٌ تھا۔

2۔ پہلا ہمزہ واحد متکلم کا نہ ہو، کیونکہ اس صورت میں ہمزہ ثانیہ کو واؤ سے بدلنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے، جیسے اَؤُوْبُ میں اَوُوْبُ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اُكْرِمُ، اٰخُذُ شاذ ہیں، کیونکہ اُكْرِمُ دراصل اُءَكْرِمُ تھا اس میں ثانی ہمزہ کو وجوباً خلاف القیاس حذف کرتے ہیں اور اٰخُذُ میں ثانی ہمزہ کو وجوباً بر حال چھوڑتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے جمع نہ ہوں، جیسے سَئَلَ۔ ۲) دونوں متحرک نہ ہوں، جیسے اٰمَنَ۔ ۳) جمع نہ ہوں، جیسے اَزْءَرَ۔ ۴) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اَلْمَرْءُ اَمِيْنٌ۔

قانون نمبر۵۔ **﴿سَلْ والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ متحرک جس کا ماقبل ساکن ہو مظہر ہو اور حرکت کے قابل ہو یعنی الف نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں جوازاً اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں وجوباً خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے اِسْئَلْ میں سَلْ یا دو کلمہ میں ہو قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَفْلَحَ لیکن تین شرائط کے ساتھ:

1۔ ماقبل ساکن حرف یاءِ تصغیر نہ ہو، جیسے اُفَیْئِسٌ ۔

2۔ نون انفعال نہ ہو، جیسے اِنْئَمَرَ ۔

3) واؤ یا مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے خَطِیْئَۃٌ ، مَقْرُوْئَۃٌ ۔

اگر واؤ ، یا ، مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہوں تو قانون لگانا جائز ہے، جیسے بَاعُوْ اَمْوَالَهُمْ ، بِبَغِیْ اَمْوَالَهُمْ میں بَاعُوَمْوَالَهُمْ، اور بِبَغِیَ مْوَالَهُمْ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن مَرَاۃٌ ، یَرٰی ، یُرِی اور اَرٰی ، یُرِیْ شاذ ہیں، کیونکہ مَرَاۃٌ دراصل مَرْاَۃٌ تھا اس میں ہمزہ کی حرکت نقل کرنے کے بعد ہمزہ کو حذف کرنے کی بجائے الف سے بدلاتے ہیں اور یَرٰی ، یُرِی ، اَرٰی ، یُرِی اصل میں یَرْاٰی ، یُرْاِی اور اُرْئِی ، یُرْئِیْ تھے، ان میں قانون جوازاً کی بجائے وجوباً لگاتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ماقبل ساکن نہ ہو، جیسے سَئَلَ۔ ۲) مظہر نہ ہو، جیسے سَئَّلَ ۔ ۳) قابل حرکت کے نہ ہو، جیسے قَائِلٌ۔

قانون نمبر۶۔ **﴿خَطِیْئَۃٌ والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ جو یاءِ تصغیر یا واؤ ، یا ، مدہ زائدہ کے بعد اسی کلمہ میں واقع ہو تو ہمزہ کو اس واؤ ، یا کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اُفَیْئِسٌ ، خَطِیْئَۃٌ ، مَقْرُوْئَۃٌ میں اُفَیِّسٌ ، خَطِیَّۃٌ ، مَقْرُوَّۃٌ پڑھنا جائز ہے لیکن نَبِیٌّ ، بَرِیَّۃٌ جو اصل میں نَبِیْءٌ ، بَرِیْئَۃٌ تھے، ان میں قانون جوازاً لگنا چاہیے لیکن وجوباً لگاتے ہیں، یہ شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ساکن حرف ہمزہ سے پہلے نہ ہو، بعد میں ہو، جیسے مُئَیْمِرٌ ۲) یاءِ تصغیر کی نہ ہو، جیسے جَیْئَلٌ ۳) واؤ ، یا مدہ نہ ہو، جیسے جَیْئَلٌ ، حَوْءَبٌ ۴) زائدہ نہ ہو اصلی ہو، جیسے یَجِیْءُ ، یَسُوْءُ ۵) ایک کلمہ میں نہ ہو، جیسے بَاعُوْ اَمْوَالَهُمْ۔

قانون نمبر۷۔ **﴿کلمہ غیر موضوع علی التضعیف والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر دو ہمزے ایسے کلمے میں واقع ہوں جو غیر موضوع علی التضعیف ہوں، (یعنی واضع نے اس کو مشدد نہ بنایا ہو) تو ان میں سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن دو شرطوں کے ساتھ:

۱) دونوں ہمزے لام کلمے کے مقابلے میں ہوں۔

۲) ان میں پہلا ساکن ہو، جیسے قِرْءٍیٌ جو کہ اصل میں قِرْءَءٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قَرَأَ ۲) اکٹھے نہ ہوں، جیسے اَقْرَأْ ۳) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اَلْمَرْأُ اَمِیْنٌ۔ ۴) کلمہ موضوع علی التضعیف میں ہوں، جیسے سَئَّلَ ۵) لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں، جیسے اَوَادِمُ جو در اصل اءَادِمُ تھا۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿اخفش والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں:

۱) ہمزہ منفردہ جو مکسورہ ہو اور ضمہ کے بعد واقع ہو تو اخفش رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے واؤ سے بدلنا جائز ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا۔ جیسے سُئِلَ میں سُوِلَ۔

۲) ہمزہ منفردہ جو مضمومہ ہو جب کسرہ کے بعد واقع ہو تو اخفش رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے یاء سے بدلنا جائز ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا۔ جیسے مُسْتَهْزِءٌ میں مُسْتَهْزِیٌ۔

فائدہ: بین بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں اور اصطلاح میں بین بین کی دو قسمیں ہیں: ۱) بین بین قریب ۲) بین بین بعید

بین بین قریب: ہمزہ کو اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا، جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور کسرہ کے موافق حرف یاء کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا۔

بین بین بعید: ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا۔ جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور ضمہ کے موافق حرف واؤ کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ منفردہ نہ ہو، جیسے اُئِمَّةٌ ۲) مکسورہ ضمہ کے بعد نہ ہو، جیسے اَزْئِرْ ۳) مضمومہ کسرہ کے بعد نہ ہو، جیسے یَقْرَءُ۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿ہمزہ منفردہ متحرکہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ منفردہ متحرکہ جس کی اور اس کے ماقبل کی حرکت ایک ہو تو ہمزہ کو اس حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، تو بعض، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا جیسے سَأَلَ میں سَالَ۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ منفردہ نہ ہو، جیسے أَءْ ادِمُ ۲) متحرکہ نہ ہو، جیسے یُؤْمِنُ ۳) ماقبل ساکن ہو، جیسے یَسْئَلُ ۴) دونوں کی حرکت مختلف ہو، جیسے سُئِلَ۔

قانون نمبر ۱۰۔ **﴿ہمزہ وصلیہ مفتوحہ والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ وصلیہ جو مفتوحہ ہو جب اس پہ ہمزہ استفہامیہ داخل ہو جائے تو اس ہمزہ وصلیہ کو گرانے کی بجائے الف سے بدلنا واجب ہے، پھر التقائے ساکنین علی غیر حدّہ آئے گا اسے برحال چھوڑنا واجب ہے، جیسے آلْحَسَنُ، آیْمُنُ اللهِ، جو دراصل ءَالْحَسَنُ، ءَایْمُنُ اللهِ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ وصلیہ نہ ہو، جیسے ءَ أَنْذَرْتَهُمْ ۲) مفتوحہ نہ ہو ءَ اِكْتَسَبَ ۳) اس پر ہمزہ استفہامیہ داخل نہ ہو، جیسے جَآءَ الْعَالِمُ۔

﴿ابواب مہموز﴾

مہموز الفاء

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَمْرُ (حکم کرنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْاِذْنُ (اجازت دینا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَدْبُ وَالْاَدِیْبُ وَالْاِدَابُ وَالْاِدَابَةُ (ادب کرنا)۔

مہموز العین

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلسَّئْلُ وَالسُّؤَالُ (چاہنا) وَالْمَسْئَلُ وَالْمَسْئَلَةُ (پوچھنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلزَّئِرُ وَالزَّئِرَةُ (شیر کا دھاڑنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَللَّئْمُ (کم ہونا) وَالْمَلْئَمُ وَالْمَلْئَمَةُ (ملامت کرنا)۔

مہموز اللام

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْقَرْءُ وَالْقِرَاءَةُ وَالْقُرْاٰنُ (پڑھنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْهَنْئُ وَالْهَنَاءُ وَالْهَنَاءَةُ (خوشگوار ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللام از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْجُرْئَةُ (بہادر ہونا)۔

مضاعف کے قوانین

قانون نمبر ا۔ **﴿متجانسین والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون اکثر وجوبی ہے۔

یہ قانون تین شقوں پر مشتمل ہے۔

شق اول۔ دو حرف متجانسین ثلاثی مجرد یا رباعی مطلق کے شروع میں واقع ہوں تو ان میں ادغام کرنا منع ہے، جیسے دَدَنٌ، تُتَرْجِعُ، تَتَدَحْرَجُ۔

اگر دو حرف متجانسین ثلاثی مزید کے اول میں واقع ہوں تو ان میں ادغام کرنا جائز ہے، مگر مضارع میں اس شرط کے ساتھ کہ ادغام کے بعد ہمزہ وصلیہ کی ضرورت نہ پڑے، جیسے تَتَارَكَ، فَتَتَارَكَ اور سَتَتَنَزَّلُ میں اِتَّارَكَ، فَتَّارَكَ اور سَتَّنَزَّلُ پڑھنا جائز ہے، لیکن تَتَنَزَّلُ میں اِتَّنَزَّلُ پڑھنا منع ہے۔

شق ثانی۔ اگر دو حرف متجانسین اول کلمہ میں واقع نہ ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اَلْمَدَّةُ جو اصل میں اَلْمَدْدَةُ تھا، بشرطیکہ:

ا۔ دو متجانسین کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قِرْئِیٌ جو اصل میں قِرْءٌ تھا۔

۲۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ہاء وقف نہ ہو، جیسے اُغْزُهْ هِلَالًا۔

۳۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ایسا مدہ نہ ہو جو جوازی قانون کے ذریعے حرف مدہ بنا ہو، جیسے رِیْیَا، یُوْوِی جو کہ اصل میں رِءْیَا، یُؤْوِی تھے اگر ابدال وجوبی قانون سے ہوا ہو تو قانون لگے گا، جیسے مَرَامِیُّ۔

۴۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ایسا مدہ نہ ہو جو کلمہ کے آخر میں ہو، جیسے فِیْ یَوْمٍ۔

۵۔ ادغام کے بعد ایک وزن قیاسی کا دوسرے وزن قیاسی کے ساتھ التباس نہ آئے، جیسے قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ میں ادغام کرنے سے ان کا قُوِّلَ، تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس آتا ہے۔

شق ثالث۔ اگر دو حرف متجانسین کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے، جیسے یَمُدُّ جو اصل میں یَمْدُدُ تھا، مگر نو شرائط کے ساتھ:

ا۔ متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو، جیسے اُرْدُدِ الْقَوْمَ جو اصل میں اُرْدُدْ الْقَوْمَ تھا۔

۲۔ متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال نہ ہو، جیسے اِقْتَتَلَ۔

۳۔ متجانسین باب افعلال کی دو واؤ نہ ہوں، جیسے اِحْوَوَی۔

۴۔ متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں، جیسے مَكَّنِّیْ، مَنَاسِكَكُمْ۔

چنانچہ دو کلموں میں ادغام واجب تو نہیں ہو سکتا، البتہ جائز ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ: 1) متجانسین دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قَرَأَ آيَةً۔ 2) ان کے ماقبل متحرک یا حرف لین ہو، چنانچہ ثَوْبُ بَكْرٍ اور مَنَاسِكَكُمْ میں ثَوْبَّكْرٍ اور مَنَاسِكُّمْ جائز ہے لیکن ضَرْبُ بَكْرٍ میں ادغام کے ساتھ ضَرْبَّكْرٍ منع ہے۔

۵۔ متجانسین دو یا نہ ہو، جیسے حَيِيَ، رُمْيَيَانِ۔ البتہ جواز کے لیے شرط یہ ہے کہ ثانی متجانسین کی حرکت کسی عامل ناصب، الف و نون مزید تثنیہ یا تا، تانیث کے سبب سے نہ ہو، جیسے لَنْ يُحْيِيَ، رُمْيَيَانِ، مُحْيِيَةٌ چنانچہ حَيِيَ میں حَيَّ پڑھنا جائز ہے۔

۶۔ متجانسین میں سے پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو، جیسے خَبَّبَ۔

۷۔ ان میں سے ایک الحاق کے لیے زائد نہ کیا گیا ہو، جیسے جَلْبَبَ، شَمْلَلَ جو دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہیں۔

۸۔ ان میں سے کوئی تعلیل کا تقاضہ نہ کرتا ہو (کیونکہ اعلال مقدم ہے ادغام پر) جیسے قَوِيَ جو اصل میں قَوِوَ تھا۔

۹۔ جس کلمہ میں متجانسین واقع ہوں وہ ان پانچ اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہو فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ، جیسے سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، فُرَرٌ۔

پھر متحرک کے ادغام کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کا ماقبل متحرک یا حرف علت ساکن زائد ہو تو اس کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے اِحْمَرَّ، مَادٌّ، مُوَيْدٌّ جو اصل میں اِحْمَرَرَ، مَادِدٌ، مُوَيْدِدٌ تھے اور حرکت کو ماقبل نقل کرنا قلیل ہے، جیسے رُدَّ میں رِدَّ پڑھنا قلیل ہے۔

اگر ماقبل متحرک نہ ہو ساکن ہو، یا ماقبل حرف علت ساکن اصلی ہو تو حرکت کو نقل کیا جائے گا، جیسے اِقْشَعَرَّ، مِوَدٌّ جو اصل میں اِقْشَعْرَرَ، مِوْدَدٌ تھے اور حرکت کو حذف کرنا قلیل ہے، جیسے اِقْتَتَلَ میں قِتَّلَ۔

فائدہ: ہاء وقف وہ ہوتی ہے جو کلمہ کے آخر میں اس وقت لائی جاتی ہے جب کلمہ میں کوئی حرف حذف ہوا ہو: اگر باقی ایک حرف بچا ہو تو ہاء وقف لانا واجب ہے، جیسے قِهْ جو تَقِيْ سے بنایا گیا ہے اور اگر باقی بچنے والے حروف ایک سے زائد ہوں تو ہاء وقف لانا جائز ہے، جیسے اُغْزُهْ جو تَغْزُوْ سے بنا ہے۔

احترازی مثالیں: شق ثانی کی احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے بھی نہ ہوں اور کلمہ بھی موضوع علی التضعیف نہ ہو، جیسے مُدٌّ جو اصل میں مُدْدٌ تھا۔ ۲) دو ہمزے ہوں اور کلمہ موضوع علی التضعیف ہو، جیسے سَئَّلَ، تَسَئَّلَ۔ ۳) ہاء وقف کی نہ ہو، جیسے اِشْبَهْ هٰذَا۔ ۴) مد نہ ہو، جیسے عَصَوْا وَّكَانُوْا۔ ۵) مبدلہ نہ ہو، جیسے مَدْعُوٌّ۔ ۶) آخر کلمہ میں نہ ہو، جیسے مَرْجُوٌّ۔

شق ثالث کی احترازی مثالیں: ۱) حرکت اصلی ہو، جیسے مَدَّ۔ ۲) اول متجانسین تا، افتعل نہ ہو، جیسے وَتَّ۔ ۳) باب افعلال میں دو واؤ کے علاوہ کوئی دو حروف ہوں، جیسے اِحْمَرَّ۔

قانون نمبر۲۔ ﴿مَدَدْنَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر دو حروف متجانسین ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

۱) اگر اس کا سکون حروف جوازم کی وجہ سے ہو یا امر حاضر معلوم حقیقی کی وجہ سے ہو تو ادغام اور اظہار دونوں بالاتفاق جائز ہیں، جیسے لَمْ يَفْرِرْ میں لَمْ يَفِرَّ ،لَمْ يَفِرِّ ،لَمْ يَفْرِرْ اور اِفْرِرْ میں فِرَّ ،فِرِّ ،اِفْرِرْ پڑھنا جائز ہیں۔

۲) اگر اس کا سکون فعل امر حاضر معلوم حکمی (فعل تعجب) کی وجہ سے ہو تو صرف امام کسائی کے نزدیک ادغام جائز ہے باقی صرفیوں کے نزدیک منع ہے، جیسے اَمْدِدْ بِهٖ میں امام کسائی کے نزدیک اَمِدَّ بِهٖ ، اَمِدِّ بِهٖ ۔ پھر ان دونوں صورتوں میں ادغام کے دوسرے متجانسین کو عموماً فتحہ اور کسرہ کی حرکت دیتے ہیں کما مر اور کبھی کبھی ضمہ کی حرکت بھی دیتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ عین کلمہ مضموم ہو، اتباعاً للعین ، جیسے لَمْ يَمْدُدْ میں لَمْ يَمُدَّ ، لَمْ يَمُدِّ ، لَمْ يَمُدُّ ، لَمْ يَمْدُدْ ۔

۳) اگر سکون ضمیر مرفوع متصل کی وجہ سے ہو تو ادغام منع ہے البتہ ایک لغت ضعیفہ کے مطابق جائز ہے، اس طور پہ کہ ادغام کر کے ثانی متجانسین کو فتحہ کی حرکت دیں فقط یا اس کے بعد الف کا بھی اضافہ کریں، جیسے مَدَدْنَ ، میں مَدَّنَ اور مَدَّانَ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿فِعَّالٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

مصدر کے علاوہ ہر اسم جو فِعَّالٌ کے وزن پر ہو تو اس کے پہلے حرف تضعیف کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دِيْنَارٌ ، شِيْرَازٌ جو اصل میں دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) فِعَّالٌ کے وزن پہ نہ ہو، جیسے كُبَّارٌ۔ ۲) مصدر کے علاوہ نہ ہو بلکہ مصدر ہو، جیسے كِذَّابٌ۔

قانون نمبر۴۔ ﴿قانون زائدہ﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف جو موزون میں زائد ہو تو وزن کرتے وقت اسی حرف زائد کو وزن میں ذکر کرنا واجب ہے، جیسے يَضْرِبُ بروزن يَفْعِلُ اور شَرِيْفٌ بروزن فَعِيْلٌ ۔ لیکن دو صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں:

۱) حرف زائد حرف اصلی کی جنس سے ہو اور کثیر الاستعمال کلمہ میں ہو تو اس کی تعبیر حرف اصلی سے ہوگی، جیسے اِخْدَوْدَبَ بروزن اِفْعَوْعَلَ ، اِحْمَرَّرَ بروزن اِفْعَلَلَ ، مَرْمَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ ۔ اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں تو اس کی تعبیر بلفظہ ہوگی۔

حرف اصلی کی جنس سے نہ ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ بلکہ کثیر الاستعمال میں نہ ہو، جیسے سَخْنُوْنٌ بروزن فَعْلُوْنٌ ۔ اگر مذکورہ دونوں باتوں کا احتمال ہو تو دو وجہیں درست ہیں، جیسے جِلْطِیْطٌ بروزن فِعْلِیْطٌ یا فِعْلِیْلٌ ۔

۴) حرف زائدہ تاء افتعال، تفعل یا تفاعل سے بدل ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1) اگر وہ حرف اصلی میں مدغم ہو تو اس کی تعبیر حرف اصلی سے ہوگی، جیسے کَثَّرَ، اِدَّبَّرَ، اِذَّاکَرَ بروزن فَعَّلَ، اِفَّعَّلَ، اِفَّاعَلَ، یہ اصل میں اِکْتَثَرَ، تَدَبَّرَ اور تَذَاکَرَ تھے۔

2) اگر وہ مدغم نہ ہو تو جمہور کے نزدیک اس کی تعبیر تاء سے کرنا واجب ہے اور بعض صرفیوں کے نزدیک حرف مبدل سے کرنا واجب ہے، جیسے اِصْطَبَرَ کا وزن جمہور کے نزدیک اِفْتَعَلَ اور بعض کے نزدیک اِفْطَعَلَ ہے۔

فائدہ۔ زائدہ کے حرف اصلی کی جنس سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لانے سے حرف اصلی کا تکرار مقصود ہو۔

﴿ابواب مضاعف﴾

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْمَدُّ وَالْمَدَّةُ (کھینچنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْفَرُّ وَالْفِرَارُ (بھاگنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْعَضُّ (کاٹنا، ڈنگ مارنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب چوں فَعِلَ یَفْعِلُ چوں اَلْحُبُّ وَالْمَحَبَّةُ (دوستی کرنا)۔

﴿ابواب مرکبات﴾

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَوْبُ وَالْاِیَابُ (واپس ہونا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء واجوف یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْاَیْدُ (طاقتور ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْاَتْیُ وَالْاِتْیَانُ (آنا اور لانا)۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین ومثال واوی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَئْدُ (زندہ دفن کرنا)۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین ومثال یائی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْیَأْسُ (ناامید ہونا)۔

باب ہفتم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلدَّأْوُ (فریب دینا)۔

باب ہشتم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین وناقص یائی از باب فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلرَّأْيُ وَالرُّؤْيَةُ (دیکھنا)۔

باب نہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد بلفیف مفروق ومہموز العین از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَأْيُ (وعدہ کرنا)۔

باب دہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ولفیف مقرون از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْاَوْيُ (پناہ لینا)۔

باب یازدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی ومہموز اللام از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلسُّوْءُ (بدکار ہونا، برا ہونا)۔

باب دوازدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْاَمُّ وَالْإِمَامُ وَالْإِمَامَةُ (رہنما ہونا)۔

باب سیزدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی ومہموز اللام از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْمَجِيْءُ وَ الْمَجِيْئَةُ (آنا)۔

باب چہاردہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومضاعف ثلاثی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْوُدُّ وَ الْوِدَادُ وَ الْمَوَدَّةُ (دوستی کرنا)۔

صفت مشبہ کے اوزان

صَعْبٌ ، صِفْرٌ ، صُلْبٌ ، حَسَنٌ ، خَشِنٌ ، نَدُسٌ ، رِئَمٌ ، بِلِزٌ ، حُطَمٌ ، جُنُبٌ ، اَحْمَرُ ، كُبْرٌ ، كَبِيْرٌ ، غَفُوْرٌ ، جَيِّدٌ ، جَبَانٌ ، هِجَانٌ ، شُجَاعٌ ، عَطْشَانُ ، عَطْشٰى ، حُبْلٰى ، حَمْرَآءُ ، عُشَرَآءُ ۔

صیغہ مبالغہ کے اوزان

ضَرَّابٌ ، طُوَّالٌ ، حَذِرٌ ، عَلِيْمٌ ۔

صیغائے ثلاثی مجرد

۱۔ فرشناها	۱۹۔ تَرهقُهُم	۳۷۔ اُرْدُد
۲۔ لا تترکوا	۲۰۔ لَاَغلِبَنّ	۳۸۔ فَسَقَةٌ
۳۔ تُبغَیْنَ	۲۱۔ لیحسَّنَنَّکم	۳۹۔ خَزَنَتُها
٤۔ عاشمین	۲۲۔ لیغسِلَنّ	٤۰۔ اَلْکَفَرَةُ الفَجَرَةُ
۵۔ یُطهَرْنَ	۲۳۔ مَنصوباتٌ	٤۱۔ اَن اَلْبِنْیُه
٦۔ ابرَةٌ	۲٤۔ المشارق	٤۲۔ لَا تَعُضَضْنَ
۷۔ اَلمَواعِید	۲۵۔ لَاَقعُدَنَّ	٤۳۔ حُسْنٰی
۸۔ اُبْثُوا	۲٦۔ لَنَسفَعا	٤٤۔ لَایِبْئِنَ
۹۔ معدودات	۲۷۔ لَیَسْحُتَنَّه	٤۵۔ اَقَامِتُم
۱۰۔ تُبِثْ	۲۸۔ سُجَّدا	٤٦۔ اَکّالُون
۱۱۔ النازعات	۲۹۔ سَاکِنِیْنَ	٤۷۔ وَاغضض
۱۲۔ ذاکرات	۳۰۔ بُلغاءُ	٤۸۔ لَتَبْتَنَّ
۱۳۔ فادخلی	۳۱۔ اَیما	٤۹۔ فَرَدَدْنَا
۱٤۔ لَمْ تقولی	۳۲۔ سارِقِی مَال	۵۰۔ مَحَلٌّ
۱۵۔ اُقْتُتی	۳۳۔ هَدَیْتَنا	۵۱۔ مَبْسُوطَتَان
۱٦۔ لَتُسْئَلُنّ	۳٤۔ سَاکِنِی مِصر	۵۲۔ خَزَنَّاكَ
۱۷۔ اِسْتَحیِی	۳۵۔ لَیَنصُرَنَّکم	۵۳۔ مَزِیْدٌ
۱۸۔ لا ینکحن	۳٦۔ وَالرُّکَّع السُّجُود	۵٤۔ مَقِیْلا

صیغائے ثلاثی مزید

۱۔ اَلاِفْتِتَاحُ	۲۲۔ اَلْمُدَّثِّرُ	٤٣۔ فَيُضَاعِفَهُ
۲۔ لَاتُصَعِّرْ	۲۳۔ مُدَّكِرٌ	٤٤۔ فَاسْتَعْصَمَ
۳۔ يُخَادِعُونَ	۲٤۔ مُدْهَامَّتَانِ	٤٥۔ فَلَاُقَطِّعَنَّ
٤۔ لِيَشْتَرِكُوا	۲٥۔ اَلْمُقَنْطَرَةِ	٤٦۔ بِمُزَحْزِحِهِ
٥۔ فَانْسَلَخَ	۲٦۔ مُنَشَّرَةً	٤٧۔ فَلْيَسْتَعْفِفْ
٦۔ لَاتَبْدِيلَ	۲٧۔ اَلْمُهَيْمِنُ	٤٨۔ فَاتَّخَتْ
٧۔ يَتَخَبَّطُهُ	۲٨۔ وَازَّيَّنَتْ	٤٩۔ اَتَّ اَتَّ
٨۔ زُحْزِحَ	۲٩۔ فَاصَّبِرْنَ	٥٠۔ اَلْمُسْتَفْهِمِيْنَ
٩۔ اُحْصِنَّ	۳٠۔ فَادّٰرَتُّمْ	٥١۔ اصطفينا
١٠۔ مُسَافِحِيْنَ	۳١۔ مُعَانِدِيْنَ	٥٢۔ تزدري
١١۔ مُعْتَدِيْنَ	۳٢۔ تَشْرِحَات	٥٣۔ اذا اتسق
١٢۔ اَلْاِنْسِدَاد	۳٣۔ اذا ادّٰرَكُوا	٥٤۔ مضربين
١٣۔ عُوقِبْتُمْ	۳٤۔ مُمَزَّقٍ	٥٥۔ بمصيطر
١٤۔ وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ	۳٥۔ اَلْمُذَاكَرَة	٥٦۔ واصطنعتك
١٥۔ فَلْيَتَلَطَّفْ	۳٦۔ اَسْتَكْبَرْتَ	٥٧۔ فاجْتَنِبُوا
١٦۔ فَانْفَجَرَتْ	۳٧۔ لا يستحسرون	٥٨۔ ملعنات
١٧۔ مُزْدَجَرٌ	۳٨۔ اِسْتَطْعِمَا	٥٩۔ الممغط
١٨۔ نَسْتَبِيغُ	۳٩۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ	٦٠۔ مقصّرين
١٩۔ فَاطَّهَّرُوا	٤٠۔ فَامْتَحِنُوهُنَّ	٦١۔ حَصْحَصَ
٢٠۔ فَلَم يَسَّمَّعُوا	٤١۔ لَاخْتِصَاصِهِ	٦٢۔ اشْمَأَزَّتْ
٢١۔ فَكُبْكِبُوا	٤٢۔ تَنْبِيهَا	٦٣۔ فَلَيُغَيِّرُنَّ

٦٤۔ یصّدّعُون	٧١۔ اشاجرتم	٧٧۔ فصّبِرنْ
٦٥۔ اَضْرُبُ	٧٢۔ المشتهرین	٧٨۔ اِشّارَقی
٦٦۔ تَبصرة	٧٣۔ عِصّیی	٧٩۔ فسّمّعُوا
٦٧۔ لیُمکّننّ	٧٤۔ تنزُّها	٨٠۔ الاِدّارکُ
٦٨۔ متّصلین	٧٥۔ لا انفضوا	٨١۔ فاصّدّق
٦٩۔ فاداءعلتم	٧٦۔ تزنلقی	٨٢۔ مصحّحِین
٧٠۔ بل ادارك		

صیغائے مثال

١۔ اَوْزِنُوا	١٢۔ اِستَیقَنَتها	٢٣۔ فاتّضِجی
٢۔ هب لی	١٣۔ متّصِلِینَ	٢٤۔ رِمَنَانٌ
٣۔ لم یلد	١٤۔ جِدَةٌ	٢٥۔ میقاتٌ
٤۔ فاتّزِن	١٥۔ لدوا	٢٦۔ فَهبُوا
٥۔ موسرین	١٦۔ فاتّضِحوا	٢٧۔ فَتّعِدِی
٦۔ توهمات	١٧۔ لا تصل	٢٨۔ المُتّرَكَ
٧۔ اُقّتت	١٨۔ مِثاقهم	٢٩۔ لَتّقَانٌ
٨۔ یَقنی	١٩۔ قِیی	٣٠۔ تُقاته
٩۔ سَنَسِمُه	٢٠۔ فَتّاقتْ	٣١۔ قِعْنَ
١٠۔ فاتّکِلوا	٢١۔ عظِینی	٣٢۔ مستودعاتٌ
١١۔ توجیهاتٌ	٢٢۔ ایلاج	

صیغائے اجوف

١۔ مَطَاف	١١۔ مُرتابِينَ	٢١۔ لا يغْتَبْ
٢۔ لا تخانوا	١٢۔ لَمْ قُلْ	٢٢۔ إعتَاضَ
٣۔ يَنصَرِنْ	١٣۔ اَلْمُسْتَقَل	٢٣۔ إنكاذ
٤۔ لُمتُنّي	١٤۔ اَبِلْنِي	٢٤۔ اُصَّيِر
٥۔ فَاصطادوا	١٥۔ لا تَختَانُون	٢٥۔ فاختاري
٦۔ مُشتاقٌ	١٦۔ اُصطُوذ	٢٦۔ لم يحتج
٧۔ لَنسُتُنَّ	١٧۔ اِمتنا	٢٧۔ اِعنّا
٨۔ ثُبتُ	١٨۔ الا ترتابُوا	٢٨۔ كِيدُون
٩۔ كِلتُم	١٩۔ قُلَ قُلْ	٢٩۔ صُمْ
١٠۔ اَطِعنَ	٢٠۔ مُتضايِفان	

صیغائے ناقص

١۔ يزكُون	١١۔ مُرْتَضى	٢١۔ مُسْتخفِ
٢۔ تصدِيَةٌ	١٢۔ فَتَتفِ	٢٢۔ فَتعالَين
٣۔ مَقْضيًا	١٣۔ المُسْتَثنى	٢٣۔ مُنافاتٌ
٤۔ رَبَتْ	١٤۔ فَيَخفِكم	٢٤۔ نُحاةٌ
٥۔ مَنْبِيٌّ	١٥۔ تَعَافَيا	٢٥۔ وَنُصْله
٦۔ لا تُحزَون	١٦۔ فَلتَقِينا	٢٦۔ بِكاف
٧۔ مُرْخُون	١٧۔ اُتْلُ	٢٧۔ اِنْتهِ
٨۔ مُقتَدٍ	١٨۔ نَاسٍ	٢٨۔ تَصْطَلُون
٩۔ مُرخُوا	١٩۔ فَقْضِ	٢٩۔ نَاهُون
١٠۔ لِيُرضُوكُم	٢٠۔ تَغَدَّ	٣٠۔ مُختَفٍ

٣١۔ فارْتَعُوا	٣٥۔ مُسْتَبَقٍ	٣٩۔ اِمْشُنْ
٣٢۔ فاكُفِ	٣٦۔ مُفْتِی	٤٠۔ لِتَغْلَوُدْ
٣٣۔ مُقتدی	٣٧۔ غُصاةً	٤١۔ مُتَحالٍ
٣٤۔ مُنافٍ	٣٨۔ بُكِيًّا	

صیغائے لفیف

١۔ اَوْفُوا	٥۔ مُوصٍ	٩۔ مَولِهم
٢۔ قُوا	٦۔ فَاَغْیَاهم	١٠۔ والٍ
٣۔ تَسْوِيَةً	٧۔ فِ	
٤۔ اَلْمُسْتَوِی	٨۔ قِ	

صیغائے مہموز

١۔ انَسناه	٦۔ لَتَنبَؤُنَّ	١٠۔ تَامِنَّا
٢۔ لِاِیلٰفِ	٧۔ نَبَّانِی	١١۔ لا تَبْتَئِس
٣۔ اِیسِنَ	٨۔ موتَفِکاتٌ	١٢۔ قُرْآنٌ
٤۔ مُستَهْزِئِینَ	٩۔ تَلَأْلُؤَۃً	١٣۔ فَادْرَئُوا
٥۔ التَّهنِیۃُ		

مضاعف ثلاثی

۱۔ واغضُض	۸۔ آلْاَذلّاءُ	۱۵۔ الْمُستَلُّونَ
۲۔ ففِرُّوا	۹۔ یسْتعْفِفْنَ	۱۶۔ التعمِیمَاتُ
۳۔ تخْصیصُه	۱۰۔ انْ یَنْقضْ	۱۷۔ منفكِّینَ
٤۔ لم یستَحِقُّوا	۱۱۔ حَاجُّوكَ	۱۸۔ مَكّنّا
۵۔ اَحَلْنا	۱۲۔ تُكِنُّ	۱۹۔ امِّینَ
٦۔ اتحاجُّونّی	۱۳۔ انْ یرتَدَّ	۲۰۔ دَسُّها
۷۔ قُصّیه	۱٤۔ تحریداتُ	

صیغائے مرکبات

۱۔ جِئنا	۸۔ حتی تفِیْ	۱۵۔ شِئْنا
۲۔ تالُوا	۹۔ لِكیلا تاسَوا	۱٦۔ سِیئَتْ
۳۔ اَرَایتَ	۱۰۔ ان اَسَاتُم	۱۷۔ انّهما
٤۔ اَضَائتْ	۱۱۔ ان تَبُوأ	۱۸۔ اِمّا تَرَینّ
۵۔ اَرِ	۱۲۔ فاستهوَتْه	۱۹۔ فَازكُم
٦۔ لَیّاً	۱۳۔ فتعالینَ	۲۰۔ ان تلوُوا
۷۔ لم تُوارِ	۱٤۔ لم یَاْ	

صیغہائے شتّٰی

١۔ منظور	١٢۔ اَثْبُتُ	٢٣۔ اَلْعَنَا
٢۔ اِنَّ اِنَّ	١٣۔ مُنَّ	٢٤۔ يَنْصُرْنَ
٣۔ لم يَتَسَنَّه	١٤۔ مَعَاذٌ	٢٥۔ لَمَالِىِ
٤۔ اَحَطْتُ	١٥۔ اَئِمِدَّاِنِى	٢٦۔ اُتْقِنَّ
٥۔ مُتْرَفُوها	١٦۔ تُورُون	٢٧۔ هَيِّئ
٦۔ لَامَ	١٧۔ اِتْبِنَا	٢٨۔ مُزْدَلِفَة
٧۔ لم يَلِدْ	١٨۔ تَرَيِنَّ	٢٩۔ جانان
٨۔ تَكْمِه	١٩۔ لَنَسْرَ	٣٠۔ مِشكوة
٩۔ اَلْنَّا	٢٠۔ لم لم لم	٣١۔ اِبْنِى
١٠۔ يَهِدِّى	٢١۔ اِبْنَ	
١١۔ لا يَلْتَامُ	٢٢۔ يَسْقِينَ	





جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ اٹک

Maktaba Tul Ishaat.com